ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت
ملتان

۷ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ ——— جولائی ۲۰۰۸ء

★ نماز چھوڑنے کا عذاب

★ حکمران جواب دیں

★ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے
قادیانی طلبہ کا اخراج اور بحالی

★ قادیانی خلافت اور ہماری ذمہ داریاں

★ قادیانیوں کے لیے نجات کا آخری راستہ!

★ قادیانیوں کے قبولِ اسلام میں اصل رکاوٹ

ختم نبوت کورس

محاضراتِ ختم نبوت

6 تا 15 شعبان 1429ھ

9 تا 18 اگست 2008ء

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

زیرِ سرپرستی

ابن امیر شریعت

حضرت پیر جی

سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

عنوانات

1 - عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں
2 - حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
3 - انکارِ ختم نبوت پر مبنی فتنوں کی تاریخ
4 - ردّ قادیانیت پر بحث ومکالمہ کا طریقۂ کار
5 - عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیت
6 - آئین سے متصادم قادیانی سرگرمیاں
7 - قادیانی سازشیں اور ان کا توڑ
8 - انکارِ ختم نبوت کی نئی شکلیں (فتنۂ اہل قرآن، فتنۂ انکارِ حدیث، سوشل ازم، جمہوریت، نظریۂ امامت)
9 - تعارف وتاریخ مجلس احرار اسلام
10 - انسانی حقوق اور غیر مسلم اقلیتیں
11 - احرار اور محاسبۂ قادیانیت
12 - اسلام، مغرب اور انسانی حقوق
13 - تحفظ ختم نبوت اور اسوۂ اکابر

شرائط

★ دینی مدارس کے درجہ ثالثہ اور اس سے اوپر کے درجات کے طلباء
دیگر تعلیمی اداروں کے کم از کم میٹرک پاس اور اس سے اوپر کے طلباء
★ 20 رجب سے 30 تک داخلہ ہوگا۔ سادہ کاغذ پر درخواست
مع فوٹوسٹیٹ شناختی کارڈ
★ رہائش وخوراک کا انتظام ادارہ کے ذمہ ہوگا۔
تاہم موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
★ سوفیصد حاضری اور بہتر استعداد والے طلباء کو انعامات
دیئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

رابطہ

ملتان: 0300-6326621، 061 -4511961
لاہور: 0300-4240910، 042 -5865465
چیچہ وطنی: 0300-6939453، 040 - 5482253
چناب نگر: 0301-3138803، 047 - 6211523

منجانب تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوۃ شعبۂ تبلیغ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

بانی: سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
ثانی: ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جلد 19 شمارہ 7 | جمادی الثانی 1429ھ / جولائی 2008ء
Regd.M.NO.32, I.S.S.N.1811-5411

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری

مدیر مسؤل
سید محمد کفیل بخاری

معاون مدیر
شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

رفقائے فکر
پروفیسر خالد شبیر احمد
عبد اللطیف خالد چیمہ، سید یونس الحسنی
مولانا محمد مغیرہ، محمد عمر فاروق

آرٹ ایڈیٹر
محمد الیاس میراں پوری
ilyas_miranpuri@yahoo.com
ilyasmiranpuri@gmail.com

سرکولیشن منیجر
محمد یوسف شاد

زرِ تعاون سالانہ
اندرون ملک ———— -/200 روپے
بیرون ملک ———— -/1500 روپے
فی شمارہ ———— -/20 روپے

ترسیلِ زر بنام: ماہنامہ نقیب ختم نبوت
بذریعہ آن لائن اکاؤنٹ نمبر: 1-5278-100
بینک 0278 یو بی ایل چوک مہربان ملتان

رابطہ: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
☎061-4511961

تشکیل

دل کی بات:	حکمران جواب دیں	مدیر	2
شذرات:	☆ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے قادیانی طلبہ کا اخراج	عبد اللطیف خالد چیمہ	3
	☆ قادیانی خلافت اور ہماری ذمہ داریاں		
دین و دانش:	خاتمہ کے وقت توحید کی شہادت نجات کی ضمانت ہے	مولانا عبد اللطیف مدنی	6
//	نماز چھوڑنے کا عذاب	مولانا حذیفہ دستانوی	8
ردِ قادیانیت:	قادیانیوں کے لیے نجات کا آخری راستہ!	مولانا زاہد الراشدی	13
//	قادیانیوں کا صد سالہ جشن، حقیقت کے آئینے میں (پانچویں قسط)	پروفیسر خالد شبیر احمد	16
//	قادیانیوں کے قبولِ اسلام میں اصل رکاوٹ	مشتاق احمد چنیوٹی	22
//	مرزائی تبلیغ میں ملوث	سید ذکر اللہ حسنی	25
	پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے ۲۳ طلباء کا اخراج		
//	قادیانی کے ہاتھوں قائد آباد میں معصوم بچے کا قتل	عبد الرشید ارشد	28
	اور احرار کے وفد کا دورہ		
//	قادیانی ریشہ دوانیوں میں مذموم اضافہ	سلطان سکندر	32
	سردار عتیق اور پیر عتیق کو متحد ہو کر اس فتنے کی سرکوبی کرنا چاہیے		
یادِ رفتگاں:	حافظ عبد الرشید چیمہؒ ..... چند یادیں، چند باتیں	حافظ حبیب اللہ چیمہ	35
حسنِ انتقاد:	تبصرۂ کتب — جاوید اختر بھٹی، کفیل بخاری، صبیح ہمدانی،	سید عطاء المنان بخاری	39
اخبار الاحرار:	مجلس احرار اسلام کی سرگرمیاں	ادارہ	47
ترحیم:	مسافرانِ آخرت	ادارہ	61

majlisahrar@hotmail.com
majlisahrar@yahoo.com
www.mahrar.com

تحریک تحفظ ختم نبوت شعبۂ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان — ناشر: سید محمد کفیل بخاری — طابع: تشکیل نو پرنٹرز
Dar-e-Bani Hashim, Mehrban Colony, Multan.(Pakistan)

دل کی بات مدیر

حکمران جواب دیں

وطنِ عزیز پاکستان ہمہ جہت بحرانوں کے بھنور میں ہے۔ صدر پرویز نے عالمی استعمار کی خواہشات کے مطابق گزشتہ آٹھ سال میں جو اقدامات کیے اُن کا نتیجہ پوری قوم بھگت رہی ہے۔ پیپلز پارٹی کے ساتھ اُن کے معاہدۂ قومی مفاہمت کے نتیجے میں ملک میں جو سیاسی عمل شروع ہوا وہ عام انتخابات پر منتج ہوا۔ ایک مفاہمت پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کے درمیان بھی ہوئی۔ جسٹس افتخار محمد چودھری کی قیادت میں لانگ مارچ بھی اپنے منطقی انجام کو پہنچ چکا ہے۔ زرداری نے ججز کی بحالی اور پرویز مشرف سے قوم کو نجات دلانے کا وعدہ بھی کیا تھا، لیکن ان کے اقدامات سے پرویز مشرف کو تحفظ مل رہا ہے۔ شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہو گئے لیکن نواز شریف کو حالیہ ضمنی انتخابات میں لاہور ہائی کورٹ نے نااہل قرار دے دیا ہے۔ پیپلز پارٹی معزول ججز کو بحال کرنے میں ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے اور مسلم لیگ اُن کی بحالی کے ایشو پر ڈٹی ہوئی ہے۔ لیگی وزراء مستعفی ہو چکے ہیں اور یوں حکمران اتحاد میں مفاہمت مفقود ہو رہی ہے۔

قوم نے نئی حکومت سے جو توقعات وابستہ کی تھیں، ان میں ایک بھی پوری نہیں ہوئی بلکہ اس کے برعکس عوام کو بے شمار مسائل میں الجھا دیا گیا ہے۔ آٹا، چینی، گھی اور دیگر خوردنی اشیاء مارکیٹ سے غائب ہو گئیں جب کہ قیمتوں میں بے پناہ اضافہ اس پر مستزاد ہے۔ پٹرول، ڈیزل، گیس کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ عوام معاشی اعتبار سے پہلے سے بھی زیادہ سنگین مسائل سے دوچار ہیں۔

اُدھر افغان صدر حامد کرزئی نے پاکستان پر براہِ راست حملے کی دھمکی دی ہے جبکہ امریکی و نیٹو فورس مسلسل پاکستان کے اندر داخل ہو کر قبائلیوں پر حملے کر رہی ہیں۔ گزشتہ دو ماہ میں تین حملے ہو چکے ہیں۔ بلوچستان کے عوام ناراض ہیں، ایک بلوچ نے سینٹ کے اجلاس میں کہا کہ اگر یونہی آپریشن جاری رہے تو چاروں بھائی اکٹھے نہیں رہ سکیں گے۔ سرحد، بلوچستان تو ہمہ وقت جنگی صورتِ حال سے دوچار ہے۔ یہ ملک کا حال ہے، اس کا ذمہ دار کون ہے؟ عوام؟ ہرگز نہیں۔ وہی ذمہ دار ہیں جو ساٹھ برسوں سے اس ملک کے اقتدار پر قابض ہیں۔ قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک یہی فیصلہ نہیں ہو سکا کہ یہ ملک کس لیے بنا تھا؟ نئی نسل کے سوالات میں بہت شدت آ گئی ہے:

یہ ملک اسلام کے لیے بنا تھا؟ یہ صرف مسلمانوں کے لیے بنا تھا؟ یہ سب کے لیے بنا تھا؟ سب کے لیے تو سب کچھ پہلے بھی موجود تھا؟ پھر کس لیے بنا تھا؟

ان سوالات کے جوابات حکمرانوں اور سیاست دانوں کے ذمے ہیں، وہ جواب بھی دیں اور ملک و قوم کو بحرانوں کے عذاب سے بھی نکالیں ورنہ تاریخ اُنھیں معاف نہیں کرے گی۔

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے
قادیانی طلباء وطالبات کا اخراج اور بحالی

عبداللطیف خالد چیمہ *

قادیانیوں نے تعلیمی اداروں کو اپنے کفر وارتداد کا خاص ہدف بنا رکھا ہے اور حکومت کی قادیانیت نواز پالیسی کے نتیجے میں ان کے لیے آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کچھ ایسی ہی صورت حال سے دوچار ہے۔ کالج کی دو طالبات کو قادیانی تبلیغ کے نتیجے میں مرتد بنا لیا گیا اور قادیانی سرگرمیاں دن بدن بڑھتی گئیں۔ کالج انتظامیہ نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ کالج کے غیرت مند مسلم طلباء خصوصاً ''تحفظ ختم نبوت طلبہ اتحاد'' اور ''اسلامی جمعیت طلبہ'' نے اس پر صدائے احتجاج بلند کی، بات بڑھی تو کالج کے پرنسپل پروفیسر اصغر علی رندھاوا نے انکوائری کمیٹی کے فیصلے کی روشنی میں کالج رولز کی خلاف ورزی اور ارتدادی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزام میں کالج سے فارغ کر دیا اور اس کا نوٹیفکیشن بھی جاری ہو گیا۔ بعد ازاں گورنر پنجاب سلمان تاثیر اور ہیلتھ سیکرٹری پنجاب کی خصوصی ہدایات اور مداخلت پر ۹؍جون کو ایک نئی پانچ رکنی انکوائری کمیٹی بنا دی گئی، جس کو خصوصی طور پر یہ حکم بھی دیا گیا کہ ''وہ رپورٹ کرے کہ قادیانی طلبہ وطالبات کے خلاف ارتدادی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔'' (روزنامہ ''ڈان'' لاہور، ۲۲؍جون ۲۰۰۸ء)

کالج انتظامیہ کا کہنا ہے کہ پنجاب میڈیکل کالج کی اکیڈمک کونسل نے جو کہ سپریم باڈی ہے، مکمل تحقیقات کے بعد قصور وار طلبہ وطالبات کو کالج سے نکالا، جب کہ ڈسپلنری کمیٹی نے بھی بیس سے زائد طلباء کے بیانات لیے اور وہ اس نتیجے پر پہنچی کہ ان قادیانی طلبہ وطالبات کو کالج سے نکال دیا جائے۔ مسلم طلباء کا یہ مؤقف بھی ہے کہ جائز شکایت پر قادیانی طلبہ وطالبات کو نکالا گیا۔ اب کس طرح پانچ پروفیسرز پر مشتمل کمیٹی اکیڈمک کونسل سے زیادہ بااختیار ہو سکتی ہے اور کس قانون کے تحت فیصلہ واپس لے سکتی ہے۔ کیوں کہ اکیڈمک کالج کونسل کے تمام ڈیپارٹمنٹس کی نمائندگی کرتی ہے اور ان کے سربراہان اس میں شامل ہوتے ہیں۔

اس صورت حال کے بعد کمیٹی نے مسلم طلبہ پر دباؤ بڑھا دیا۔ ہوسٹل خالی کرانے کے لیے بجلی اور پانی بند کر دیا گیا اور والدین کو انتظامیہ نے دھمکیاں دیں کہ اپنے بچوں کو سمجھائیں ورنہ سخت کارروائی کی جائے گی۔ جب کہ والدین سے کہا گیا کہ وہ اپنے بچوں کو قادیانیت کی مخالفت سے روکیں۔ چہ جائیکہ اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے آئین کی دفعہ ۲۹۸، سی

* سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

کے تحت ۲۳ شر پسند قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج کیا جاتا اور انھیں سزا دی جاتی تاکہ تعلیمی اداروں میں آئندہ کوئی ایسی حرکت کا مرتکب نہ ہوتا اور ان کے اخراج کے فیصلے کو برقرار رکھا جاتا۔ ایسے اقدامات کیے گئے جن سے منکرین ختم نبوت کی حوصلہ افزائی ہو اور مسلمانوں خصوصاً دینی حلقوں میں اشتعال بڑھے۔ مثال کے طور پر گورنر پنجاب کے ملکیتی اخبار میں اس مسئلہ پر قادیانی عناصر کی حوصلہ افزائی اور مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کی گئی۔ ملاحظہ فرمایئے:

''ان مذہبی انتہا پسندوں کو سزا دینے کی بجائے الٹا احمدی طلبہ وطالبات کو کالج سے خارج کر دیا گیا۔''

(روزنامہ ''آج کل'' لاہور، ۱۴؍ جون ۲۰۰۸ء)

اس صورت حال کے پیش نظر دینی حلقوں کے متعدد اجلاس منعقد ہوئے اور ''کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' کے مشترکہ پلیٹ فارم کا احیاء ہوا۔ تاجر برادری بھی بھرپور تعاون کر رہی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ صوبائی حکومت خصوصاً گورنر پنجاب کی منکرین ختم نبوت کو غیر قانونی تحفظ فراہم کرنے جیسی سازشیں بے نقاب ہو چکی ہیں۔ قادیانیوں کے خلاف تمام ثبوت چھپائے جا رہے ہیں یا ختم کیے جا رہے ہیں۔ گورنر پنجاب نے صوبے کو پیپلز پارٹی کا قلعہ بنانے کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ ہم یہ عرض کریں گے کہ گورنر ہاؤس کو قادیانیت کی آماجگاہ نہ بنایا جائے۔ بات میڈیکل کالج کے احاطے سے نکل کر سڑکوں پر آ گئی ہے۔ صوبائی حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں ورنہ دوسرے شہر بھی اس کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔

ان سطور کے ذریعے ہم صوبائی حکومت اور کالج انتظامیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ٹھنڈے دل سے معاملے کا بادی النظر میں جائزہ لیں اور زمینی حقائق کو نظر انداز کرنے کی پالیسی ترک کر دیں ورنہ خدشہ ہے کہ کشیدگی بڑھ نہ جائے۔

تمام مکاتبِ فکر یک جان ہو کر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کے داخلہ فارموں میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے، امتناعِ قادیانیت ایکٹ کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرنے، ختم نبوت والے اشتہار کو پھاڑ کر بے حرمتی کرنے، کالج قوانین سے انحراف کرنے اور ارتداد پھیلانے والے قادیانی طلبہ وطالبات کے اخراج کے فیصلے کو ہر حال میں بحال و برقرار رکھا جائے اور قانون کے مطابق ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔

قادیانی خلافت اور ہماری ذمہ داریاں:

مرزا قادیانی ۲۶؍ مئی ۱۹۰۸ء کو آنجہانی ہوا۔ چنانچہ ۲۰۰۸ء کو ایک صدی ہونے پر قادیانی جماعت نے ''جشن صد سالہ خلافت'' کے عنوان پر دنیا کو ایک بار پھر دھوکہ دینے کی موہوم کوشش کی۔ ۲۶ تا ۲۸؍ مئی ۲۰۰۸ء کو زیادہ اہتمام کے ساتھ قادیانی تقریبات واجتماعات بری طرح ناکام ہوئے اور قادیانی نامراد۔ مجلس احرار اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور انٹرنیشنل ختم نبوت کے علاوہ جمعیت اہلحدیث اور جمعیت علماء پاکستان نے ملک بھر میں اس مناسبت سے اجتماعات وسیمینارز منعقد کر کے پوری دنیا پر واضح کر دیا کہ مسلمانوں کے کسی ایک طبقے نے بھی قادیانیوں کو امتِ مسلمہ کا حصہ تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی کریں گے۔ اس لیے قادیانیوں کو اس بات پر غور کر لینا چاہیے کہ وہ مزید کتنی دیر اسلام کا ٹائٹل استعمال

کر کے دنیا کو دھوکہ دینے میں اپنا وقت ضائع کرتے رہیں گے۔

ماہنامہ ’’نقیب ختم نبوت‘‘ کے گزشتہ شمارے کو ’’محاسبۂ قادیانیت‘‘ کے نام سے موسوم کیا گیا، جب کہ انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ کی جانب سے اس موقع پر ’’تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ‘‘ پر ضخیم کتاب اور دیگر لٹریچر شائع کر کے قادیانیت کی ناکامیوں کی روداد بھی مرتب کردی گئی ہے۔ جو ہمارے فاضل مہربان مولانا مشتاق احمد چنیوٹی نے ترتیب دی ہے۔ ماشاء اللہ۔ مصنفین اور مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ انڈونیشیا کی حکومت نے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی کا قانون پاس کرلیا ہے۔ مصر میں قادیانی ٹی وی چینل (M.T.A) کی نشریات بند کردی گئی ہیں۔ گویا قادیانیوں کو دنیا میں ہر جگہ پسپائی اختیار کرنا پڑ رہی ہے۔ اس حوالے سے آپ اور ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کو ملحوظ رکھ کر ہم اپنی ترجیحات کا از سر نو جائزہ لیں اور نئے منظر کو سامنے رکھ کر اپنے اہداف مقرر کریں کہ لڑائی اور جنگ کے ہتھیار اور مورچے یکسر تبدیل ہوگئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میڈیا اور انٹرنیشنل لابنگ کے محاذ خالی نہ چھوڑیں اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کی اس نہج پر تربیت کریں کہ وہ آنے والے دنوں میں دین و ملک کے تحفظ کی جنگ غیرت و حمیت کے ساتھ لڑ سکیں اور فتنۂ ارتداد مرزائیہ کے استیصال کے لیے اپنا بھر پور کردار ادا کرسکیں۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپئیر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

علماء حق کا ترجمان
المیزان
ناشران و تاجرانِ کتب

دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور
اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ

دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس
کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762

خاتمہ کے وقت توحید کی شہادت نجات کی ضمانت ہے

درسِ حدیث
مولانا عبداللطیف مدنی

حضرت صنابحی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبادہ بن الصامتؓ کے پاس آیا جبکہ وہ حالتِ وفات میں تھے پس میں رو پڑا تو فرمایا ٹھہر جاؤ روتے کیوں ہو؟ بخدا اگر مجھ سے شہادت طلب کی گئی تو میں آپ کے لیے شہادت دوں گا اور اگر میری شفاعت قبولیت سے نوازی گئی تو میں آپ کے لیے ضرور شفاعت کروں گا اور اگر مجھ سے ہو سکا تو میں ضرور آپ کو نفع پہنچاؤں گا پھر فرمایا اللہ کی قسم جو بھی حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے جس میں تمہاری بھلائی ہے وہ میں نے آپ سے بیان کر دی ہے مگر ایک ایسی حدیث وہ میں آج تم سے بیان کروں گا اس لیے کہ موت نے مجھے گھیر لیا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام کر دیتے ہیں اور متعدد صحابہ ﷺ جیسے ابن مسعودؓ، ابی ذرؓ، عمران بن حصینؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعید خدریؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل توحید کا ایک گروہ جہنم سے نکالا جائے گا اور جنت میں داخل ہوگا اور کئی تابعین سے آیت ''رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ'' کی تفسیر مروی ہے کہ اس وقت کافر لوگ تمنا اور آرزو کریں گے کاش کہ ہم مسلمان ہوتے تو ہم بھی جنت میں چلے جاتے۔

جو شخص دل کی گہرائی سے کلمہ توحید پڑھتا ہے تو جہنم اس پر حرام ہو جاتی ہے یا ابتداء سے ہی جہنم سے نجات پا کر جنت میں داخل ہوں گے اور یا دوام اور ہمیشگی مراد ہے کہ دائمی طور پر جہنم میں نہیں رہیں گے۔ اپنے گناہوں کی سزا کاٹ کر بالآخر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر تمام دنیا کے سامنے بلائیں گے اور اس کے سامنے اعمال کے ننانوے

دفتر کھولیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ منتہائے نظر تک یعنی جہاں تک نگاہ جاسکے وہاں تک پھیلا ہوا ہوگا اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے کیا تیرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعین تھے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے (کہ کوئی گناہ بغیر کیئے ہوئے لکھ دیا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ لیا ہو، عرض کرے گا نہیں، نہ انکار کی گنجائش ہے نہ فرشتوں نے ظلم کیا) پھر ارشاد ہوگا تیرے پاس ان بداعمالیوں کا کوئی عذر ہے وہ عرض کرے گا کوئی عذر بھی نہیں۔ ارشاد ہوگا اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہے پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لکھا ہوا ہوگا کہ آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور دوسری جانب وہ پرزہ ہوگا تو اس پرزہ کے وزن کے مقابلہ میں دفتروں والا پلڑا اڑنے لگے گا۔ پس بات یہ ہے کہ اللہ کے نام سے کوئی چیز وزنی نہیں ہے۔

یہ اخلاص ہی کی برکت ہے کہ ایک مرتبہ کلمہ طیبہ اخلاص کے ساتھ پڑھا ہوا ان سب دفتروں پر غالب آ گیا۔ اس لیے ضروری ہے کہ آدمی کسی مسلمان کو بھی حقیر نہ سمجھے اور اپنے آپ کو اس سے بہتر نہ سمجھے۔ کیا معلوم کہ اس کا کون سا عمل اللہ کے ہاں مقبول ہو جائے جو اس کی نجات کے لیے کافی ہو جائے۔ اپنا حال معلوم نہیں کہ کوئی عمل قابلِ قبول ہوگا یا نہیں۔

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان

31 جولائی 2008ء
جمعرات بعد نماز مغرب

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

الداعی　سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان　061-4511961

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور

6 جولائی 2008ء
اتوار بعد نماز مغرب

نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نماز مغرب مجلس ذکر واصلاحی بیان ہوتا ہے

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور　فون: 042-5865465

نماز چھوڑنے کا عذاب

مولانا حذیفہ وستانوی (انڈیا)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ان الصلوۃ کانت علی المؤمنین کتٰبًا موقوتا۔(النساء:۱۰۳)

''بے شک نماز مؤمنین کے لیے وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے''

مزید فرمایا: فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔(الماعون:۴،۵)

''ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غفلت کرتے ہیں''۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ''ویل'' جہنم کی ایسی وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم بھی پناہ مانگتی ہے اور یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مسلمان اور مشرک کے درمیان فرق کا ذریعہ صرف نماز ہے۔ گویا کسی نے نماز کا انکار کرتے ہوئے اس کو ترک کر دیا، تو اس نے کفر کیا۔

تارک نماز کے لیے پندرہ دردناک سزائیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کے معاملے میں غفلت اور تکاسل برتے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو پندرہ (۱۵) قسم کی سزائیں دیتے ہیں: چھ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قیامت کے دن۔

تارک نماز کے لیے دنیا کی سزائیں:

(۱) عمر سے برکت کا ختم ہونا (۲) چہرے سے نور کا ختم ہونا (۳) مزید کسی نیک کام کی توفیق نہ ہونا (۴) دعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

موت کے وقت کی تین سزائیں:

(۱) تارک نماز ذلیل ہو کر مرے گا (۲) بھوک کی حالت میں موت آئے گی (۳) پیاس کی حالت میں موت آئے گی، اگر چہ دنیا کے تمام سمندر بھی اس کی پیاس بجھانے کے لیے اس کو پیش کر دئے جائیں۔

قبر کے تین عذاب:

(۱) اللہ تعالیٰ قبر کو اتنا تنگ کر دیتے ہیں کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں، (۲) اس کی قبر آگ سے بھر دی جاتی ہے اور صبح وشام اس کو آگ کے شعلوں میں ڈالا جاتا ہے (۳) اللہ تعالیٰ ایک ایسا اژدہا مسلط کرتے ہیں جس کا نام ''شجاع اقرع'' (گنجا بہادر) ہے، جس کی آنکھیں آگ سے اور اس کے ناخن لوہے سے بنے ہیں، اس کی آواز بجلی کی کڑک

کی طرح ہوتی ہے، وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ نماز فجر ضائع کرنے کی وجہ سے میں تجھ کو صبح سے ظہر تک، ظہر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے ظہر سے عصر تک، نماز عصر ضائع کرنے کی وجہ سے مغرب تک، نماز مغرب ضائع کرنے پر عشاء تک اور نماز عشاء ضائع کرنے کی وجہ سے عشاء سے فجر تک مارتا ہوں۔ اژدہا کی ایک ضرب بے نمازی کو ستر ہاتھ زمین میں گاڑ دیتی ہے اور وہ اپنے آہنی ناخن زمین کے نیچے داخل کر کے اس کو باہر نکالتا ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یا اللہ! ہم سب کو عذاب قبر سے بچا۔ آمین!

قیامت کے دن کی سزائیں:

(۱) اللہ تعالیٰ بے نمازی پر قیامت کے دن ایک فرشتے کو مسلط فرمائیں گے جو بے نمازی کو جہنم کی آگ کی طرف منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے لے جائے گا، (۲) حساب کے وقت اللہ تعالیٰ غصہ کی نظر سے دیکھیں گے، (۳) اللہ تعالیٰ بے نمازی کا سخت ترین حساب لینے کے بعد اس کو جہنم کے بدترین مقام کی طرف لے جانے کا حکم دیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز تیرے میزان کو جھکانے والی چیز ہے اگر اس نے تیرا میزان برابر کر دیا تو تو نجات پا گیا اور اس نے کمی کر دی، تو تجھے عذاب دیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چالیس دن تک، کسی رکعت کے فوت کیے بغیر صبح کی نماز باجماعت ادا کی تو اللہ تعالیٰ آگ اور نفاق سے اس کی براءت کا فیصلہ کر دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز باجماعت ادا کی اور پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھا رہا تو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اس کے لیے ایک محل، بعض روایات کے مطابق ستر محل، بنا دیتے ہیں اور ہر محل کے ستر دروازے ہیں اور ہر دروازہ سونے اور چاندی سے بنا ہوا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی مثال، تمہارے گھر کے سامنے رواں نہر کی طرح ہے کہ جس میں تم روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرو، یہاں تک کوئی مَیل باقی نہ رہے، اسی طرح نماز بھی گناہوں کو صاف کر دیتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نمازوں کی حفاظت کی اس کے لیے قیامت کے روز نجات اور نور ہوگا اور جس نے حفاظت نہ کی تو اس کے لیے قیامت کے روز نجات، نور اور آگ سے حفاظت بھی نہیں ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کے چہرے کو نماز میں سجدہ کرتے ہوئے مٹی لگی، اس کے چہرے کو آگ ہرگز نہیں چھو سکے گی، کیوں کہ فرشتے ایسے شخص کے لیے مسلسل دعا کرتے رہتے ہیں، جس کے چہرے اور پیشانی پر پُرخلوص سجدوں کا نشان موجود ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک آپ کے سینہ مبارک میں تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو نماز اور تمہارے ملازموں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہونے تک مسلسل اس کی وصیت کرتے رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کوئی شخص جان بوجھ کرایک فرض نماز ترک کر دیتا ہے تو جہنم کے دروازے پراس کا نام لکھ دیا جاتا ہے کہ فلاں شخص جہنم میں ضرور داخل ہوگا۔

تارک نماز بدبخت اور محروم ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگوں کہا کرو کہ اے اللہ! ہم کو بدبخت اور محروم نہ کرنا۔ پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے بدبخت اور محروم کون شخص ہے صحابہ نے جواب دیا کہ یارسول اللہ ہم کو معلوم نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز چھوڑنے والا بدبخت اور محروم ہے کیوں کہ ایسے شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ صحت کے باوجود نماز چھوڑنے والے کی توحید، امانت، صداقت، روزہ، اور گواہی کو قبول نہیں فرماتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور اس کے رسولؐ ایسے شخص سے بری ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صحت کے باوجود نماز چھوڑنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ نظر کرم نہیں کرتا اور نہ اس کا تزکیہ کرتا ہے۔ اس کے لیے دردناک عذاب مقرر ہے مگر یہ کہ وہ توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔

قیامت کے دن نماز چھوڑنے والے سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت میں سے دس (۱۰) آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوگا اور اللہ تعالیٰ ان کے لیے جہنم کا فیصلہ فرمائیں گے اور ان کے چہروں کی ہڈیوں پر گوشت نام کی کوئی چیز نہ ہوگی۔ صحابہ نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: (۱) عمر رسیدہ شخص جوزانی ہو۔ (۲) گمراہ کرنے والا امام۔ (۳) شرابی۔ (۴) والدین کا نافرمان۔ (۵) چغل خور۔ (۶) جھوٹی گواہی دینے والا۔ (۷) زکوٰۃ کا انکار کرنے والا۔ (۸) سودخور۔ (۹) ظلم کرنے والا۔ (۱۰) بے نمازی۔

تارک نماز کے لیے قیامت کے روز دوگنا عذاب ہوگا، اس کے ہاتھوں کو اس کی گردن پر باندھ دیا جائے گا اور فرشتے اس کے چہرے، اس کی پشت اور پہلو میں ماریں گے۔ جنت کہے گی کہ تو میرا اہل نہیں اور نہ ہی میں تیرے لائق ہوں جب کہ جہنم کہے گی کہ میں تیری اہل ہوں اور تو ہی میرے لائق ہے، بخدا آج میں تجھ کو سخت ترین عذاب سے دوچار کروں گی۔ اس وقت بے نمازی کو بڑی تیزی سے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا اور اس کو منہ کے بل آگ کے سب سے نچلے مقام میں فرعون، ہامان، اور قارون کی طرف پھینک دیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بے نمازی کو زکواۃ دینا حلال نہیں اور نہ ہی اس کے ساتھ رہنا اور بیٹھنا جائز ہے کیوں کہ اس پر آسمان سے ہر وقت لعنت نازل ہوتی رہتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو موت کے قریب دیکھا لیکن وہ اپنے والدین کا فرماں بردار تھا تو والدین کے لیے اس کی فرماں برداری نے موت کی سختیوں کو دور کر دیا میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس پر عذاب قبر مسلط کیا جارہا ہے تو اس وقت وضو آیا اور اس نے اس کو عذاب قبر سے بچالیا۔ میں نے اپنی

امت کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کو گناہ کے فرشتوں نے گھیر لیا ہے تو اس وقت دیگر فرشتے اللہ کا ذکر لے کر آئے جو وہ آدمی دنیا میں کیا کرتا تھا، اس کی وجہ سے اس کی خلاصی ہوگئی۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کو عذاب کے فرشتوں نے گھیر لیا، تو نماز نے اس کو نجات دلائی۔ مین نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا جو بے حد پیاسا تھا جب کبھی وہ حوض کے قریب ہوتا تو رش کی وجہ سے حوض تک نہ پہونچ پاتا تو روزے نے اس کی پیاس بجھا دی۔ میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا جو انبیا کے حلقوں کے قریب کھڑا تھا، جب وہ ان کے ساتھ بیٹھنے کے لیے قریب ہوتا تو انبیاء اس کو دور کر دیتے۔ اس وقت نماز کی غرض سے اس کا غسل جنابت کرنے کی وجہ سے انھوں نے اس کو اپنے پہلوں میں بٹھا لیا۔ میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا اس کے سامنے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے اندھیرے، تو اس کے حج اور عمرہ نے اس کو ان اندھیروں سے باہر نکال دیا۔ میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا جو ایمان والوں سے بات کرنا چاہتا لیکن وہ اس کے ساتھ بات نہ کرتے تو اس وقت صلح رحمی آئی اور کہا کہ اے مؤمنین کی جماعت! یہ صلہ رحمی ہے تم اس سے بات کرو، اس پر مؤمنین نے اس سے مصافحہ کیا اور اس کو سلام کیا۔ میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا جو آگ، اس کی گرمی اور اس کے شعلوں کو اپنے ہاتھ سے دور کر رہا تھا تو اس وقت صدقہ آیا اور وہ اس کے چہرے کے آگے سے ڈھال، اس کے سر پر سایہ اور آگ سے پردہ بن گیا۔

بے نمازی کے لیے دردناک عذاب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جہنم میں ایک وادی ہے جس کو ''لَمْلَمْ'' کہا جاتا ہے جس میں اونٹ کی گردن کی طرح موٹے اور ایک ماہ کی مسافت کے برابر لمبے سانپ ہیں جو بے نمازی کو ڈسیں گے، سانپ اپنے ڈنگ کو بے نمازی کے جسم میں ستر سال تک داخل کریں گے اور پھر اس کے گوشت اور ہڈیوں میں اپنے زہر کو پلا دیں گے۔ جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والوں کو اسی وادی میں عذاب دیا جائے گا اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''حُبُّ الْحُزْنِ'' ہے، اس میں بچھو ہے اور بچھو سیاہ خچر کے برابر ہے، ہر بچھو کے ستر ڈنگ ہیں اور ڈنگ زہر آلود ہیں۔ یہ بچھو بے نمازے کو ڈنگ ماریں گے اور اپنے زہر کو اس کے جسم میں پھیلا دیں گے اور وہ ہزار سال تک زہر کی حرارت اور شدت محسوس کرتا رہے گا، پھر وہ اپنے زہر کو اس کے گوشت اور ہڈیوں میں پھیلا دیں گے اور اس کی شرم گاہ سے پیپ بہنا شروع ہوگی، جس پر اہل دوزخ بھی اس پر لعنت بھیجیں گے۔

اے رحیم وکریم! ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھیو! اے کمزور اور گنہگار انسان! جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے ہمیشہ توبہ کرتا رہ۔ چند اشعار کا مفہوم ہے کہ:

''رات کے اندھیرے میں کھڑا ہو اور آہستہ سے رات کی تاریکی میں اس ذات کی طرف چل جو تجھے دیکھ رہا ہے اور اس کی قربت حاصل کر۔ اور کہہ اے سب سے بڑھ کر معاف کرنے والے تجھ سے ناامیدی نہیں، تو ہی میرا محسن اور جائے امید ہے۔ اے پروردگار! میری توبہ کو اپنے فضل سے قبول فرما، تو ہمیشہ اور بے شمار گناہوں کو مٹانے پر بھی قادر ہے۔ اے خدا!!! اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور میرا لحاظ نہ رکھا تو میں کس کے سامنے اپنی حالتِ زار کی شکایت کروں گا اور کس سے وسیلہ چاہوں گا؟ یہ حقیقت ہے کہ جو گنہگار اس کے دروازہ پر ذلیل ہو کر آتا ہے اور مصیبت کی وجہ سے اپنے کمزور وناتواں جسم پر روتا

ہے کہ شاید میرا مولا اور احسان کرنے والا سخاوت کا اظہار کرے تو اس وقت رحمتِ الٰہی جوش میں آتی ہے اور اپنے فضل سے اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے اس کو ذلیل سے مقبول بنا دیتی ہے''۔

ترکِ صلوٰۃ کا گناہ:

خدا نے اپنی کسی کتاب میں نازل فرمایا ہے کہ تارک نماز ملعون ہے اور اس کا پڑوسی بھی ملعون ہے اور اگر راضی ہو، اگر میرا حکم عدل نہ ہوتا تو کہہ دیتا کہ جتنی اس کے پشت سے قیامت تک پیدا ہوں وہ بھی سب ملعون ہیں۔ اور حدیث میں ہے بے شک جبرئیل اور میکائیل دونوں نے کہا ہے، خدا فرماتا ہے: جو نماز ترک کرے، وہ توارت میں انجیل میں زبور میں فرقان میں ملعون ہے۔ حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ ایک روز حضرت نبیٔ اکرم صلی علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرمایا: تو ارشاد کیا، جو اس کی محافظت کرے، اس کے لئے نماز قیامت میں نور اور نجات اور برہان ہوگی، اور جو اس کی محافظت نہ کرے، اس کے لئے نہ نور ہو گی نہ برہان نہ نجات۔ وہ قیامت کے روز فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی ابن خلف کے ساتھ سب سے نیچے طبقہ میں ہوگا۔ اس کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے اور انھیں چاروں کے ذکر کرنے میں خصوصیت یہ ہے کہ یہ لوگ کفر کرنے والوں میں سردار ہیں، پس جس نے اپنی تجارت کی وجہ سے نماز چھوڑ دی وہ ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا، اور جس نے اپنے ملک کی وجہ سے نماز چھوڑ دی وہ فرعون کے ساتھ ہوگا اور جس نے اپنے مال کی وجہ سے نماز چھوڑ دی وہ قارون کے ساتھ ہوگا، اور جس کی ریاست نے اس کو نماز سے باز رکھا وہ ہامان کے ساتھ ہوگا۔ سمرقندی کی کتاب میں ہے پہلے زمانے میں ایک شخص نے شیطان سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تیری طرح ہو جاؤں، اس نے جواب دیا کہ نماز چھوڑ دے اور کبھی سچی قسم نہ کھا۔ اور طبقات ابن السبکی میں، میں نے دیکھا کہ ابن البارزیؒ نے فتویٰ دیا ہے کہ نماز نہ پڑھنے پر اپنی عورت کو مارنا واجب ہے اور روضہ میں ہے کہ ماں باپ پر واجب ہے کہ اپنی اولاد کو طہارت اور نماز اور شریعت کی باتیں سکھائیں جب وہ سات برس کے ہوں اور دس برس کی عمر میں اس کے لئے ماریں۔

حدیث میں ہے کہ فرشتے نماز فجر کے تارک سے کہتے ہیں: اے فاجر بدکار اور ظہر کے تارک سے: اے خاسر نابکار، اور عصر کی تارک سے اے عاصی گنہگار اور مغرب کے تارک سے: اے کافر ناشکر گذار، اور عشاء کے تاریک سے: اے مضیع زیاں کار! خدا تجھے برباد کرے۔ (نزہۃ المجالس موسوم بہ خیر المجالس، عبدالرحمٰن الصفوری ایضا: ۲۱۹)

بے نمازی کی ہلاکت خیز نحوست:

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بستی سے گذر ہوا جہاں درخت لگے تھے، اور نہریں جاری تھیں، وہاں والوں نے ان کی بڑی خاطر و مدارات کی ان کی فرماں برداری سے انہیں تعجب ہوا، پھر تین برس کے بعد جو ادھر گذر ہوا، تو دیکھتے کیا ہیں، کہ درخت خشک ہو رہے ہیں، اور نہریں سوکھی پڑی ہیں، مکانات مسمار پڑے ہیں، اس سے وہ نہایت متعجب ہوئے، خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اس بستی پر ایک بے نمازی کا گزر ہوا تھا، اس نے اس کے چشمہ سے منہ دھولیا تھا، اس کا یہ اثر ہوا کہ چشمے خشک ہو گئے، درخت مرجھا گئے اور ساری بستی ویران ہوگئی۔ اے عیسیٰؑ جب نماز دین کے ویرانی کا باعث ہے تو دنیا کی تباہی کا بھی سبب بن گئی۔ (نزہۃ المجالس موسوم بہ خیر المجالس، عبدالرحمٰن الصفوری ایضا: ۲۲۰)

قادیانیوں کے لیے نجات کا آخری راستہ!

مولانا زاہد الراشدی

قادیانی جماعت نے مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات کے ایک سو سال مکمل ہونے پر ۲۲ رمئی کو چناب نگر میں صد سالہ تقریبات کا اہتمام کیا اور قادیانی جماعت اس نوعیت کی تقریبات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ اہل اسلام کی مختلف جماعتوں نے بھی اس موقع پر اپنے جذبات کے اظہار کے لیے ’جوابِ آں غزل‘ کے طور پر جلسے کیے ہیں اور تمام بڑے مکاتبِ فکر نے اس کی ضرورت محسوس کی ہے۔ چنانچہ بریلوی مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والی جمعیت علمائے پاکستان نے ۲۴ رمئی کو مینار پاکستان کے گراؤنڈ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث نے ۲۲ رمئی کو چنیوٹ میں خاتم النبیین کانفرنس کے نام سے اجتماع کیا۔ مجلس احرار اسلام نے ۲۵ رمئی کو چناب نگر (سابق ربوہ) میں ختم نبوت سیمینار کے عنوان سے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ نے مولانا محمد الیاس چنیوٹی کی زیر قیادت ۲۶ رمئی کو ایوانِ اقبال لاہور میں ’’ختم نبوت کانفرنس‘ کا اہتمام کیا، جس میں دیوبندی مکتبِ فکر کے سرکردہ علماء کرام کے علاوہ جماعتِ اسلامی کے رہنما جناب لیاقت بلوچ اور جمعیت اہلحدیث کے رہنما علامہ ابتسام الٰہی ظہیر نے بھی خطاب کیا اور اس طرح تحریک ختم نبوت میں گزشتہ ایک سو سال سے شریک کم وبیش تمام اہم طبقات نے مرزا غلام قادیانی کے سو سالہ یومِ وفات اور قادیانیوں کی صد سالہ تقریبات کے پس منظر میں اپنے مؤقف اور جذبات کا ایک بار پھر اعادہ کیا ہے۔

چناب نگر میں مجلس احرار اسلام کے ختم نبوت سیمینار میں راقم الحروف کو اس موضوع پر قدرے تفصیل کے ساتھ اظہارِ خیال کا موقع ملا۔ جس کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ قادیانی جماعت اپنے بانی کی وفات کے ایک سو سال مکمل ہونے پر یہ سال پورے کا پورا صد سالہ تقریبات کے طور پر منا رہی ہے اور یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ قادیانی مذہب پر ایک صدی کا مکمل ہونا اور اس کے بعد بھی اس کا موجود رہنا اس کی صداقت کی ایک دلیل ہے، لیکن یہ بات درست نہیں۔ اس لیے کہ ایران کے بابیوں اور بہائیوں کی تاریخ اس سے بھی پہلے کی ہے اور بلوچستان کے ساحل پر آباد ذکریوں کی تاریخ تو کم وبیش چار صدیوں پر محیط ہے۔ یہ دونوں مذاہب بھی مرزا بساط اللہ شیرازی اور مُلّا نور محمد اٹکی کے دعوائے نبوت کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس لیے کسی مذہب کے وجود پر ایک صدی گزر جانے کو اس کی سچائی اور صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کرنا درست نہیں ہے۔

دوسری بات جو میں قادیانی جماعت کی قیادت سے عرض کرنا چاہتا ہوں، یہ ہے کہ قادیانیوں کو اس زمینی حقیقت پر ضرور غور کرنا چاہیے کہ گزشتہ ایک صدی میں ان کی تمام تر تگ و دو اور جدوجہد کا بنیادی نکتہ یہ رہا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں پر ایمان رکھنے کے باوجود انھیں ملتِ اسلامیہ کا حصہ تسلیم کیا جائے اور مسلمان انھیں اپنے ساتھ شامل کریں، لیکن پوری دنیا میں اس کے لیے محنت کے باوجود اس بنیادی نکتہ میں قادیانیوں کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی اور آج صورت حال یہ ہے کہ دنیا کے کسی بھی حصے میں مسلمانوں کا کوئی بھی طبقہ کسی سطح پر بھی قادیانیوں کو ملتِ اسلامیہ کے وجود کا حصہ تسلیم کرنے اور اپنے دینی وملی معاملات میں شریک کرنے کے لیے تیار نہیں ہے، بلکہ اس نکتہ پر اگر قادیانی جماعت ایک سو سال مزید بھی محنت کرلے تو اس بات کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اس حوالے سے صورت حال آج بھی ایک سو سال قبل جیسی ہے کہ اگر مرزا غلام قادیانی کے دعویٰ کو درست سمجھتے رہیں تو انھیں اپنے مذہب کے لیے اسلام سے الگ کوئی اور شناخت قائم کرنا ہوگی اور اگر اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ وابستگی ضروری سمجھتے ہیں تو مرزا غلام قادیانی کے دعاوی سے برأت کا اعلان کرنا ہوگا۔ اس کے لیے کوئی تیسرا راستہ نہ اب سے ایک صدی قبل موجود تھا نہ اب موجود ہے اور نہ ہی آئندہ قیامت تک اس کا کوئی امکان ہوسکتا ہے۔ اس لیے قادیانی قیادت کو سنجیدگی کے ساتھ اس معروضی حقیقت کا جائزہ لینا چاہیے اور دونوں میں سے کسی ایک راستے کا فیصلہ کر کے یکسو ہو جانا چاہیے۔

تیسری گزارش قادیانی جماعت کے قائدین سے یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے تین حضرات میں سے ایک مدعی نبوت طلیحہ بن خویلد اسدی کے حالات کا مطالعہ کریں اور ان سے سبق حاصل کریں۔ کیوں کہ قادیانی کی ان سے بہت مماثلت ہے اور میری دیانتدارانہ اور مخلصانہ رائے ہے کہ قادیانیوں کو طلیحہ بن خویلد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خود کو اس بحران اور کنفیوژن سے نجات دلانا چاہیے، جو خود ان کا اپنا پیدا کردہ ہے اور جس پر بے جا ضد کر کے وہ اپنا اور مسلمانوں کا وقت خواہ مخواہ ضائع کر رہے ہیں۔

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تین افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا: (۱) یمن کا اسود عنسی (۲) یمامہ کا مسیلمہ کذاب (۳) بنو اسد کا طلیحہ بن خویلد۔

اسود عنسی صنعاء میں اپنے محل کے اندر ہی حضرت فیروز دیلمیؓ کی چھاپہ مار کارروائی میں مارا گیا تھا۔ مسیلمہ کذاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت مسلمانوں کی فوج سے جنگ کرتے ہوئے حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوا تھا، جب کہ اس کے ساتھ نبوت کی ایک خاتون دعویدار سجاح بھی تھی جس نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

طلیحہ بن خویلد نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا تھا مگر اپنے قبیلہ بنو اسد میں جا کر اس نے خود نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سرکوبی کے لیے

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کی قیادت میں فوج بھیجی۔ اس کے مقابلہ میں طلیحہ کو شکست ہوئی اور وہ فرار ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس کی جنگ ہوئی، جس میں اسے پھر شکست ہوئی اور وہ فرار ہو گیا، مگر اس کے ہاتھوں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معروف صحابی حضرت عطاشہ بن محصن فزاری اور حضرت ثابت بن رقوم انصاریؓ شہید ہو گئے۔ طلیحہ بن خویلد فرار ہو کر شام کے غسانی حکمران جبلہ کے ہاں پناہ گزین ہو گیا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اپنی سابقہ غلطیوں کی معافی چاہی اور دوبارہ مسلمان ہو کر زندگی بسر کرنے کا عہد کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے عکاشہ رضی اللہ عنہ اور اور ثابت بن رقوم رضی اللہ عنہ کا قتل یاد دلایا تو طلیحہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو میرے ہاتھوں جنت بھجوا دیا ہے اور مجھے ان کے ہاتھوں دوزخ میں جانے سے بچا لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ بطور مسلمان زندگی بسر کر سکتا ہے۔ لیکن ان دو جوانوں کی شہادت کے باعث میرے دل میں محبت کا مقام حاصل نہیں کر سکتا، چنانچہ مؤرخین لکھتے ہیں کہ طلیحہ نے سچی توبہ کی اور جہاد کے مختلف معرکوں میں دادِ شجاعت دی۔ وہ قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوا اور اصحابِ تاریخ کا کہنا ہے کہ جلولاء کے مقام پر مسلمانوں کی فوج کی پیش قدمی اس کی بہادری اور جرأت کی مرہون منت تھی، بلکہ بعض مؤرخین لکھتے ہیں کہ طلیحہ بن خویلد اسدی نے نہاوند کی جنگ میں مجاہدانہ کردار ادا کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔

اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ قادیانیوں کے لیے صحیح راستہ وہی ہے جو حضرت طلیحہ بن خویلد اسدی نے اختیار کیا تھا۔ مغربی ممالک کی پشت پناہی زیادہ دیر تک قادیانیوں کے کام نہیں آئے گی اور انھیں بہرحال اپنے لیے یکسوئی کا کوئی راستہ اختیار کرنا ہوگا؟ آخر کب تک وہ امریکہ اور مغربی ممالک کے سہارے پر اپنے آپ کو زندہ رکھ سکیں گے۔

عبداللطیف خالد چیمہ کی بیرون ملک روانگی

مجلس احرار اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ عبداللطیف خالد چیمہ ان شاء اللہ تعالیٰ ۱۰ ؍جولائی ۲۰۰۸ء کو بیرونی سفر پر روانہ ہو جائیں گے۔ عمرہ اور حرمین شریفین کی حاضری کے بعد ۲۰ ؍جولائی کو جدہ سے لندن جائیں گے اور تقریباً ایک ماہ برطانیہ قیام کریں گے۔ اس دوران وہ مختلف شہروں کا دورہ کریں گے اور ممتاز برطانوی علماء کرام اور دانشوروں سے موجودہ عالمی صورتحال پر مشاورت کے علاوہ تحریک تحفظ ختم نبوت کی تازہ صورت حال اور احرار ختم نبوت مشن برطانیہ کے کام کا جائزہ لیں گے۔ برطانیہ میں ان سے درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

لندن: 0208-5500104　گلاسگو: 0141-4182353, 0141-5563700

موبائل: 07931328667

پانچویں قسط

قادیانیوں کا صد سالہ جشن......حقیقت کے آئینے میں

پروفیسر خالد شبیر احمد

اِدھر مسلمان کی یہ حالت تھی (جو کہ گزشتہ قسط میں بیان کردی گئی ہے) اُدھر قادیانیوں کے سربراہ مرزا بشیرالدین محمود عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ مل کر اپنی پوری جماعت کو ساتھ لیے انتہائی محنت سے خلافِ اسلام سازشوں میں مصروف عمل تھے۔ اِنھی قادیانی سرگرمیوں کی وجہ سے سلطنتِ عثمانیہ کی بربادی پر موجودہ یہودی ریاست اسرائیل معرضِ وجود میں آئی جو مسلمانانِ عالم کے لیے آج سوہانِ روح بنی ہوئی ہے، جس یہودی ریاست کی آنکھوں میں ''پاکستان'' سب سے زیادہ کھٹکتا ہے۔ اس لیے کہ اس یہودی ریاست کو اس پر بات یقین ہے کہ یہی وہ سرزمین ہے جہاں سے ایک دن Pan Islamis ''اتحاد بین المسلمین'' کی تحریک ابھرے گی جو تمام خلافِ اسلام طاقتوں کو جس میں خود قادیانیوں کی طاقت بھی شامل ہے، نیست و نابود کرکے دنیا میں پھر سے عظمتِ اسلام کا پرچم بلند کردے گی۔ اسی پس منظر میں قادیانیت کا اہم ترین پہلو (استعماری قوت) بھی ابھر کر سامنے آتا ہے اور یہ احساس اجاگر ہوتا ہے کہ مسلمانانِ عالم میں جس قدر یہ فتنۂ قادیانیت قابلِ مذمت ہے اس سے کہیں بڑھ کر یہی فتنۂ قادیانیت دنیا کی غیر مسلم طاقتوں کے لیے جن میں عیسائی، یہودی اور بھارتی سرِ فہرست ہیں کے لیے ایک اہم ضرورت بھی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہ سب خلافِ اسلام طاقتیں قادیانیوں کا اس قوت کو ہر حال میں برقرار رکھنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں، لیکن امتِ مسلمہ نے بھی یہ تہیہ کر رکھا ہے:

کہو ناخدا سے کہ لنگر اُٹھا دے
میں طوفاں کی ضد دیکھنا چاہتا ہوں

''قادیان سے اسرائیل تک'' کے مصنف اپنی کتاب کے صفحہ ۱۸ پر قادیانی اسرائیل گٹھ جوڑ کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

> ''مرزا غلام احمد کی تحریک کی ابتداء اور اس کے مزاج اور اس کی حقیقی غرض و غایت سے شناسائی حاصل کرنے کے لیے ہمیں ایک تو برطانوی سامراج کی سیاسی پالیسی پر نظر رکھنی ہوگی۔ دوسرے یہودی تحریک قومیت صیہونیت ۱۸۹۷ء کے رہنماؤں اور انگریزوں کے بڑھتے ہوئے روابط کا جائزہ لینا ہوگا۔ اس پس منظر میں قادیانی تحریک کے کردار کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی سول سروس کے یہودی افسر اس تحریک کی کامیابی کے لیے ہر سطح پر کوشاں تھے۔ دراصل ایسی تحریک کے قیام اور اس کی

سرپرستی کے لیے بے تاب تھے جو برطانوی سامراج کے توسیع پسندانہ اغراض اور صیہونیت کے سیاسی عزائم کے دوہرے مقصد کو پورا کرنے کی اہل ہو، ان دونوں طاقتوں کا بڑا نشانہ ترکی کی عظیم سلطنت تھی جس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہی علاقائی توسیع پسندی اور فلسطین میں یہودی ریاست کا خواب پورا کیا جا سکتا تھا۔''

اُدھر مسلمانوں کے خلاف یہ سازشیں جاری تھیں ادھر اسلامیان عالم خصوصاً ہندوستان میں مجاہدین آزادی انگریزی تسلط کے خلاف نبرد آزما تھے۔۱۸۶۳ء میں سید احمد شہیدؒ کے پیروکاروں نے امبیلا (سرحد) کے مقام پر برطانوی فوج کے ساتھ جنگ کر کے انگریزوں سے اپنی جرأت کا لوہا منوالیا۔۱۸۶۳ء سے ۱۸۷۱ء تک ہندوستان کے مجاہدین اسلام نے پورے ہندوستان کے اندر اپنے لہو سے آزادی کی آبیاری کر کے انگریزوں پر ثابت کر دیا کہ وہ کسی طور پر ان کی غلامی کو قبول نہیں کریں گے۔ انبالہ، پٹنہ، مالدہ اور راج محل کے مقدمات کے دوران مجاہدین اسلام کا جوش و خروش قابل دید نی تھا۔ مجاہدین کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزائیں سنائی گئیں۔ غرضیکہ تحریک آزادی کو دبانے کے لیے انیسویں صدی میں سامراجی طاقتوں کے نوآبادی عزائم اور استعماری سازشوں کی خونچکاں داستان کئی ابواب پر مشتمل ہے۔ دوسری طرف جذبۂ جہاد انگریزی سامراج کے لیے سوہانِ روح بنا ہوا تھا۔ جذبۂ جہاد کے مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لیے ہی ۱۸۶۹ء میں وائسرائے ہند لارڈ میو (Mayo) نے بنگال کے سول سروس کے ایک افسر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر کو اس اہم سوال کا جائزہ لینے کے لیے رپورٹ پیش کرنے کو کہا۔ مسٹر ہنٹر نے بڑی محنت کے ساتھ مسلمانوں کے دینی عقائد خصوصاً جہاد، اس کے محرکات، خطرات اور اس کے مضمرات کا جائزہ لیا۔ جس کے بعد اس نے ۱۸۷۱ء میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ میں یہ ثابت کیا گیا کہ ''مسلمان اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں کہ کافر حکومت کے خلاف جہاد کریں اور ملک کو ان سے نجات دلائیں۔'' اس نے اس رپورٹ میں مزید تحریر کیا کہ ''جہاد کا ہی وہ نظریہ ہے جو ان کے شدید جوش، تعصب، تشدد اور قربانی کی خواہش کی بنیاد ہے اور اس قسم کے عقیدے انھیں ہمیشہ حکومت کے خلاف متحد رکھ سکتے ہیں۔''

برطانوی وفد کی رپورٹ:

انگریز ایک ایسی تحریک برپا کرنا چاہتے تھے جس کے ذریعے ان کے سیاسی عزائم کی تکمیل ہو لیکن اس کے راستے میں مسلمانوں کا جذبۂ جہاد ایک بہت بڑی رکاوٹ بنا ہوا تھا۔ اسی جذبۂ جہاد پر غور و فکر کرنے کے لیے ۱۸۶۹ء میں انگلستان سے برطانوی مدبروں، اعلیٰ سیاست دانوں، ممبرانِ پارلیمنٹ اور مسیحی رہنماؤں پر مشتمل ایک وفد ان امور پر غور و فکر کرنے کے لیے ہندوستان آیا تا کہ معلوم کر سکیں کہ ۱۸۵۷ء کے جنگِ آزادی کے محرکات کیا تھے۔ مسلمانوں نے اس میں کیا کردار ادا کیا اور کیوں کیا؟ نیز ہندوستان کے مسلمانوں میں ایسی کونسی تحریک اٹھائی جائے جو اِن میں جذبۂ جہاد ختم کر کے رکھ دے اور انھیں مختلف حصوں میں تقسیم کر دے۔ تا کہ یہ اپنی ملّی وحدت سے کوئی مؤثر کام نہ لے سکیں اور اس طرح برطانوی سامراج کے سامنے پیدا شدہ خطرات کا سدِّ باب ہو سکے۔ اس کے بعد ۱۸۷۰ء میں لندن میں اسی وفد کے اراکین کی ایک اور کانفرنس ہوئی جس میں ہندوستان سے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ اسی کانفرنس کے نتیجہ میں ''ہندوستان میں برطانوی

سلطنت کا ورود The Arival of British Empire in India شائع کی گئی جس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

''ملک ہندوستان کی آبادی کی اکثریت اندھا دھند اپنے پیروں یعنی روحانی رہنماؤں کی پیروی کرتی ہے۔ اگر اس مرحلہ پر ہم ایک ایسا آدمی تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو اس بات کے لیے تیار ہو کر اپنے لیے ظلّی نبی (نبی کا حواری) ہونے کا اعلان کر دے تو لوگوں کی بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہو جائے گی۔ لیکن اس مقصد کے لیے مسلمانوں کے عوام سے کسی شخص کو ترغیب دینا بہت مشکل بات ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ایسے شخص کی نبوت کو سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی غدّاروں کی مدد حاصل کر کے ہندوستانی حکومت کو محکوم بنایا۔ لیکن وہ مختلف مرحلہ تھا اس وقت فوجی نقطۂ نظر سے غدّاروں کی ضرورت تھی۔ لیکن اب جبکہ ہم نے ملک کے کونے کونے پر اقتدار جما لیا ہے اور ہر طرف امن وامان ہے ہمیں ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جس سے ملک میں داخلی بے چینی پیدا ہو۔''

(مطبوعہ رپورٹ اقتباس انڈیا آفس لائبریری)

خلافِ اسلام سرگرمیاں:

ان تحریروں سے بات واضح ہو جاتی ہے کہ قادیانیت کا قیام کن مقاصد کے حصول کے لیے تھا اور مسلمانوں میں اس فتنے کو منظّم کرنے کی غرض وغایت کیا تھی۔ انہی تحریروں میں قادیانیوں کے لیے ''وہ گائیڈ لائن'' موجود ہے جس کی روشنی میں مرزا غلام احمد، اور اس کے بعد حکیم نور الدین نے خلافِ اسلام کارنامے سرانجام دیئے اور جب قادیان کے تخت پر مرزا بشیر الدین محمود جلوہ افروز ہوا تو اسی حکمت عملی کے تحت جو قادیانیوں کے اندر خون کی طرح سرایت کر چکی تھی، برطانوی سامراج اور یہودیوں کے مفاد کی خاطر ایک منظّم پروپیگنڈے کے ذریعے کام جاری رہا۔

سب سے پہلے تو قادیانیوں نے سلطنتِ عثمانیہ کے خلاف ایک منظّم پروپیگنڈہ کیا اور عام مسلمانوں کو یہ تأثر دیا کہ یہ سلطنت اب تباہ وبرباد ہونے والی ہے۔ قادیانیوں کی جانب سے ایک عربی رسالہ ''الدین الحی'' کا اجراء اسی غرض کے لیے تھا کہ عربوں کے درمیان بھی اسی تأثر کو عام کیا جائے، یعنی عربوں کو ترکوں کے خلاف اکسانے میں جو کردار شریف حسین مکہ اور لارنس آف عریبیہ سرانجام دے رہے تھے، اسی کردار کو قادیانی بھی سرانجام دے رہے تھے۔ جبکہ ہندوستان کے مسلمان ترکی کی سلطنت عثمانیہ کو بچانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔ لیکن اس کے برعکس قادیانیوں کا یہ سربراہ کیا کر رہا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں۔ (تاریخ احمدیت جلد پنجم ص ۷۱ کا ایک اقتباس)

''جنگ میں انگریزوں کی مدد:

اگرچہ جماعتِ احمدیہ اپنے محدود ذرائع اور قلتِ تعداد کے لحاظ سے دوسرے مسلمانوں کے مقابل کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ تاہم اس نے بھی اپنی بساط کے مطابق اپنا فرض ادا کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔ اپنے مقدس بانی کی تعلیم کے ماتحت ایک وفادار شہری کا پورا پورا حق ادا کیا اور حکومتِ وقت کی اپنی طاقت سے بڑھ کر جان ودل سے مدد پہنچائی اور سیدنا

خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی، انڈین امپیریل ریلیف فنڈ کے لیے مفصل اپیل فرمائی۔ جس پر قادیان سے بارہ سو روپے کے قریب چندہ ہوا۔ یہ سب امداد ایک اصول کے ماتحت تھی اور اگر انگریزوں کے سوا کسی اور کی حکومت ہوتی تو اس کے ساتھ بھی یہی وفاداری کا سلوک کیا جاتا، کیونکہ اسلام کی یہ تعلیم ہے جسے احمدیت نے بڑے زور کے ساتھ پیش کیا کہ حکومت وقت کے ساتھ خصوصاً ایسی حکومت کے ساتھ جس کے ذریعے ملک میں امن قائم ہو تعاون، وفاداری کا سلوک ہونا چاہیے۔ جماعت احمدیہ کے لیے سب سے بڑی قیمتی چیز ہی مذہب، اشاعت مذہب اور تبدیلیٔ مذہب کی آزادی ہے پس جو حکومت جماعتِ احمدیہ کو یہ چیز دیتی ہے خواہ وہ کوئی ہو اور کسی ملک میں ہو جماعت احمدیہ کو ہمیشہ مخلص اور وفادار پائے گی۔''

مصطفیٰ کمال پاشا کے قتل کا منصوبہ:

آغا شورش کاشمیریؒ اپنی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' کے صفحہ ۲۷ پر رقمطراز ہیں۔

''پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۴ـ۱۹۱۸) میں عرب ریاستوں کے احوال و آثار اور اسرار و وقائع چوری کرنے کے لیے مرزا محمود نے اپنے پیروؤں کی ایک کھیپ مہیا کی۔ ہندوستانی فوج کی ہر کمپنی کے ساتھ جاسوسی کے فرائض سرانجام دینے کے لیے ایک یا دو قادیانی منسلک کیے گئے۔ کئی ایک معتمد ترکی بھیجے گئے، جنھوں نے مقامی ملازمت کے پردے میں ''سکاٹ لینڈ یارڈ'' کی حسبِ ہدایت کام کیا۔ دمشق میں مرزا محمود کا سالا ولی الدین زین العابدین ترکوں کی پانچویں ڈویژن کے انچارج جمال پاشا کی معرفت ''قدس یونیورسٹی'' میں دینیات کا لیکچرر لگ گیا لیکن جس روز انگریزی فوج دمشق میں داخل ہوئی، وہ انگریزی کمانڈر کے ماتحت ہو گیا اور کئی ایک معتمد ترکوں کے قتل کرانے میں حصہ لیا۔ اُس کا چھوٹا بھائی میجر حبیب اللہ فوج میں ڈاکٹر تھا۔ اس کو بغداد فتح ہونے پر عارضی طور پر گورنر مقرر کیا گیا، جب ۱۹۲۴ء میں عراقی حکومت کو مرزائیوں کے خدوخال کا پتا چلا تو غدارانہ سرگرمیوں کے باعث اُن سب کو وہاں سے نکال دیا گیا۔ مرزا محمود نے جمعہ کے خطبہ مطبوعہ ''الفضل'' ۳۱ر اگست ۱۹۲۳ء میں اعتراف کیا ہے کہ ''عراق فتح کرنے میں احمدیوں نے خون بہایا اور میری تحریک پر سیکڑوں لوگ بھرتی ہو کر گئے۔''

مرزا محمود نے مصطفیٰ کمال کو قتل کرنے کے لیے اپنے ایک معتمد نوجوان مصطفی صغیر کا انتخاب کیا۔ اس کو انگریزی حکومت نے مرزا معراج الدین سپرنٹنڈنٹ سی آئی ڈی کے ہمراہ ترکی روانہ کیا۔ لیکن وہ اقدام قتل سے پہلے پکڑا گیا اور پھانسی پا گیا۔ میر محمد سعید حیدر آبادی مکہ مکرمہ میں قادیانی مشن کا انچارج تھا اور وہاں برطانوی محکمۂ جاسوسی کے ایک اہم عہدیدار کرنل ٹی ڈبلیو لارنس کی ہدایت پر کام کرتا تھا لیکن جب عربوں کو پتا چلا تو اپنے ساتھیوں سمیت فرار ہو گیا۔ شام میں جلال الدین شمس کو مقرر کیا گیا۔ لیکن جب اہل شام کو معلوم ہوا کہ یہ برطانوی جاسوس ہے تو ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو اس پر قاتلانہ حملہ کیا لیکن وہ بچ گیا۔ آخر عراق میں برطانوی گرفت ڈھیلی پڑنے پر ۲۷ر مارچ ۱۹۲۸ء کو حیفہ آ گیا۔ اس کے بعد برطانوی سرکار کی ہدایت پر فلسطین کو قادیانی کارندوں کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا۔ وہاں برطانیہ کی جاسوسی کے محکمہ کا افسرِ اعلیٰ ایک یہودی تھا۔ قادیانی مشن اس کے ماتحت کیا گیا اور یہی قادیانیت یہودیت کے درمیان گٹھ جوڑ کا آغاز تھا۔ لائیڈ جارج وزیر اعظم انگلستان نے فلسطین میں قادیانی

خدمات کا کھلم کھلا اعتراف کیا۔ ۱۹۲۲ء میں مرزا محمود خود فلسطین گیا اور اعلان کیا کہ یہودی اس خطے کے مالک ہو جائیں گے۔

آغا شورش کاشمیریؒ کی اس تحریر کی تصدیق ''تاریخ احمدیت'' جلد پنجم میں اس طرح بیان کی گئی ہے:

''یہ سفر ۱۹۲۴ء میں کیا گیا، ۱۹۲۲ء میں نہیں۔ تاریخ احمدیت میں بھی یہی تاریخ درج ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ دو دن کے قیام کے بعد ہم دمشق کی طرف روانہ ہوئے۔ مگر چونکہ راستے میں بیت المقدس پڑتا تھا۔ مقاماتِ انبیاء کو دیکھے بغیر آگے جانا مناسب نہ تھا۔ دو دن کے لیے وہاں ٹھہر گئے۔ یہودی قوم کی قابلِ رحم حالت جو یہاں نظر آتی ہے، کہیں اور نظر نہیں آتی۔ بیت المقدس کا سب سے بڑا معبد جسے پہلے مسیحوں نے یہودیوں سے چھینا تھا۔ بعد میں مسلمانوں نے اسے مسجد بنا دیا تو اس دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر ہفتہ میں دو دن برابر دو ہزار سال سے یہودی روتے چلے آتے ہیں۔ جس دن ہم اس جگہ کو دیکھنے کے لیے گئے وہ دن اتفاق سے اُن کے رونے کا تھا۔ عورتوں اور مردوں، بوڑھوں اور بچوں کا دیوار کے پیچھے کھڑے ہو کر بائبل کی دعائیں پڑھ پڑھ کر اظہارِ عجز کرنا ایک نہایت افسردہ کن منظر تھا۔

وہاں کے بڑے بڑے مسلمانوں سے ملا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ وہ مطمئن ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہودیوں کو نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے مگر میرے نزدیک ان کی رائے غلط ہے۔ یہودی قوم اپنے آبائی ملک پر قبضہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ قرآن شریف کی پیش گوئیوں اور حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ضرور اس ملک میں آباد ہونے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ پس میرے نزدیک مسلمانوں کا یہ اطمینان بالآخر ان کی تباہی کا موجب ہوگا'' (تاریخ احمدیت، جلد پنجم، مؤلفہ دوست محمد شاہد ص ۴۱۰، ۴۱۱)

مرزا محمود کی پُراسرار ملاقاتیں:

مرزا محمود کے دورۂ فلسطین کے وقت سر ہربرٹ سیموئیل (۱۸۷۰ء۔۱۹۶۲ء) ہائی کمشنر فلسطین تھا جو یہودی برادری کا سربراہ سمجھا جاتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد یہی شخص ''وائی کونٹ شیموئیل'' کہلایا۔ اُن دنوں یہ شخص فلسطین کی بجائے لندن گیا ہوا تھا اور اس کی جگہ ایک دوسرے یہودی سر گلبرٹ کلنٹن کام کر رہے تھے۔ اس شخص کے بارے میں تاریخ بتاتی ہے کہ مصری انٹیلی جنس کا سربراہ لارنس آف عریبیہ کا بڑا قابلِ اعتماد دوست اور معاون تھا۔ یہی شخص فلسطین پر فوجی تسلط جمانے والے جنرل ایلن بی کا مشیر خاص بھی تھا۔ جس کی تمام تر کوشش کا مرکز اور محور عربوں کو ترکوں کے خلاف اکسانا اور ترکوں کے خلاف بغاوت کی فضا قائم کرنا تھا۔ اس شخص نے پورے مشرقِ وسطیٰ میں جاسوسی کا جال بچھایا ہوا تھا۔ عربوں کے ساتھ جھوٹے وعدے کر کے انھیں اپنے جال میں پھنسانے کا مکروہ کردار اسی شخص کا تھا۔ مرزا محمود نے فلسطین میں جاتے ہی اس شخص سے طویل ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ایک حقیقت ہے کہ یہودیوں کے رہنما بن گوریاں اور ان کی سیاست خارجہ کے صدر ڈاکٹر آٹر لوسوروف نے فلسطین کے اندر مرزا محمود کی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ مرزا محمود اور کلنٹن کے ساتھ ملاقاتوں اور خفیہ سرگرمیوں اور یہودیوں کے ساتھ مرزا محمود کی سیاسی پخت و پز کا اندازہ مرزا محمود کے درج ذیل بیان سے لگایا جا سکتا ہے:

’’فلسطین کے گورنر ہائی کمشنر کہلاتے ہیں ۔اصل ہائی کمشنر آج کل ولایت گئے ہوئے ہیں۔ان کی جگہ سرگلبرٹ کلنٹن کام کررہے ہیں۔میں ان سے ملا تھا۔ایک گھنٹہ تک ان سے مکمل معاملات کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔سرکلنٹن صاحب کو پہلی ملاقات میں ہمارے سلسلے سے بہت ہی دلچسپی ہوگئی اور گوہم نے دوسرے دن روانہ ہونا تھا مگر انھوں نے اصرار کیا کہ ڈیڑھ بجے ہم اُن کے ساتھ کھانا کھائیں۔چنانچہ ڈیڑھ گھنٹے تک دوسرے دن بھی اُن سے ملاقات ہوتی رہی اور فلسطین کی حالت کے متعلق بہت سی معلومات مجھے اُن سے حاصل ہوئیں۔‘‘ (تاریخ احمدیت، جلد پنجم، ص ۴۱۱)

دمشق میں مسلمانوں کا احتجاج:

دمشق میں کئی قادیانی جنگ عظیم اوّل کے آغاز سے سرگرم سازش تھے۔ان قادیانیوں کا سربراہ اور سرخیل ولی اللہ زین العابدین تھا۔جس کا ذکر پہلے بھی کئی جگہوں پر ہو چکا ہے۔دمشق پہنچ کر مرزا محمود نے ’’سنترال ہوٹل‘‘ میں ڈیرہ جمایا اور قادیانی مریدوں کے ذریعے ایک سیاسی نوعیت کا پمفلٹ طبع کرا کے وسیع پیمانے پر تقسیم کرایا۔اس پر دمشق کے مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا۔ان واقعات کو الٰہی نشان قرار دیتے ہوئے مرزا محمود لکھتے ہیں:

’’دمشق میں گئے تو اوّل تو ٹھہرنے کی جگہ نہیں ملتی تھی۔مشکل سے انتظام ہوا مگر دو دن تک کسی نے توجہ نہ کی۔میں بہت گھبرایا اور دعا کی کہ اے اللہ! پیش گوئی جو دمشق کے متعلق ہے کس طرح پوری ہوگی۔اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوسکتا کہ ہم ہاتھ لگا کر واپس چلے جائیں تو اپنے فضل وکرم سے کامیابی عطا فرما۔جب میں دعا کر کے سویا تو رات کو یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہوگئے۔’’عبدٌ مکرم‘‘ یعنی ہمارا بندہ جس کو عزت دی گئی۔اس سے میں نے سمجھا کہ تبلیغ کا سلسلہ یہاں کھلنے والا ہے۔چنانچہ دوسرے ہی دن جب اٹھے تو لوگ آنے لگے۔یہاں تک کہ صبح سے رات بارہ بجے تک دو سو سے لے کر بارہ سو تک لوگ ہوٹل کے سامنے کھڑے رہے۔اس سے ہوٹل والا ڈر گیا کہ فساد نہ ہو جائے۔پولیس بھی آگئی اور پولیس افسر کہنے لگا کہ فساد کا خطرہ ہے۔میں نے یہ دکھانے کے لیے کہ لوگ فساد کی نیت سے نہیں آئے مجمع کے سامنے کھڑا ہوگیا۔چند ایک نے گالیاں بھی دیں لیکن اکثر نہایت محبت کا اظہار کرتے اور ھذا ابن مہدی کہتے اور سلام کرتے مگر باوجود اس کے پولیس والوں نے کہا کہ اندر بیٹھیں ہماری ذمہ داری ہے اور اس طرح ہمیں اندر بند کر دیا گیا۔اس پر ہم نے برٹش قونصل کو فون کیا۔اس پر ایسا انتظام کر دیا گیا کہ لوگ اجازت لے کر اندر آتے۔‘‘ (تاریخ احمدیت، جلد پنجم، ص ۴۱۲)

قادیانی طائفے کی دمشق میں آمد اور پمفلٹ کی وسیع پیمانے پر تقسیم کے خلاف مسلمانوں کی تحریک احتجاج نے شدت اختیار کر لی۔مسلمانوں نے فرانسیسی کمشنر جنرل میکم ریگان سے پُرزور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو دمشق سے نکالا جائے اور اس شرانگیز پمفلٹ کو ضبط کیا جائے۔برطانوی قونصل مقیم دمشق قادیانیوں کی پشت پر تھا۔اس نے مرزا محمود کو ہائی کمشنر سے ملاقات کا مشورہ دیا اور اس سلسلے میں اُس نے اپنے اثر ورسوخ کو استعمال کیا، لیکن اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوسکا۔

یہ ہیں وہ ’’خدمات‘‘، جس پر قادیانی جشن منا رہے ہیں۔　　(جاری ہے)

قادیانیوں کے قبولِ اسلام میں اصل رکاوٹ

مشتاق احمد چنیوٹی

۲۶ رمئی ۲۰۰۸ء کو انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے زیر اہتمام ایوانِ اقبال لاہور میں صد سالہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے تمام مکاتبِ فکر کے رہنماؤں نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے دو سیشن ہوئے۔ پہلے سیشن کے مہمانِ خصوصی سابق صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ تھے۔ انھوں نے اپنے صدارتی خطبہ میں قادیانی عقائد ونظریات پر تبصرہ کرنے کے علاوہ اس جانب بھی توجہ دلائی کہ علماء کرام کو حکمت وتدبر کے ساتھ قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دینی چاہیے۔ کئی برس ہوئے ایک دفعہ قاضی حسین احمد امیر جماعتِ اسلامی پاکستان نے بھی تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقدہ مسلم کالونی چناب نگر میں آمد کے موقع پر یہ بات کہی تھی کہ علماء کرام کو قادیانیوں کو حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ دعوتِ حق دینی چاہیے۔ ان کو جب اصل حقائق بتائے گئے جن کا تذکرہ آئندہ سطور میں آرہا ہے تو وہ دل مسوس کر رہ گئے اور اپنے خطاب میں انھوں نے قادیانیوں کو قبولِ اسلام میں درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے کا مطالبہ کیا۔

بات کی وضاحت کے لیے ہمیں ماضی کے جھروکے سے جھانکنا ہوگا۔ مرزا بشیر الدین محمود اور اس کے پیروکاروں نے قادیان کے فضائل ومناقب کا خاصا چرچا کیا۔ قادیانیوں کے سرکاری اخبار ''الفضل'' کی فائلیں ان فضائل سے بھری پڑی ہیں۔ یہاں تک کہنے کی جسارت کی گئی کہ مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے۔ اب جس نے دودھ لینا ہو وہ قادیان آئے۔ چنانچہ قادیانی اور سادہ لوح مسلمان دونوں گروہ قادیان آنے لگے اور قادیان کی رونق دوبالا ہوگئی۔ مسلمان مفت رہائش اور خوراک نیز نوکری اور شادی کے لالچ میں قادیان پہنچنے لگے۔ اس غرض کے لیے انھوں نے اپنے مال واسباب بیچ ڈالے۔ کچھ عرصہ تو وہ لنگر خانہ کی روٹیاں توڑتے رہے لیکن آخر کار انھیں احساس ہوا کہ:

(۱)　قادیان میں کاروبار کرنے کے وسائل اور امکانات میسر نہیں ہیں۔

(۲)　قادیان میں کوئی تفریح گاہ اور ظاہری جاذبیت نہیں ہے۔

اب لوگوں نے قادیان چھوڑنے کا ارادہ کیا لیکن مکان فروخت نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے کہ مکان جس سرزمین پر تعمیر کیا گیا تھا۔ وہ مرزا محمود کی ملکیت تھی، زیادہ سے زیادہ اپنا ملبہ اکھاڑ کر لے جا سکتے تھے۔

ان نو وارد حضرات کے ارادوں کی اطلاع قادیانیوں کو ہوئی تو انھوں نے ان کا لنگر سے کھانا بند کر دیا۔ دوسری طرف ان کی جمع پونجی ختم ہو چکی تھی۔ گھر کا سامان بیچنا چاہا تو قادیان میں کوئی خریدار نہ ملا۔ اس طرح وہ بے چارے قادیانیت

کے جال میں پھنس کر رہ گئے۔

۱۹۳۴ء میں قادیان میں احرار کانفرنس منعقد کرنے پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو چھے ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔ شاہ جی کی اپیل پر مسٹر جی ڈی کھوسلہ نے اس سزا کو کالعدم قرار دیتے ہوئے جو تاریخی فیصلہ دیا تھا وہ بیسیوں مرتبہ چھپ چکا ہے، خود قادیانیوں نے بھی اسے شائع کیا تھا۔ قادیان میں مرزائی آمریت کا مسٹر کھوسلہ نے بھی اپنے فیصلہ میں ذکر کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

قادیانی مقابلۃً محفوظ تھے۔ اس حالت نے ان میں تمرانہ غرور پیدا کیا۔ انھوں نے اپنے دلائل دوسروں سے منوانے اور اپنی جماعت کو ترقی دینے کے لیے ایسے حربوں کا استعمال شروع کیا جنھیں ناپسندیدہ کہا جائے گا، جن لوگوں نے قادیانیوں کی جماعت میں شامل ہونے سے انکار کیا، انھیں مقاطعۂ قادیان سے اخراج اور بعض اوقات اس سے بھی مکروہ تر مصائب کی دھمکیاں دے کر دہشت گردی کی فضا پیدا کی بلکہ بسا اوقات انھوں نے ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا کر اپنی جماعت کے استحکام کی کوشش کی۔ قادیان میں رضا کاروں کا ایک دستہ (والنٹیر کور) مرتب ہوا اور اس کی ترتیب کا مقصد غالباً یہ تھا کہ ''لمن الملک الیوم'' کا نعرہ بلند کرنے کے لیے طاقت پیدا کی جائے۔ انھوں نے عدالتی اختیارات بھی اپنے ہاتھ میں لے لیے، دیوانی اور فوجداری مقدمات کی سماعت کی، دیوانی مقدمات میں ڈگریاں صادر کیں اور ان کی تعمیل کرائی گئی۔ کئی اشخاص کو قادیان سے باہر نکالا گیا۔ یہ قصہ یہیں ختم نہیں ہوتا بلکہ قادیانیوں کے خلاف کھلے طور پر الزام لگایا گیا ہے کہ انھوں نے مکانوں کو تباہ کیا، جلایا اور قتل تک کے مرتکب ہوئے۔ اس خیال سے کہ کہیں ان الزامات کو احرار کے تخیل ہی کا نتیجہ سمجھ نہ لیا جائے۔ چند ایسی مثالیں بیان کر دینا چاہتا ہوں مقدمے کی مثل میں شامل ہیں۔

سزائے اخراج:

کم از کم دو اشخاص کو قادیان سے اخراج کی سزا دی گئی۔ اس لیے کہ ان کے عقائد مرزا کے عقائد سے متفاوت تھے۔ اس سزا کی تفصیل بیان کرنے کے بعد فاضل جج لکھتے ہیں:

> ''مرزا بشیر الدین محمود نے تسلیم کیا ہے کہ قادیان میں عدالتی اختیارات ہوتے ہیں اور میری عدالت سب سے آخری عدالت اپیل ہے۔ عدالت کی ڈگریوں کا اجراء عمل میں آتا ہے اور ایک واقعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ڈگری کے اجراء میں ایک مکان فروخت کر دیا۔ اسٹامپ کے کاغذ قادیانیوں نے خود بنا رکھے ہیں۔ جو ان درخواستوں اور عرضیوں پر لگائے جاتے ہیں جو قادیانی عدالتوں میں دائر ہوتی ہیں۔ قادیان میں ایک والنٹیر کور کے موجود ہونے کی شہادت گواہ نمبر ۴۰ مرزا شریف احمد نے دی ہے۔''

اس کے بعد مسٹر کھوسلہ نے عبدالکریم مباہلہ پر قاتلانہ حملہ میں اس کے ضامن محمد حسین کے مارے جانے کا تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ اسی طرح محمد امین نامی ایک سرکش مرزائی کو مرزا محمود کے اشارے پر چودھری فتح محمد نے کلہاڑی کی ضرب سے ہلاک کیا۔ قاتل نے عدالت میں اپنے جرم کا اقرار کیا لیکن اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی۔

ان واقعات کے نقل کرنے کے بعد مسٹر کھوسلہ خلاصۂ کلام کے طور پر لکھتے ہیں:

''یہ افسوسناک واقعات اس بات کی منہ بولتی تصویر ہیں کہ قادیان میں قانون کا احترام بالکل اٹھ گیا تھا۔ آتش زنی اور قتل تک کے واقعات ہوتے تھے۔ مرزا نے کروڑوں مسلمانوں کو جو اس کے ہم عقیدہ نہ تھے شدید دشنام طرازی کا نشانہ بنایا۔ اس کی تصانیف ایک اسقف اعظم کے اخلاق کا انوکھا مظاہرہ ہیں جو صرف نبوت کا مدعی نہ تھا بلکہ خدا کا برگزیدہ انسان اور مسیح ثانی ہونے کا بھی مدعی تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ (قادیانیت کے مقابلے میں) حکام غیر معمولی حد تک مفلوج ہو چکے تھے۔ دینی، دنیوی معاملات میں مرزا کے حکم کے خلاف کبھی آواز بلند نہیں ہوتی۔ مقامی افسروں کے پاس کئی مرتبہ شکایت پیش ہوئی لیکن وہ اس کے انسداد سے قاصر رہے۔''

تفصیلات کی گنجائش نہیں ہے۔ قادیان کا اجمالی جائزہ لینے کے بعد ہم چناب نگر (ربوہ) کا جائزہ لیتے ہیں تو درج ذیل حقائق سامنے آتے ہیں:

(۱)　قادیانیوں نے ایک ہزار چونتیس ایکڑ زمین لیز پر حکومتِ پاکستان سے حاصل کی۔ بعد ازاں صدر انجمن احمدیہ کے نام انتقال کرالیا۔ قادیانی اس سرزمین پر مکان تو تعمیر کر سکتے ہیں، زمین اپنے نام رجسٹری نہیں کرا سکتے۔

(۲)　مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ کی وجہ سے مختلف برادریوں اور خاندانوں سے تعلق رکھنے والے قادیانیوں نے نسل در نسل باہم رشتہ داریاں کیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

(۳)　قادیانیوں نے اپنا نیٹ ورک اتنا مضبوط بنا رکھا ہے کہ جو قادیانی مسلمان ہو جائے وہ فوری طور پر اپنے مکان، معاشی ذرائع اور بیوی بچوں سے محروم ہو جاتا ہے، اب دین کی خاطر سب کچھ چھوڑ دینے قرونِ اولیٰ والا جذبہ وہ نومسلم کہاں سے لائیں۔ دوسری طرف افسوس ناک صورت حال یہ ہے کہ تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والی جماعتیں ان نومسلموں کو سنبھالنے کے وسائل نہیں رکھتیں، دوسری دینی و سیاسی جماعتوں کی اپنی اپنی ترجیحات ہیں۔ وہ اس مسئلہ کو سنجیدگی سے نہیں لے رہیں۔ قادیانی مسلمان ہو کر، تمام دینی آسائشوں اور اعزہ و اقارب سے جدا جدا ہو کر جائیں تو کہاں جائیں۔ ایک ایسے ہی سابق قادیانی نے انتہائی بے چارگی کے عالم میں کہا تھا کہ اگر مجھے پتا ہوتا کہ مسلمان مجھے سہارا نہیں دیں گے تو میں دریائے چناب میں چھلانگ لگا کر خودکشی کر لیتا۔

کتنے ہی قادیانی اپنی جماعت اور سربراہوں کی انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنے ہیں۔ بیسیوں افراد قتل کیے گئے، سیکڑوں افراد کا معاشی و معاشرتی بائیکاٹ کیا گیا۔ ہزاروں افراد گستاپو طرز کے قادیانی نظم میں جکڑے ہوئے ہیں۔ وہ قادیانیت چھوڑنا چاہتے ہیں لیکن مہنگائی کے اس ظالم دور میں وہ سب کچھ چھوڑ دینے کا دھکا برداشت نہیں کر سکتے۔ جائیں تو کہاں جائیں۔ تحفظ ختم نبوت کے میدان میں اپنی زندگیاں صرف کرنے والے علماء کرام کا یہ متفقہ تجزیہ ہے کہ اگر حکومت چناب نگر (ربوہ) کے قادیانیوں کے انسانی حقوق کا احترام کرے، اس شہر کے باشندوں کو اپنی رہائشی جگہوں کے مالکانہ حقوق مل جائیں، انجمن احمدیہ کے نام زمین کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جائے تو قادیانیت کے قلعہ پر یہ ایک کاری ضرب ہوگی اور اس سے اس فتنہ کے محدود ہونے میں انتہائی مدد ملے گی۔ اس طرح یہ گیند اب حکومت کے کورٹ میں ہے۔ دیکھئے حکومتِ پاکستان اس حساس مسئلہ کی طرف (جو کہ علماء کرام کا دیرینہ مطالبہ بھی ہے) کب متوجہ ہوتی ہے؟

مرزائی تبلیغ میں ملوث

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے ۲۳ طلباء کا اخراج

سید ذکر اللہ حسنی

پاکستان کا تیسرا بڑا شہر فیصل آباد صنعتوں اور کارخانوں کے حوالے سے خاصی شہرت رکھتا ہے مگر گزشتہ اڑھائی دہائیوں سے اس شہر میں مدارس و مساجد کی تعداد بھی بہت رفتار سے بڑھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا عجیب نظام ہے کہ جہاں پر جس نوعیت کی نیکی ہوتی ہے اسی نوعیت اور شدت کی بدی بھی موجود ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح فیصل آباد میں بھی مدارس اور دینی درس گاہوں کی ترقی کے ساتھ ساتھ ارتدادی فتنوں نے بھی سر اٹھائے۔ کبھی گوہر شاہی کے چیلوں نے ہنگامے کھڑے کیے تو کبھی کاذب شہباز نے امام مہدی کا دعویٰ کر دیا۔ ۱۹۷۴ء میں آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیئے گئے اقلیتی مرزائیوں نے اپنے آپ کو آج تک غیر مسلم تسلیم نہ کر کے انتہائی ڈھٹائی کا ثبوت دیا ہے اور اپنے آپ کو ہر موقع پر مسلم لکھ کر سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ فیصل آباد میں شہر کے مختلف علاقوں میں پلاننگ کے تحت چھوٹی چھوٹی قادیانی کالونیاں بنا کر رہائشیں اختیار کی جا رہی ہیں اور ان جگہوں پر پارٹیوں کی آڑ میں پاکستان کے قوانین کی خلاف ورزیاں کرتے ہوئے قادیانیت کی تبلیغ کی جا رہی ہے۔

چناب نگر سے قادیانیوں کو فیصل آباد کے مختلف علاقوں مسلم ٹاؤن، جھنگ روڈ، نعمت کالونی، مدینہ ٹاؤن، مانانوالہ، ملت ٹاؤن اور دیگر پوش آبادیوں میں بسایا گیا ہے۔ جہاں وہ پندرہ سے بیس گھروں پر مشتمل کمیونٹی بنا کر رہتے ہیں۔ بعض جگہوں پر موقع پا کر یہ تعداد اب ایک سو گھروں سے بھی بڑھالی گئی ہے۔ فیصل آباد کے مختلف علاقوں کے رہائشی قادیانی مرتدین کے بچے تعلیم حاصل کرنے کے لیے سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں کا رخ کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ یہ قادیانی کسی بھی ادارے میں اپنے آپ کو قادیانی نہیں لکھتے بلکہ مذہب کی جگہ پر اسلام لکھ کر دھوکہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ اس جرم پر تعزیراتِ پاکستان کی مختلف دفعات کے تحت کارروائی ہو سکتی ہے۔

فیصل آباد کا پنجاب میڈیکل کالج اپنے تعلیمی کیریئر کی بدولت پورے پاکستان میں شہرت رکھتا ہے۔ اس لیے یہاں طلبہ و طالبات ہوسٹل میں بھی قیام پذیر ہیں۔ تین ہفتے پہلے انکشاف ہوا کہ گزشتہ چند مہینوں سے پی ایم سی میں مرزائی

طلبہ وطالبات نے جھوٹی نبوت کا پرچار شروع کر رکھا تھا۔ کالج اور اس کے ہاسٹلز میں قادیانیت کی تبلیغ پر مبنی لٹریچر اور قادیانیوں کی طرف سے تحریف شدہ انگریزی ترجمہ تقسیم کیا گیا تھا اور پی ایم سی کے گرلز ہوسٹل میں دو طالبات ارتداد کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ جس پر پی ایم سی کے مسلم طلبہ وطالبات اور ان کے والدین میں تشویش کی لہر دوڑ گئی اور انھوں نے پی ایم سی انتظامیہ کو اپنی تشویش سے آگاہ کیا۔ خاتون ہوسٹل وارڈن نے کسی بھی ممکنہ ہنگامے سے بچنے کے لیے قادیانی طالبات کو وارننگ دی کہ وہ ایسی سرگرمیوں سے باز آجائیں۔ مگر کچھ دن گزرنے کے بعد معلوم ہوا کہ قادیانی طالبات نے اپنا کام دکھاتے ہوئے ان غریب طالبات کو رقم، بینک بیلنس اور سہانے مستقبل کا خواب دکھاتے ہوئے مرتد بنا دیا ہے۔

اس واقعے کے بعد مسلمان طلباء نے ختم نبوت کے عقائد پر مشتمل لٹریچر منگوایا اور ہاسٹل میں تقسیم کیا تاکہ قادیانیت کے مکروہ چہرے سے پردہ اٹھایا جاسکے۔ اور ایک پوسٹر جس پر شان ختم نبوت پر مبنی عبارات تھیں، ہاسٹل کے ابن سینا ہال میں لگا دیا۔ جو قادیانی غنڈہ گرد عناصر سے برداشت نہ ہوا اور ۶/جون کی رات یہ پوسٹر پھاڑ ڈالا گیا۔ جس پر مسلمان طلباء نے احتجاج شروع کر دیا۔ قادیانی طلبہ وطالبات نے ان مسلم طلبہ سے تصادم کی کوشش کی جو ناکام بنا دی گئی۔ بعد ازاں پرنسپل پروفیسر اصغر علی رندھاوا کے دفتر کا گھیراؤ پر کالج کی ڈسپلنری کمیٹی نے کالج اور ہاسٹل کے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی پر شر پسند قادیانی ۱۵ طالبات اور ۸ طلبہ کو کالج اور ہاسٹل سے نکالنے کے احکامات جاری کرتے ہوئے کالج ۷/جولائی تک بند کر دیا۔

خارج ہونے والوں میں فرسٹ ائیر کے ۵، سیکنڈ ائیر کے ۶، تھرڈ ائیر کے ۷، فورتھ ائیر کا ایک اور فائنل ائیر کے ۴ طلبہ وطالبات شامل ہیں۔ پرنسپل کی طرف سے جاری ہونے والے نوٹیفیکیشن کے مطابق فرسٹ ائیر کی طالبہ مریم مبارک رول نمبر ۷۶، ثناء نثار رول نمبر ۱۹۱، حمیرا اصدف ۴۰۶، منصورہ سحر ۳۷، اور انس، سیکنڈ ائیر کے کنول رحمٰن قیصرانی رول نمبر ۶۷، حنا منور باجوہ ۵۳، روبینہ اسلم ۱۰۵، شماصۃ العجز ۱۸۶، کاشف اور ہارون، تھرڈ ائیر کے زبیرہ نثار رول نمبر ۱۳۵، نوشین ظفر ۱۳۹، حباۃ القدیر ۱۴۱، احسان، حسن، ذکاء اللہ اور داؤد، فورتھ ائیر سے ذیشان جبکہ فائنل ائیر سے حباۃ الحمید، منصورہ اسماعیل، نبیلہ قدسیہ اور رابعہ شفیق کو غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے کالج اور ہاسٹل سے خارج کیا گیا ہے۔ طلبہ کے اخراج اور ۶/جون سے ۷/جولائی تک تعطیلات کے نوٹس کالج میں چسپاں کر دیئے گئے ہیں۔

پنجاب میڈیکل کالج سے غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ۲۳ مرزائی اسٹوڈنٹس کے اخراج کے بعد نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف فرٹیلائیزر انجینئرنگ جڑانوالہ روڈ میں بھی ۱۳ قادیانی طلبہ اور اساتذہ کی جانب سے مطالبہ کے بعد اٹھایا گیا۔ چند روز پیشتر مسلمان طلبہ نے ڈائریکٹر جاوید ربانی کو درخواست دی تھی کہ آئین پاکستان کے تحت ختم نبوت کے منکرین کو کافر سمجھتے ہیں اور ان کے ساتھ کھانا پینا اور میل ملاپ نہیں رکھنا چاہتے، اس لیے قادیانی طلبہ کا میس الگ کیا جائے۔ انسٹی ٹیوٹ کے اساتذہ نے بھی اس مطالبہ کی حمایت کی جس پر ڈائریکٹر این ایف سی انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ نے میس کے ٹھیکیدار کو قادیانی طلبہ کے برتن اور ٹیبل علیحدہ کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔

فیصل آباد کے دو تعلیمی اداروں میں محض ایک ہفتے کے دوران قادیانیوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے ہونے والا تعلیمی خلفشار سامنے آیا ہے۔ اگر اس حوالے سے وزارتِ تعلیم نے پالیسی نہ بنائی اور مذہب کے خانے میں صحیح مذہب لکھنے کی سختی سے پابندی نہ کرائی تو کوئی بڑا واقعہ بھی رونما ہوسکتا ہے۔

اِدھر قادیانی جماعت کی طرف سے ''جشن صدسالہ خلافت'' کے حوالے سے چنیوٹ اور چناب نگر کے علماء کرام نے کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے بھرپور اور منظم احتجاج کیا گیا۔ احتجاج اور مختلف اداروں کی رپورٹس کے بعد مولانا محمد الیاس چنیوٹی (ایم پی اے)، مولانا عبدالوارث، مولانا محمد حسین چنیوٹی، قاری شبیر احمد عثمانی، مولانا محمد مغیرہ، مولانا مسعود احمد سروری، قاری محمد یامین گوہر، مولانا غلام مصطفی سمیت تمام مکاتبِ فکر کے رہنماؤں نے اس سلسلے میں پرامن صدائے احتجاج بلند کیا کہ قادیانی صدسالہ تقریبات منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ علماء کرام کئی دفعہ حکام سے ملے، آخر کار ڈی پی او جھنگ نے ان تقریبات پر مکمل پابندی عائد کردی اور علماء کرام سے معاہدہ کیا کہ قادیانی کوئی سرگرمی نہیں کریں گے، ان کو پابند کردیا گیا ہے۔ چنانچہ ۲۶ اور ۲۷ رمئی کو پابندی پر عمل ہوا۔ پولیس دستے چناب نگر میں پوری طرح مستعد تھے لیکن ۲۶ رمئی کو بھاری نفری کے باوجود قادیانیوں نے ریلیاں نکالیں، کارنر جلسے کیے، پٹاخے چھوڑے اور ہوائی فائرنگ ہوتی رہی، خوشی کی جھنڈیاں لگائیں، بیج تقسیم کیے اور قانون نافذ کرنے والے تماشا دیکھتے رہے۔ اس صورتحال کی اطلاع حکام کو دی گئی تو روایتی ٹال مٹول سے کام لے کر وقت پاس کیا گیا۔ ۶ رجون کو جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر پر اجتماعی مشترکہ نمازِ جمعۃ المبارک ادا کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ جن افسران کی وجہ سے ایسا ہوا خصوصاً ڈی ایس پی چنیوٹ کو فی الفور تبدیل کیا جائے اور امتناع قادیانیت ایکٹ پر عمل درآمد کرایا جائے اور جشن صدسالہ کے حوالے سے خلاف ورزی کے مرتکب قادیانیوں کو گرفتار کیا جائے تاہم مقامی و ضلعی حکام خاموش ہیں اور تشویش بڑھتی جارہی ہے۔

ادھر جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں ۶ رجون کو قادیانیوں نے غیر قانونی اجتماع جمعہ اور تبلیغی سرگرمیاں منعقد کیں۔ پولیس نے علماء کرام کے احتجاج پر خورشید احمد ولد عبدالرحمٰن (نزد حسینیہ چوک) نامی قادیانی کو پکڑ کر چھوڑ دیا۔ مرکزی جامع مسجد جامعہ فاروقیہ کے مہتمم مولانا دُرِ محمد، مجلس احرار اسلام جتوئی کے امیر حافظ خدا بخش، ڈاکٹر عبدالرؤف اور دیگر حضرات نے اس صورت حال پر سخت احتجاج کیا اور کہا ہے کہ مناسب کارروائی نہ کی گئی تو ۱۳ رمئی جمعۃ المبارک کو سخت احتجاج کیا جائے گا۔ اور اگر اس دوران کوئی امن کا مسئلہ پیدا ہوا تو ذمہ داری قادیانیوں اور سرکاری حکام پر عائد ہوگی۔ اس طرح کی خبریں مختلف مقامات سے تادم تحریر موصول ہورہی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق مجلس احرار اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ کی سربراہی میں ایک سیل قائم کردیا ہے جو اس صورت حال پر نظر رکھے ہوئے ہے اور مسلسل مانیٹرنگ بھی ہورہی ہے۔ (مطبوعہ: ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی، ۱۸ رجون ۲۰۰۸ء)

قادیانی کے ہاتھوں قائدآباد میں معصوم بچے کا قتل اور احرار کے وفد کا دورہ

عبدالرشید ارشد

یوں تو قادیانیوں کی پوری تاریخ سامراجی قوتوں کی کاسہ لیسی اسلام و ملک دشمنی اور دہشت گردی سے بھری پڑی ہے لیکن ان حالات میں جب کہ قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے آنجہانی ہونے کے ایک سو سال بعد ''جشنِ صد سالہ خلافت'' کے نام پر دنیا بھر میں تقریبات کا اعلان کر رکھا ہے قائد آباد (ضلع خوشاب) کے قریب چک نمبر ۴۰/۳۹ ڈی بی تھانہ گنجیال میں ۱۴ رمئی کو تقریباً ۴ بجے شام گیارہ سالہ معصوم بچے عبدالرحمٰن کو ایک قادیانی نے بے دردی سے شہید کر دیا جس سے پورے علاقے میں سراسیمگی اور کشیدگی کی فضا بن گئی۔

تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے کہ چک نمبر ۴۰/۳۹ کا ایک غریب رہائشی مختار احمد جس نے اولادِ نرینہ کے لئے تیسری شادی کرائی اور اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے میں اس کو اکلوتا بیٹا عبدالرحمٰن عطا فرمایا، مختار احمد اپنے اکلوتے بیٹے کے جوان ہونے کے سہانے خواب دیکھ رہا تھا کہ ۱۴ رمئی کو بچہ گاؤں کی مسجد سے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کر کے نکلا اور سودا سلف لینے کے لیے دکان پر گیا جہاں اس کا گاؤں کے قادیانی رہائشی عبدالوحید کے بیٹے ''راش'' سے کسی بات پر معمولی جھگڑا ہوا۔ ''راش'' کے والد عبدالوحید نے بچوں کی لڑائی کا بہانہ بنا کر معصوم عبدالرحمٰن کو اس خوفناک طریقے سے اٹھا کر مارا کہ وہ جانبر نہ ہوسکا اور خالقِ حقیقی سے جاملا۔ یہاں افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اکثر قومی پریس نے اس کو رپورٹ نہیں کیا۔ اس کی ایک وجہ تو خوشاب کے قادیانی ڈی پی او ابوبکر خدا بخش بتائی جاتی ہے اور جوہر آباد کے بعض صحافی حتیٰ کے علاقے کے بعض مذہبی حلقے بھی اس صورتحال پر چُپ سادھے ہوئے تھے کہ تحریک ختم نبوت کے رہنما اور مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ اور مولانا محمد مغیرہ چناب نگر میں ''قادیانی جشنِ صد سالہ خلافت'' کے تناظر میں منعقدہ سیمینار میں شرکت کے بعد ۲۶ رمئی کو جوہر آباد پہنچے اور مختلف حلقوں سے صورتحال پر تبادلہ خیال کے بعد انھوں نے جوہر آباد کے مولانا مفتی زاہد محمود اور دیگر علماء کرام وحضرات کی موجودگی میں ایک بھرپور ''پریس کانفرنس'' سے تفصیلی خطاب کیا۔

ان کا کہنا تھا کہ قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی موت سے اب تک ایک سو سال گزر چکا ہے۔ اس پوری ایک صدی میں قادیانیوں نے جہاں جہاں مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو اسلام کے پردے میں چھپا کر

چلانا چاہا، ان کو مسلسل ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑا۔ انھوں نے کہا کہ دیگر غیر مسلم اقلیتوں یا غیر مسلموں کے ساتھ جھگڑے کی یہ کیفیت نہیں، کیونکہ قادیانی دستور میں اپنی طے شدہ حیثیت تسلیم کرنے سے مسلسل انکاری ہیں، اپنے بارے میں اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں سے اعلانیہ انحراف کرتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمانوں اور اسلام کا نمائندہ ظاہر کر کے اسلام کو ہی زک پہنچا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ایوانِ صدر کی کمین گاہوں میں اب بھی قادیانی چھپ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور ڈاکٹر مبشر احمد، چودھری طارق عزیز اور بریگیڈیئر نیاز (ر) جنھوں نے گزشتہ سالوں میں جس طرح اِس فتنۂ اِرتداد کو ''پرموٹ'' کیا ہے، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، اِس حوالے سے ایک خصوصی مشاورتی اجلاس میں عبداللطیف خالد چیمہ کو بتایا گیا کہ ضلع خوشاب ایٹمی تنصیبات کے حوالے سے ایک حساس ایریا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے روڈ سروے کے نام پر ایک غیر ملکی این جی او نے اس علاقے کا وزٹ کیا اور حساس مقامات بھی ان کی دسترس سے باہر نہ رہے۔ اس این جی او کی سرگرمیاں اخلاقی اعتبار سے بھی سخت قابلِ اعتراض تھیں، فحاشی اور بدکاری کے لیے ماحول بنانا اور گمراہ کرنا اس این جی او کا خاص ہدف تھا۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ ضلع خوشاب میں سکریسر ریڈار (secracor ridar) اور اٹامک پراجیکٹ سمیت تین ایسی جگہیں ہیں جو جوہری توانائی کے حوالے سے بہت ہی اہم سمجھی جاتی ہیں جبکہ ان علاقوں میں قادیانی سرگرمیاں بھی بڑھتی جا رہی ہیں اور قادیانی خاص طور پر یہاں آباد کئے جا رہے ہیں، اس اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا کہ مظفر گڑھ روڈ پر اٹامک پرجیکٹ کے قریب جوہرآباد سے ۱۵ کلومیٹر باہر قادیانیوں نے ''مسجد'' کی شکل پر اپنی عبادت گاہ بنا رکھی ہے جہاں تواتر کے ساتھ قادیانی میٹنگز ہوتی ہیں (M.T.A) قادیانی ٹی وی چینل کی نشریات بھی دکھائی جاتی ہیں، ''مجوکہ پنڈ'' خاص طور پر مرزائیوں کا مشہور مرکز ہے جو مرزائی ارتدادی اڈہ کی شکل اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ بہت سی سرگرمیوں کو جہانگیر جوئیہ ایڈووکیٹ جس نے انگلینڈ میں سیاسی پناہ بھی لے رکھی ہے اور وکالت کا چیمبر بھی اس کا ہے وہ قادیانی سرگرمیوں کو سپانسر کرتا ہے۔ اسی اجلاس میں بتایا گیا کہ محکمہ تعلیم کی ڈی ای او عذرا پروین جو سکہ بند قادیانی ہے، وہ اپنے اثر ورسوخ کو قادیانیت کی تبلیغ کے لیے استعمال کرتی ہے۔ بتایا گیا کہ ڈی پی او جو کچھ عرصہ پہلے بھکر میں تعیناتی کے بعد وہاں کے لوگوں کے احتجاج پر چارج نہ لے سکے۔ انھوں نے بعض صحافیوں سمیت کئی حلقوں کو اپنی گرفت میں کر رکھا ہے، جس کی وجہ سے بڑھتی خطرناک قادیانی سرگرمیاں بے نقاب نہیں ہو پا رہیں اور عبدالرحمٰن کی شہادت کے واقعہ پر بھرپور احتجاج کے نہ ہونے کی بھی یہی وجہ بتائی جاتی ہے، تاہم مجلس احرارِ اسلام کے اس وفد کی آمد سے صورتحال میں تبدیلی واقع ہوئی اور صحافیوں سمیت دیگر حلقوں کی حوصلہ افزائی بھی ہوئی اور جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے جس شرح صدر اور تفصیل وجرأت کے ساتھ بات چیت کی۔ اس سے میڈیا سے وابستہ افراد کو آگاہی بھی ہوئی اور بعض حلقوں کو اس پر گفتگو کا حوصلہ بھی مل گیا۔ انھوں نے صحافیوں کے سوالات کھلے دل سے سُنے اور استدلال کے ساتھ ان کی نہایت خوشگوار ماحول میں تشفی بھی کی۔ یہ پریس کانفرنس خود ایک تقریب کی شکل اختیار کر گئی۔ بعد ازاں اس پورے وفد نے ''النور ٹرسٹ'' کا دورہ کیا اور یہاں سے فارغ ہو کر عبداللطیف خالد چیمہ

چناب نگر (ربوہ) کی جامع مسجد احرار کے خطیب مولانا محمد مغیرہ، ہیومن رائٹس فاونڈیشن پاکستان کے رکن شاہد حمید، شُبان ِاحرار کے محمد قاسم چیمہ وقوعہ کے مقام پر پہنچنے کے لیے قائد آباد روانہ ہوگئے، جہاں مجاہد ختم نبوت جناب غازی سید اطہر شاہ گولڑوی اور ان کے رُفقاء نے ان کا بھرپور اور پرجوش خیر مقدم کیا۔ نماز عصر کے بعد مکی مسجد جوہر آباد میں مقامی علماء کرام اور دینی جماعتوں کے کارکنوں اور صحافیوں سے چیمہ صاحب نے خطاب کیا اور اس صورتحال پر تشویش ظاہر کی کہ مقامی حلقوں کی جانب سے نہ تو اس حساس مسئلہ پر مؤثر احتجاج ہوا ہے اور نہ ہی میڈیا کے ذریعے مناسب آگاہی دی گئی ہے۔

جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے علماء کرام سے ضروری مشاورت کے بعد ایک قافلے کے ساتھ وقوعہ والے چک ۴۰/۳۹ کا رُخ کیا اور آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد وہاں پہنچے تو احباب منتظر تھے۔ نماز مغرب کے بعد قبرستان میں شہید عبدالرحمٰن کی قبر پر حاضری دی اور تفصیلی احوال معلوم کرتے ہوئے سیدھے شہید کے والد کے گھر تعزیت کے لیے پہنچے۔ ایجنسیوں کے اہل کار اس گاؤں تک بھی پہنچے ہوئے تھے، جو ساتھ ساتھ رپورٹ مرتب کر رہے تھے۔ شہید کے والد واعزہ اور دیگر حضرات نے ساری صورتحال تفصیل سے بیان کی اور شہید کے والدِ گرامی دھاڑیں مار کر رونے لگے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے انصاف کے علاوہ کچھ نہیں چاہیے، ماحول بہت غمزدہ ہوگیا۔ شہید کے والد نے کہا کہ مجھے سکون اس دن ملے گا جس دن میرے معصوم بچے کا قاتل پھانسی کے پھندے پر لٹکے گا۔ میرے بچے کے ساتھ مرزائی بچہ جھگڑ پڑا، ایسا ہو ہی جاتا ہے لیکن عبدالوحید قادیانی نے جو ظلم کیا اس کا کوئی جواز نہ تھا۔ مہمانوں کی آمد پر وہ اور اہل دیہہ بہت خوش ہوگئے اور دعائیں دیتے رہے۔ مختار ایک غریب فیملی کا سربراہ ہے جبکہ مرزائی کھاتے پیتے ہیں۔ ماحول کو مرعوب کرنے کے لیے وہ اعلیٰ مرزائی افسران کا نام بھی استعمال کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مقدمہ بروقت درج ہوگیا اور تھانہ گنجیال قائد آباد کی پولیس نے ایف آئی آر کے مطابق مقدمہ نمبر ۱۳۲ کے تحت بروقت کارروائی کر کے ملزم عبدالوحید کو گرفتار کر لیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حالات بگڑ بھی سکتے تھے۔ محترم چیمہ صاحب نے ان کے گھر پر تعزیت کے موقع پر ان کو بتایا کہ پورے ملک میں اِس مسئلہ پر تشویش پیدا ہوئی ہے اور ہم سب لوگ اس مسئلہ پر آپ لوگوں کے ہر طرح سے ساتھ ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد عبداللطیف خالد چیمہ اور مولانا محمد مغیرہ نے گاؤں کی مسجد میں نمازیوں سے خطاب کرتے ہوئے اِس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ پولیس نے بروقت مقدمہ درج کر کے علاقے کے امن کو بچالیا ہے، ہمیں قانون کے مطابق انصاف درکار ہے۔ اگر ڈی پی او خوشاب سمیت کسی قادیانی یا قادیانی نواز افسر نے مقدمہ کی کارروائی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی تو ہم مزاحمت کریں گے۔ احرار رہنماؤں کے اس دورے سے سرکاری انتظامیہ قدرے پریشان دکھائی دے رہی تھی۔

قائد آباد کے اس دورے کی دعوت مجاہد ختم نبوت غازی سید اطہر شاہ گولڑوی نے دی تھی اور اس کو منظّم کرنے میں محترم محمد الطاف ورک اور احسان اللہ صدیقی (جو روزنامہ ''اسلام'' سے وابستہ ہیں) نے بڑی محبت فرمائی۔ قلندر و غازی سید اطہر شاہ گولڑوی اُن کے علاوہ جمعیت علماءِ اسلام کے رہنما مفتی عبدالصمد اور قاری منیر احمد اور ان کے خاندان کے دیگر

افراد متعدد دیگر علماء کرام اور دینی کارکنوں نے اس وفد کی بھرپور پذیرائی اور میزبانی کی۔ مجاہد ختم نبوت غازی سید اطہر شاہ گولڑوی جن کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ تحت ہزارہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں مسجد گلزارِ مدینہ نامی مسجد جو بیس سال سے مسلمانوں کے پاس تھی اس پر علاقے کے بااثر قادیانیوں نے قبضہ کرلیا جس پر سید اطہر شاہ گولڑوی نے عدالتی چارہ جوئی کے ذریعے ہائی کورٹ تک عدالت میں قادیانیوں کو شکست سے دوچار کیا۔ بااثر قادیانیوں کو یہ اللہ کا بندہ بری طرح کھٹکتا تھا جس پر ۱۰ر نومبر ۲۰۰۰ء کو انھوں نے ان کو اغوا کرلیا اور زبان کاٹ دی۔ مرزائی کہنے لگے کہ مرزا قادیانی کا اقرار کرلو تو تمھیں چھوڑتے ہیں۔ شاہ صاحب نے یقین کرلیا کہ آخری وقت ہے، لہٰذا پوری قوت سے ''نعرۂ تکبیر'' بلند کیا اور اردگرد آواز پہنچی تو لوگوں نے دیوار توڑ کر ان کو نکالا۔ اگر لوگ بروقت نہ پہنچتے تو مرزائی صف میں لپیٹ کر جلانے لگے تھے، ان کے دماغ کا مغز نکل کر ان کے بالوں میں تھا۔ لوگ ان کو فیصل آباد الائیڈ ہسپتال لے گئے، جہاں وہ تقریباً ایک ماہ ''قومے'' میں رہے۔ مہینے کے بعد ہوش آیا اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ اب یہ معذوری کی حالت میں ہیں، بعدازاں وہ قائد آباد منتقل ہوگئے اور ختم نبوت کے کام کے لیے تن تنہا سرگرم کردار ادا کرنے لگے۔ مرزائی اور مرزائی نواز یہاں بھی انھیں راستے سے ہٹانے کی منصوبہ بندی کرنے لگے، لیکن معذوری کے باوجود اللہ کا یہ بندہ جما اور ڈٹا رہا۔

اِن کی داستان ایک مستقل موضوع ہے کہ قادیانیوں نے کس طرح ظلم کا شکار کیا اور بعض جھوٹے مقدمات میں الجھانے کی کوشش بھی کی گئی، توکل اور جرأت و بہادری کا پیکر ہیں اور صرف ایک ہی دھن سوار ہے کہ جناب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو للکارتا اور قادیانیوں کو بے نقاب کرتا رہوں۔ اس قلندر کی مسلسل محنت کے بعد اب علماء کرام کے حلقوں میں اس کی آواز سنی جاتی ہے۔ وہ عقیدۂ ختم نبوت اور منصبِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کی جدوجہد سے کسی طور دستبردار ہونے کو تیار نہیں۔ اپنے ذاتی حالات، گردوپیش کی گھمبیر صورتحال اور معاشی پریشانی کے باوجود گھر چھوٹے بچوں اور اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر پورے علاقے میں ایک حلقہ تیار کرچکے ہیں، جو ان کے بعد بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اس مشن کی آبیاری کرتا رہے گا۔

چیمہ صاحب کے دورے کے بعد روزنامہ ''اُمت'' کراچی اور بعض دیگر اخبارات میں اِس حوالے سے صدائے بازگشت سنی اور پڑھی گئی ہے، اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک گیر سطح پر تحفظِ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتیں ادارے اور شخصیات اِس مقدمہ کی طرف خصوصی توجہ دیں اور ضلع خوشاب میں تحریک ختم نبوت کو منظّم کرنے کے لیے علاقائی سطح پر دینی جماعتیں اور مذہبی حلقے سرجوڑ کر بیٹھیں اور اگر ممکن ہو ''توکل جماعتی مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت'' کی طرز پر مشترکہ پلیٹ فارم تشکیل دیا جائے جو نہ صرف اس مقدمہ کی پیروی اور صورتحال پر پوری نظر رکھے تاکہ کوئی خفیہ ہاتھ اپنا وار نہ کرسکے نیز ضلع خوشاب میں بڑھتی ہوئی قادیانی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کا جائزہ لے کر مؤثر لائحہ عمل اختیار کیا جائے اور پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا تک رسائی حاصل کرکے حالات کی حقیقی تصویر عوام الناس کے سامنے لائی جائے۔

قادیانی ریشہ دوانیوں میں مذموم اضافہ
سردار عتیق اور پیر عتیق کو متحد ہو کر اس فتنے کی سرکوبی کرنا چاہیے

سلطان سکندر
(آزاد کشمیر)

''ہر کہ دانا کند، کند ناداں، ولیک بعد از خرابیِ بسیار'' کی بجائے ''دیر آید درست آید'' کے مصداق آزاد کشمیر کی حکومت نے بالآخر وی آئی پی ضلع کوٹلی میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں اور نئے عبادت خانوں کی آڑ میں الحاد اور کفر کے اڈے اور اسلام دشمن سازشوں کے مراکز کی تعمیر کا نوٹس لے لیا ہے۔ بھابڑا میں مرتد خانہ گرا دیا گیا جب کہ بڑالی میں اس کی تعمیر روک دی گئی۔ فوجداری مقدمات درج کر لیے گئے۔ ایک ملزم کی گرفتاری کے بعد باقی روپوش ہو گئے جب کہ ان کے سرغنے بدستور دندناتے پھر رہے ہیں، جنھیں بے پناہ اثر ورسوخ کی وجہ سے سرکاری افسروں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ چنانچہ انجمن تاجران کوٹلی نے قادیانیوں کے بعض سرکاری افسروں سے قریبی رابطوں پر گہری تشویش کا اظہار کر دیا ہے۔ یہ حسنِ اتفاق ہے کہ جس روز قادیانی مراکز کے خلاف حکومتی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اسی دن ''تیز رفتار'' وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار عتیق احمد خان کوٹلی کے دورے پر تھے اور حکومتی حلیف جمعیت علماء جموں وکشمیر کے صدر اور قانون ساز اسمبلی کے ممبر مولانا پیر محمد عتیق الرحمٰن ہانڈی عباس پور میں جماعت اہل سنت جموں وکشمیر کے امیر مفتی محمد حسین چشتی کے دارالعلوم سنی حنفی کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت میں خطاب کرنے کے بعد علماء کرام کی ایک جماعت کے ساتھ تتہ پانی کے علاقے سے جو مذموم قادیانی ریشہ دوانیوں کا ایک عرصہ سے مرکز چلا آ رہا ہے، گزرتے ہوئے کوٹلی پہنچ چکے تھے۔ جہاں انھوں نے میٹنگ کر کے قادیانی فتنے کی سرکوبی کے لیے کوٹلی میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا۔ یہ دو حکومتی اور مذہبی شخصیات کی خوشامد کی بات نہیں بلکہ فضیلت اور حقیقت کا اظہار ہے کہ عتیق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے، جنھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے پہلے دشمن مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کا شرف حاصل ہے۔ آزاد کشمیر میں یہ دونوں عتیق صاحبان باہم مل کر قادیانی فتنے کی سرکوبی کریں۔ ایک حکومتی اور دوسرے مذہبی پلیٹ فارم پر، تو اس کے دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔

''مجاہد اوّل'' سردار محمد عبدالقیوم خان کے دورِ صدارت میں ۱۸/اپریل ۱۹۷۳ء کو قانون ساز اسمبلی کے اجلاس منعقدہ میرپور میں باغ سے ممبر اسمبلی میجر (ر) سردار محمد ایوب خان جو ۸۵ء تا ۹۰ء اسمبلی کے سپیکر بھی رہے اور ۲۰۰۵ء کے قیامت خیز زلزلے کے دوران شہید ہوئے، کو یہ قرارداد پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہوا، جو متفقہ طور پر منظور کر لی گئی تھی اور اس قرارداد میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس وقت بھی پاکستان میں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ مرکز نے قرارداد پر عمل درآمد روکنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ ایوانِ صدر نے مظفرآباد کے خلاف پانی اور بجلی کی بندش کے حربے آزمائے گئے جس کے خلاف آزاد کشمیر کی سیاسی قیادت نے صدائے احتجاج بلند کی تو پاکستان سے بھی اس کی بھرپور تائید کی گئی۔ چنانچہ مرکز کو سردار قیوم کی صدارت کو بادلِ نخواستہ برداشت کرنا پڑا اور پھر ۱۹۷۴ء میں پاکستان میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں کی طرف سے مسلم طلبہ پر حملے کے بعد پاکستان کے طول و عرض میں ختم نبوت کی تاریخ ساز تحریک چلی۔ دارالعلوم بنوری ٹاؤن کراچی کے مہتمم مولانا محمد یوسف بنوری، مجلس عمل تحریک ختم نبوت کے صدر اور مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی نائب صدر اور روحِ رواں تھے۔ مولانا نیازی کو پچاس کی دہائی میں تحریک ختم نبوت میں حصہ لینے کی پاداش میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے ساتھ فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ راجہ محمد ظفرالحق مجلس عمل کے قانونی مشیر تھے۔ اس تحریک کے نتیجے میں اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا دیرینہ عوامی اور قومی مطالبہ تسلیم کر لیا جو ان کے لیے یقیناً توشۂ آخرت بنے گا جب کہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کرنے کی سعادت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کو حاصل ہوئی تھی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اور آج پھر تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ مرکز میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور آزاد کشمیر میں سردار قیوم کے فرزند ارجمند وزیراعظم ہیں اور مولانا نورانی کے قریبی ساتھی مولانا پیر محمد عتیق الرحمٰن قادیانی فتنے کی سرکوبی کے لیے میدانِ عمل میں ہیں۔ وہ گزشتہ اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف اور موجودہ اسمبلی میں توہین رسالت کے لیے متفقہ قراردادیں منظور کرا چکے ہیں لیکن قادیانی مسئلہ پر حکومت اور حکومتی حلیف جماعت کے درمیان مشاورت اور تال میل کا فقدان ہے۔ اس لیے پیر محمد عتیق الرحمٰن نے آزاد جموں و کشمیر کے صدر اور وزیراعظم سے اس حوالے سے رابطہ کرنے کی بات کی ہے۔ وزیراعظم آزاد کشمیر جب مذہبی جماعتوں کو اپنا حلیف قرار دیتے ہیں تو قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں سے بڑھ کر کونسا مسئلہ ہوگا، جس پر انھیں ان سے مشاورت کرنی چاہیے۔ کوٹلی اور بھمبر آزاد کشمیر کے وی آئی پی اضلاع ہیں۔

کوٹلی سے گزشتہ پندرہ سال کے دوران سردار سکندر حیات خان آزاد کشمیر کے صدر اور وزیر اعظم رہے جب کہ موجودہ دور میں سینئر وزیر اور قائم مقام وزیر اعظم ملک محمد نواز کا تعلق اسی ضلع سے ہے بلکہ ان کے حلقہ انتخاب میں تتہ پانی کا علاقہ قادیانی ریشہ دوانیوں کا گڑھ ہے، جہاں قادیانی بے روزگار نوجوانوں کو بیرون ملک بھجوانے کا جھانسہ دے کر اس کا دین وایمان لوٹنے کی سازشیں کر رہے ہیں لیکن اس بارے میں ماضی وحال کے حکمرانوں کی معنی خیز خاموشی سیاسی مصلحتوں کی غمازی کرتی ہے۔ صدر راجہ ذوالقرنین کے ضلع بھمبر کا صدر مقام بھی قادیانی ریشہ دوانیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ پیر عتیق الرحمٰن نے حال ہی میں بھمبر میں اپنے جماعتی پلیٹ فارم پر ختم نبوت کانفرنس منعقد کر کے حکمرانوں کو لمحہ فکریہ فراہم کیا ہے۔ کوٹلی مساجد کا شہر ہے بلکہ ضلع ہے جسے ''مدینۃ المساجد'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عدیم النظیر مساجد درس شریف آ گہار کے روحانی پیشوا حضرت قاضی صاحب کی دلچسپی اور ذوق کی مظہر ہیں۔ پاکستان کی طرح آزاد کشمیر میں بھی قادیانی حکومتی سطح پر بڑے اثر ورسوخ کے حامل رہے ہیں، لیکن قادیانی ریشہ دوانیوں کی سرکوبی ملتِ اسلامیہ کے دین وایمان کا معاملہ ہے۔ کوٹلی میں مجلس ختم نبوت بھی قادیانیوں کے تعاقب کے لیے خاصی متحرک ہے۔ وزیر اعظم آزاد کشمیر کو اپنے عظیم والد اور اپنے نام کی لاج رکھتے ہوئے کوٹلی اور بھمبر کے اضلاع میں قادیانی فتنے کی سرکوبی آہنی ہاتھ سے کرنا ہوگی۔ محض قادیانی مرتد خانوں کی نئی تعمیرات پر پابندی کافی نہیں۔

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل اگر کوئی عمل دفتر میں ہے

(روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور، ۱۲؍جون ۲۰۰۸ء)

قارئین متوجہ ہوں

قارئین کی طرف سے اکثر یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہمیں سالانہ چندہ ختم ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور رسالہ بند کر دیا گیا ہے۔ اس شکایت کے ازالے اور قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتا کے اوپر مدت خریداری درج کر دی گئی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ درج شدہ مدت کے مطابق اپنا سالانہ چندہ ارسال کر کے اگلے سال کی تجدید کرا لیں۔ اکثر قارئین کا زرتعاون سالانہ مئی اور جون ۲۰۰۸ء میں ختم ہو چکا ہے، انہیں جولائی ۲۰۰۸ء کا شمارہ پھر بھی ارسال کیا جا رہا ہے۔ براہِ کرم ماہ جولائی میں ہی اپنا سالانہ زرِ تعاون ۲۰۰ روپے ارسال فرما دیں۔ بصورت دیگر آئندہ شمارے کے لیے معذرت! (سرکولیشن منیجر)

حافظ عبدالرشید چیمہ رحمتہ اللہ علیہ
چند یادیں، چند باتیں

حافظ حبیب اللہ چیمہ

دنیا میں ہر انسان جانے کے لیے ہی آتا ہے، مگر وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی زندگی گزار کے جاتا ہے، ایسے انسانوں کے وجود سے دنیا جو خالی ہوتی ہے تو بس خالی ہی ہوتی جا رہی ہے اور اسی کا نام قحط الرجال ہے۔ یہ لوگ بقول حضرت عیسیٰ علیہ السلام ''زمین کا نمک ہوتے ہیں۔'' زمین سے انسان کی زندگی کا جوہر ''پانی'' نکلتا ہے اور اگر پانی نمک سے خالی ہو تو انسان کی حیات نہیں ممات کہلائے گا۔ حضرت حافظ عبدالرشید چیمہ رحمتہ اللہ علیہ بھی بلاشبہ دھرتی کا نمک تھے، آپ نے انسانیت کی خدمت میں ایسی مثال قائم کی کہ ایک سال گزر جانے کے باوجود ابھی تک لوگ اپنے مسیحا کو تلاش کر رہے ہیں۔

حضرت حافظ عبدالرشید ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوئے، آپ کے والد حاجی رحمت خاں چیمہ چیچہ وطنی کے نواحی گاؤں بستی سراجیہ کے معروف زمیندار تھے۔ آپ کے دادا حاجی غلام نبی چیمہ ایک خدا ترس اور نیک صالح انسان تھے، ان کا تعلق خانقاہ سراجیہ (کندیاں شریف) کے بانی حضرت مولانا احمد خاں رحمتہ اللہ علیہ سے تھا۔ گاؤں کے سکول سے پرائمری پاس کرنے کے بعد آپ کے دادا حاجی غلام نبی نے دینی تعلیم کے لیے آپ کو مولانا غلام محمد رحمتہ اللہ علیہ کی مشاورت سے حضرت حافظ احمد الدین رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں داد ڑہ بالا (ہڑپہ) بھیج دیا۔ ۱۹۴۱ء میں آپ کے دادا حاجی غلام نبی چیمہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو گھر میں مذہبی جوش و جذبہ ماند پڑنے لگا، لیکن حافظ عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہ کے سینہ میں مذہبی لگن گھر کر چکی تھی۔ جس کے لیے آپ گھر سے بھاگ کر مختلف مقامات پر دینی تعلیم حاصل کرتے رہے، جن میں مرشد آباد ضلع بھکر، کندیاں شریف، کچا کھوہ کے قریب موضع دولت پور، داد ڑہ بالا (ہڑپہ) جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ چیچہ وطنی قابل ذکر ہیں۔ آپ خود بتایا کرتے تھے کہ دوران تعلیم اکثر روٹی کے خشک ٹکڑے پانی میں بھگو کر کھاتا رہا ہوں اور مرشد آباد سے بھکر ریلوے اسٹیشن تک تقریباً ۴۰ کلومیٹر پیدل سفر کرنا پڑتا تھا۔

دینی تعلیم سے فراغت کے بعد مولانا غلام محمد رحمتہ اللہ علیہ سے طب یونانی کی تعلیم حاصل کی اور قومی طبی بورڈ اسلام آباد سے ڈپلومہ حاصل کیا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد خانقاہ باگڑ سرگانہ کے سجادہ نشین اور خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

کے فیض یافتہ حضرت حاجی جان محمد رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے کہ آپ کے مرشد حضرت مولانا احمد خاں رحمتہ اللہ علیہ نے ضلع ملتان، ضلع ساہیوال اور ضلع فیصل آباد میں اپنے مُریدین اور حلقہ احباب کی اصلاح اور روحانی تربیت کے لیے آپ کو مقرر کیا ہوا تھا۔ حضرت حاجی جان محمد رحمتہ اللہ علیہ نے حافظ عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہ کی خوب سے خوب تر تربیت کی اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں سلوک کی منازل تیزی سے طے کروائیں۔ حضرت حاجی جان محمد رحمتہ اللہ علیہ کے حافظ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نام لکھے گئے مکتوبات شریف سے بھی پتا چلتا ہے کہ حضرت حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ، حضرت حافظ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے انتہائی اُنس و محبت رکھتے تھے اور سلوک کی منازل طے کرانے کے بعد حضرت حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں خلافت بھی عطا فرمائی تھی۔

۱۹۶۲ء میں حضرت حاجی جان محمد رحمتہ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد آپ نے حضرت حاجی جان محمد رحمتہ اللہ علیہ کے مرشد حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے تجدید بیعت کر کے دوبارہ سلوک کی منازل طے کیں اور حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ نے بھی آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ اس کے باوجود آپ نے آنے والے ساتھیوں کا خانقاہ شریف سے ہی تعلق جوڑا اور سب حضرات کو حضرت خواجہ صاحب سے بیعت کروایا۔ آپ درحقیقت فنا فی الشیخ تھے اور خودنمائی سے ہمیشہ بچتے ہی رہتے تھے۔ آپ نے تمام عمر خدمت خلق میں گزار دی۔ خدمتِ دین کے ساتھ ساتھ شعبہ طب میں بھی عوام کی خدمت جاری رکھی۔ آپ کے مطب ''سراجیہ دواخانہ'' پر ہر وقت مریضوں کا رش لگا رہتا تھا۔ ہر مریض کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آتے تھے۔ اکثر مریض علاج کے ساتھ ساتھ اپنے گھریلو مسائل میں مشورے بھی کرتے تھے۔ آپ مریضوں سے معمولی رقم وصول کرتے اور فرماتے تھے کہ مریض سے زیادہ پیسے لینے کی مجھ میں ہمت و جرأت نہیں ہے۔ ایک بار فرمایا کہ اللہ پاک نے مجھ پر اتنا کرم کیا ہوا ہے کہ اگر میں کستوری کی جگہ مٹی کی چٹکی بھی دے دوں تو بھی گاہک اعتماد کرلے گا۔

۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختم نبوت میں آپ نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی چناب نگر میں سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس میں ہر سال شرکت کرتے اور فرماتے تھے کہ کانفرنس سے واپسی پر گھر پہنچنے سے پہلے ہی وہاں کی حاضری کی۔ قبولیت کا پتا چل جاتا ہے، ضلع ساہیوال میں جمعیت علماء اسلام کے بانی اراکین میں سے تھے اور آخر وقت تک جمعیت علماء اسلام سے وابستہ رہے۔ ملکی حالات میں نشیب و فراز آئے، جمعیت علماء اسلام کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کیا گیا تو مقامی لوگ بھی جمعیت چھوڑ کر اِدھر اُدھر چلے گئے تو اس وقت بھی حافظ عبدالرشید نے جماعت کا پرچم بلند رکھا اور اس پر کوئی آنچ نہ آنے دی۔ آپ ضلع ساہیوال میں دینی تحریکوں خصوصاً تحریک ختم نبوت کی آبیاری اپنے لیے فرض عین سمجھتے تھے اور اس کے لیے کبھی پیچھے نہیں رہے۔

۱۹۸۰ء میں عالم اسلام کی مایہ ناز مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند (انڈیا) کے صد سالہ جشن میں اپنے شیخ حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ کی معیت میں حاضری دی۔ آپ نے ۱۹۵۰ء میں اپنے گاؤں میں ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی جس کا نام حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت سے مدرسہ عربیہ رحیمیہ رکھا۔ جہاں قرآنی علوم کے ساتھ ساتھ ضروری دنیاوی تعلیم کا

بھی انتظام ہے۔اسی مدرسہ میں مجلس احرارِ اسلام کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ بھی پڑھاتے رہے ہیں۔ حضرت پیر جی فرماتے ہیں جب راقم (حبیب اللہ) پیدا ہوا تو حافظ جی اُٹھا کر میرے پاس لائے اور کہا کہ شاہ جی اسے گھٹی دیں۔ میں نے اصرار کیا کہ آپ خود ہی گھٹی دیں لیکن حافظ جی نہ مانے اور میری گود میں ڈال دیا۔اس طرح راقم (حبیب اللہ) کو گھٹی حضرت پیر جی نے دی۔ جب کہ میرا نام حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ نے رکھا۔حافظ عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہ میرے باپ ہونے کے ساتھ ساتھ میرے اُستاد، میرے دوست اور میرے شیخ کی عدم موجودگی میں میرے شیخ بھی تھے۔میری تربیت میں انھوں نے اِن چاروں رشتوں کو مدنظر رکھا اور اِن چاروں حوالوں سے مجھے کوئی کمی نہ آنے دی۔وہ مجھ سے ایسی گفتگو بھی کر لیتے تھے جو شاید گہرے دوست بھی آپس میں نہ کرتے ہوں۔ مجھے جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخل کروایا تو ہر ہفتے کی صبح خود ساہیوال چھوڑ کر آتے اور جمعرات کو ساہیوال سے لے کر آتے تھے۔قرب وجوار میں جہاں کہیں کوئی بزرگ تشریف لاتے تو اکثر مجھے ساتھ لے کر جاتے تھے۔بالخصوص پیرومرشد حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ لاہور سے ملتان تک کسی بھی شہر کمالیہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ، فیصل آباد تشریف لاتے تو ابا جی رحمتہ اللہ علیہ وہاں ضرور حاضر ہوتے اور اکثر مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔

۱۹۸۰ء سے پہلے حجاج کرام کے جہاز کراچی آتے تھے تو حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ کی حج سے واپسی پر استقبال کے لیے جاتے ہوئے متعدد بار میں بھی ساتھ گیا۔ جہاں دیگر احباب اور بزرگوں کے علاوہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی میزبانی کا منظر آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے۔آپ ہر سال ماہ رمضان المبارک کا کم وبیش آخری عشرہ خانقاہ سراجیہ گزارتے تھے اور عیدالفطر ہمیشہ آپ نے خانقاہ شریف میں کی۔اپریل ۲۰۰۳ء میں جب فالج کا حملہ ہوا اور چلنے پھرنے سے بالکل معذور ہو گئے۔ بیماری کے بعد پہلی عیدالفطر آئی تو عید کے روز بلند آواز سے رونے لگ گئے اور فرمایا کہ یہ میرے غرور کی وجہ سے ہوا کہ میں نے سوچ رکھا تھا کہ کوئی بھی عیدالفطر گھر نہیں کروں گا۔عید کے روز اپنے شیخ حضرت خواجہ صاحب سے فون پر بات کی تو یہی عرض کیا اور معذرت کی کہ عید پر خانقاہ شریف حاضر نہیں ہوسکا۔معاملات میں اس قدر فکر مند تھے کہ جب فالج کا حملہ ہوا تو فوراً مجھے فرمایا کہ فلاں جگہ الگ الگ رقم پڑی ہوئی ہیں وہ لے کر آؤ۔ جب میں لے کر حاضر ہوا تو سب کی تفصیل بتائی کہ یہ مسجد، مدرسہ اور فلاں فلاں حساب ہیں، اسے سنبھال لو۔اس کے بعد نمازِ فجر ادا کی اور بعد میں علاج معالجہ شروع ہوا، بیماری کے بعد بھی باقاعدگی سے مطب پر تشریف لائے اور گھر اور مطب پر مریضوں کا جسمانی اور روحانی علاج فرمایا کرتے تھے۔چلنے پھرنے سے قاصر تھے اور دو آدمی اُٹھا کر گاڑی میں بٹھاتے اور نیچے اُتارتے تھے۔اس حالت میں بھی ۵،۶ گھنٹے تک مطب پر مریضوں کو چیک کرتے تھے اور دائیں ہاتھ سے خود نسخہ لکھ کر دیتے تھے۔ بیماری کے بعد دو چیزوں کی خواہش کا اظہار فرماتے۔ایک خانقاہ سراجیہ کی حاضری اور دوسری ادائیگی عمرہ کے لیے سعودی عرب کا سفر۔اکثر دوست احباب اور علماء کرام ملنے آتے تو اُنہیں دعا کے لیے کہتے اور ساتھ یہ بھی کہتے کہ دعا کرنے کا فائدہ تب ہے جب مجھے بھی پتہ چلے۔حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری صاحب کو اکثر عرض کرتے کہ شاہ جی جب آپ دعا کرتے ہیں، تو مجھے آپ کی توجہ اور دعا کے اثر کا پتہ چل جاتا ہے۔سفر عمرہ کے سلسلہ میں فرمایا کہ میں نے عمرہ کے لیے رقوم کا بندوبست کیا ہوا ہے، کسی پریشانی کی ضرورت نہیں۔

محترم بھائی حاجی عبداللطیف صاحب اور میرے بارے میں فرمایا کہ تم دونوں تو پہلے ہی عمرہ کر چکے ہو۔محترم بھائی جاوید اور ہمشیر صاحبہ نہیں گئی تھیں۔فرمایا کہ میری نیت ہے کہ تمہاری والدہ، جاوید اور بیٹی کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔میں نے اُداس نظروں سے آپ کی جانب دیکھا تو مسکرا کر فرمانے لگے تو تو ساتھ ہی جائے گا، تیرے بغیر میں کیسے جا سکتا ہوں۔

نومبر ۲۰۰۶ء میں خانقاہ سراجیہ حاضری کے لیے تشریف لے گئے۔تقریباً ۲۰ ساتھی بھی آپ کے ہمراہ تھے، راستے میں خاصی دیر ہوگئی تھی۔قابل صد احترام صاحبزادہ خلیل احمد صاحب کو اطلاع دے دی تھی۔آپ نے قبلہ حضرت صاحب کو بتا دیا تھا، جس کی وجہ سے حضرت خواجہ صاحب باوجود ضعف کے اپنے حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھے، جب ہم پہنچے تو والد صاحب (حافظ عبدالرشید) کو دیکھ کر حضرت خواجہ صاحب مُسکرائے اور فرمایا: ''حافظ جی تہانوں چاگھن آئے ہن'' (حافظ جی آپ کو اُٹھا کر لے آئے ہیں) جس کے بعد دونوں حضرات کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے، یہ منظر دیدنی تھا۔ کافی دیر خاموش روحانی گفتگو کے بعد جناب حضرت خواجہ صاحب نے خادم سے فرمایا کہ مہمانوں کو کھانا کھلائیں۔اگلے دن خانقاہ شریف سے واپسی ہوئی تو اپریل ۲۰۰۷ء میں حضرت خواجہ صاحب باگڑ سرگانہ تشریف لائے جہاں والد صاحب نے حضرت خواجہ صاحب سے عمرہ پر جانے کی اجازت مانگی۔آپ نے اجازت فرما دی تو پھر پوچھا کہ حضرت میں نے وہیں رہنا ہے، جس پر حضرت خواجہ صاحب نے مسکرا کے فرمایا کہ حافظ جی آپ جائیں اللہ پاک خیر کریں گے۔پاس بیٹھے صاحبزادہ خلیل صاحب نے فرمایا کہ حافظ جی اس سے اچھی کیا بات ہے تو والد صاحب نے عرض کیا کہ میں تو ہر وقت تیار ہوں، صرف حضرت کی اجازت درکار تھی۔اور پھر ہم ۲۵رمئی ۲۰۰۷ء کو براستہ کراچی مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔خیال تھا کہ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد حرم شریف جائیں گے لیکن اباجی رحمۃ اللہ علیہ کو بہت جلدی تھی اور اس طرح ہم فوراً ہی حرم شریف پہنچ گئے، عمرہ ادا کیا۔۳ روز مکہ مکرمہ رُکے، اس کے بعد ۲۷رمئی کو ہمارے مہربان دوست حافظ محمد رفیق ہمیں مدینہ منورہ لے گئے۔وہاں بھی ۴ روز قیام کیا۔روزانہ مسجد نبوی شریف لے جاتے تھے کہ جون ۲۰۰۷ء (۱۵رجمادی الاوّل ۱۴۲۸ھ) بروز جمعۃ المبارک صبح ۷ بجے اچانک اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔انتقال سے دو روز پہلے راقم کی والدہ صاحبہ سے فرمایا کہ یہاں رہنے کا ارادہ ہو تو دعا کر لینا، یہاں دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔اگلے روز پھر پوچھا کہ دعا کی ہے۔تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ دعا نہیں کی کہ موت مانگنا میرے خیال میں اچھا نہیں۔ویسے اللہ پاک یہیں رکھ لیں تو بالکل حاضر ہوں تو اباجی نے فرمایا کہ مانگے بغیر بات نہیں بنے گی اور پھر پوچھا کہ اپنے والدین کو کوئی پیغام دینا ہو تو بتا دیں۔

آپ کے انتقال کے بعد جمعۃ المبارک کو ضروری کاغذی کارروائی کرتے دن گزر گیا۔اگلے روز ۲رجون بروز ہفتہ نماز فجر کے بعد مسجد نبوی شریف میں نماز جنازہ ادا ہوا اور جنت البقیع کے اس قدیم حصہ میں تدفین ہوئی جہاں غزوۂ احد میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبور مبارک ہیں۔تدفین کے بعد میں نے اباجی کے قدموں کی جانب کھڑے ہو کر دیکھا تو بالکل سامنے گنبد خضرا نظر آ رہا تھا۔آپ حقیقی طور پر فنا فی الشیخ تھے اور اپنے شیخ، خانقاہ سراجیہ اور تحریک ختم نبوت سے تعلق و محبت رکھنے والوں سے عشق کی حد تک محبت کرتے تھے۔جس کے صدقہ میں اللہ پاک نے گنبدِ خضرا کے سائے میں جگہ عطا فرما دی۔

حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

● **''عصرِ حاضر میں اجتہاد'' (چند فکری و عملی مباحث)** مصنف: ابو عمار زاہد الراشدی
قیمت: ۲۰۰ روپے　　ناشر: الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، کنگنی والا، گوجرانوالہ

ابو عمار زاہد الراشدی علمی حلقوں میں نام ور ہیں۔ ان کے یہ مضامین مختلف اخبارات اور ماہنامہ ''الشریعہ'' (گوجرنوالہ) میں شائع ہوئے اور اب اس موضوع کو انھوں نے زیرِ نظر کتاب میں یکجا کر دیا ہے۔

مولانا راشدی صاحب پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

> ''اجتہاد'' موجودہ دور میں زیر بحث آنے والے اہم موضوعات میں سے ایک ہے اور دین کی تعبیر کے حوالے سے قدیم و جدید حلقوں کے درمیان کشمکش کی ایک وسیع جولان گاہ ہے۔ اس پر دونوں طرف سے بہت کچھ لکھا گیا، لکھا جا رہا ہے اور لکھا جاتا رہے گا اور جب تک قدیم و جدید کی بحث جاری رہے گی، یہ موضوع بھی تازہ رہے گا۔''

اجتہاد کے حوالے سے دو نقطۂ نظر ہیں، ایک طبقے کا نظریہ ہے کہ اجتہاد کی تکمیل ہوگئی ہے اور اب مزید کی ضرورت نہیں رہی اور دروازہ بند کر دیا۔ دوسرا طبقہ کہتا ہے کہ اجتہاد کا عمل جاری رہنا ضروری ہے اور ان کے نزدیک اس دروازے کو بند کرنا نقصان کا باعث ہے۔

مولانا راشدی صاحب نے ان مضامین میں اس بحث کو مختلف انداز میں دیکھا ہے۔ اب اگر ہم راشدی صاحب کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی کوشش کریں تو ان کا ایک نہایت اہم خطبہ ''دورِ جدید میں اجتہاد کی ضرورت کا دائرہ کار'' دیکھنا ہوگا۔

مولانا فرماتے ہیں:

> ''جہاں تک اجتہاد کے بنیادی اصول وضوابط کے تعین کی بات ہے، اس کا دروازہ تو ابتدائی تین صدیوں کے بعد اس لحاظ سے بند ہے کہ اس کے بعد اجتہاد کا عمل اِنھی دائروں میں ہوتا آ رہا ہے۔ جو مسلمہ فقہی مکاتب فکر نے طے کر دیئے تھے اور یہ دروازہ کسی کے بند کرنے سے بند نہیں ہوا۔ بلکہ ضرورت پوری ہوجانے کے بعد فطری طور پر خود بخود بند ہوگیا ہے جیسا کہ کسی بھی علم کا فطری پراسیس ہوتا ہے۔''

مولانا راشدی صاحب اکثر ملکی اور غیر ملکی سفر کرتے ہیں، اس لیے ان کا مکالمہ عام طور پر عوام سے ہوتا ہے۔ جنھوں نے اجتہاد کا نام تو سنا ہے مگر اس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے۔ شاید عام لوگوں کا خیال ہے کہ مذہب کو ضرورت پڑنے پر تبدیل کر دیا جائے تو یہی اجتہاد ہے۔ جبکہ ایسا نہیں۔ دین کے بنیادی قوانین میں ترمیم ممکن نہیں ہے۔ وہ جیسے ہیں ویسے ہی رہیں گے۔ اجتہاد کی گنجائش ہر جگہ ممکن بھی نہیں ہے۔

مولانا کے اندازِ تحریر کی خوبی یہ ہے کہ وہ عام لوگوں کے مسائل اور مطالبات کو زیر بحث لاتے ہیں۔ اور ان کے خدشات کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا اندازِ بیان سہل ہے۔ اس لیے قارئین کو ان کی بات سمجھنے میں دقت پیش نہیں آتی۔

زیر نظر کتاب کی خوبی یہی ہے کہ یہ عام لوگوں کے لیے جو عالم نہیں ہیں لیکن اپنے طور پر دین کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان کے ذہن میں سوال پیدا ہوتے ہیں۔ اجتہاد بھی ایک ایسا ہی سوال ہے۔ اس کتاب میں اس موضوع پر تمام سوالات کے جواب آپ کو مل جائیں گے۔

میرا خیال ہے کہ اس کتاب کی تدوین سے ایک مشکل موضوع کا آسان راستہ مل گیا۔ یہی خوبی راشدی صاحب کی ہے وہ مشکل بات کو آسان انداز میں بیان کرنے پر بے پناہ عبور رکھتے ہیں۔ (تبصرہ: جاوید اختر بھٹی)

● **متحدہ مجلس عمل (توقعات، کارکردگی اور انجام)**　　مصنف: ابوعمار زاہد الراشدی

قیمت: ۸۰ روپے　　ناشر: الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، کنگنی والا، گوجرانوالہ

ہر چند کہ موجودہ سیاسی منظر نامے پر ''متحدہ مجلس عمل'' (ایم ایم اے) گزشتہ دور کی طاقت کے ساتھ دکھائی نہیں دیتی۔ شاید وہ اپنی پہلی اہمیت کھو چکی ہے۔

اس کتاب میں متحدہ مجلس عمل کے تین پہلو زیر بحث آئے ہیں: (۱) توقعات (۲) کارکردگی (۳) انجام

میرا خیال ہے کہ پہلے دو مراحل تو گزر چکے ہیں۔ یعنی توقعات اور کارکردگی، یقیناً ایک دور میں یہ جماعت دینی حلقوں کے لیے تقویت کا باعث بنی اور کارکردگی بھی بظاہر بہت بہتر تھی۔ ایک صوبے میں حکومت تھی اور ایم ایم اے کے رہنما خاص اہمیت رکھتے تھے، لیکن جونہی سیاسی منظر نامے پر تبدیلی آئی تو پھر ایم ایم اے اپنی سابقہ حیثیت اور مقام برقرار نہ رکھ سکی۔ اس کے رہنماؤں کی رائے میں اختلاف ہی دراصل ایم ایم اے کو انجامی صورت سے دوچار کر گیا۔ اس طاقت کے ساتھ نہ سہی لیکن کسی نہ کسی صورت میں ایم ایم اے اپنی باقی ماندہ حیثیت میں اب بھی قائم ہے۔

مولانا راشدی صاحب کی تحریروں سے چند اقتباسات دیکھیے:

''متحدہ مجلس عمل کی یہ شاندار کامیابی کہ اس نے قومی اسمبلی میں تیسری بڑی سیاسی قوت کی پوزیشن حاصل کر لی ہے۔''

....

''سرحد اسمبلی نے گزشتہ دنوں اہم نوعیت کی چند قرار دادیں پاس کی ہیں جو اگرچہ سفارشی نوعیت کی ہیں مگر ان سے سرحد اسمبلی میں متحدہ مجلس عمل کی صوبائی حکومت کے فکری رجحانات کی نشاندہی ہوتی ہے اور نفاذِ اسلام کے حوالے سے وفاقی حکومت اور ملک کی دیگر صوبائی حکومتوں کے لیے ان میں راہ نمائی کا سامان موجود ہے۔''

اور آخر میں ۲۳ر فروری ۲۰۰۷ء کو مولانا راشدی صاحب لکھتے ہیں:

''ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر متحدہ مجلس عمل اور دینی جماعتوں نے بھی معروضی سیاست ہی کو اوڑھنا بچھونا بنانا ہے

تو اس کے لیے دوسری روایتی سیاسی جماعتیں ہی کافی ہیں اور وہ ان سے زیادہ اچھے انداز میں معروضی سیاست کے تقاضے پورے کر رہی ہیں۔''

مولانا راشدی صاحب ہمارے عہد کے ایک بے باک اور سچے مبصر ہیں۔ وہ جو لکھتے ہیں اسے نہایت دیانت داری کے ساتھ لکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریروں کو عوامی حلقوں میں توجہ سے پڑھا جاتا ہے اور دینی حلقوں میں اہمیت دی جاتی ہے، اس لیے کہ مولانا موضوع کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔ یہ کتاب بھی مولانا راشدی صاحب کے مختلف مضامین کا مجموعہ ہے لیکن اس میں بھی ایک تسلسل موجود ہے۔ (تبصرہ: جاوید اختر بھٹی)

● **فانی زندگی کے چند ایام (خودنوشت سوانح حیات)**　مصنف: مولانا محمد حسن جان مدنی شہیدؒ

ضخامت: ۱۵۴ صفحات　قیمت: درج نہیں　ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، ضلع نوشہرہ

مولانا محمد حسن جان شہید ہمارے زمانے کے مشہور اہل علم وفضل بزرگ تھے۔ آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور سے دورۂ حدیث کیا اور اس کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں زیر تعلیم رہے۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا رسول خان، مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی، شیخ ناصر الدین الالبانی اور شیخ محمد الامین الشنقیطی رحمہم اللہ شامل ہیں۔

مدینہ منورہ سے واپسی کے بعد آپ نے اپنے علاقے میں درس حدیث کے ذریعے خدمت واشاعت دین کے لیے بھرپور کوششیں فرمائیں۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، دارالعلوم نعمانیہ وغیرہ میں آپ کی تدریسی خدمات محتاجِ بیان نہیں۔ آپ نے جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے ایک بار الیکشن بھی لڑا اور صوبہ سرحد کے مشہور ومعروف لیڈر ولی خان مرحوم کو شہرۂ آفاق اور عبرت ناک شکست سے دوچار کیا۔

زیرنظر کتاب ان کی خودنوشت داستانِ حیات ہے۔ اسلوب وطرزِ بیان عمدہ اور نستعلیق ہے اور کتاب بہت حد تک اصطلاحی سوانح عمریوں کی ہمسری کرتی ہے۔ مولانا شہید نے بہت دلنشین پیرائے میں اپنے حالاتِ زندگی، علمی زندگی کے مراحل اور قریباً ایک درجن ملکوں کے سفرناموں کو بھی بیان کیا ہے۔ ان سب باتوں نے کتاب کو خوبصورت اور دلچسپ بنادیا ہے۔

کتاب کا مقدمہ جسے مولانا عبدالقیوم حقانی نے تحریر فرمایا ہے۔ جناب حقانی صاحب مدظلہ کی کثرت تصنیف وتالیف وترتیب وجمع وتدوین واہتمام ونگرانی ہم جیسے لوگوں کے لیے بہت زیادہ ہمت افزا ہے، لیکن کبھی کبھی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا حقانی مدظلہ کی بسیار نویسی ان کی تحریرات کے معیار پر اثر انداز ہونے لگی ہے۔ زیرنظر مقدمہ بھی الفاظ کے ایک انبوہ کو یکجا کردینے کی کاوش محسوس ہوتی ہے جو کہیں کہیں سے مضمون کو بے ربط ہونے کا احساس بھی دلاتی ہے۔ (تبصرہ: صبیح ہمدانی)

● **شمع رسالت کے ایمان افروز واقعات**　مرتب: محمد اسحاق ملتانی

ضخامت: ۴۵۰ صفحات　قیمت: درج نہیں　ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا لابدی اور غیر منفک جزو ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ

حق ترجمان سے اس شخص کو غیر مؤمن قرار دیا گیا جو محبت وعقیدت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا سے اولیٰ نہ رکھتا ہو۔

دنیا کے ہر کاتب وادیب ومصنف کی انتہائی سعادت یہ ہے کہ اس کا موضوعِ سخن ذاتِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ اس خوش بختی سے بڑھ کر کوئی نصیبہ وری کسی قلم کار کے لیے تصور نہیں کی جاسکتی۔ مرتب کتاب محمد اسحاق ملتانی صاحب اس خوش بختی پر مبارک باد کے قابل ہیں۔

کتاب کے مصادر کی فہرست کتاب میں شامل نہیں۔ اندازہ ہے کہ ڈیڑھ، دوسو کے لگ بھگ ہوں گے۔ ان میں اردو کی بہت سی کتابیں شامل ہیں، جس کے باعث امہات کا حوالہ بہت ہی کم ہے گویا ساری کی ساری کتاب ایک انتخاب کی صورت میں ہے جسے ناقلین کی کتابوں سے اقتباسات کی صورت میں نقل کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے کتاب کی استنادی حیثیت محلِ نظر ہے۔ ص ۴۵ پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عشقِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات نقل کرتے ہوئے ایک انتہائی ''فحش غلطی'' کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ عبارت نقل کی جاتی ہے:

> ''واقعہ ۱۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن میرے گھر میں انصار کی دولڑکیاں وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث کے موقع پر فخریہ طور پر کہے تھے۔ یہ لڑکیاں پیشہ ور گانے والیاں تھیں۔'' الخ
>
> استغفر اللہ۔ گویا معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشہ ور گلوکاراؤں سے گانا سن رہے تھے۔

معلوم ہوتا ہے کہ جناب اسحاق ملتانی صاحب کو اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے بخاری شریف باب **مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینہ** کی حدیث رقم ۳۹۳۱ میں موجود لفظ ''**قینتان**'' سے اشتباہ ہوا ہے جس کا ایک مطلب لغت میں ''گانے والی باندی'' لکھا ہوا ہے لیکن اس کا دوسرا مطلب ''**جاریہ**'' یعنی کم سن بچی بھی تو مذکور ہے چنانچہ بخاری شریف کی مشہور شرح ارشاد الساری جلد آٹھ صفحہ ۴۰۳ علامہ قسطلانی شافعی نے اس لفظ کے یہی مطلب لکھے ہیں۔ (ارشاد الساری، جلد ۸، ص ۴۳، دار الکتب العلمیہ بیروت)

پھر اس کے علاوہ بخاری شریف کے ایک سے زائد مواقع پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے تصریحاً ''**ولیستا بمغنیتین**'' یعنی وہ گلوکارائیں نہ تھیں کے الفاظ موجود ہیں۔ اسی طرح صحیح مسلم میں بھی یہ روایت دیکھی جاسکتی ہے۔

(رجوع کریں: صحیح بخاری **باب سنۃ العیدین لاھل الاسلام** حدیث رقم ۹۵۲، صحیح مسلم، **باب الرخصۃ فی اللعب الذی لامعصیۃ فیہ فی ایام العید** حدیث رقم ۸۹۲)

''کتاب سازی'' میں ذرا سی عجلت کیسی بھیانک وگھٹیا غلطیوں پر منتج ہوتی ہے۔ ہم جناب مرتب وجامع سے درخواست کرتے ہیں کہ اگلے ایڈیشن میں اس ایمان سوز غلطی کی تصحیح کی جائے۔ اللہ انھیں جزائے خیر دے۔ آمین

(تبصرہ: صبیح ہمدانی)

● **امام اعظم ابوحنیفہ (حیات وفقہی کارنامے)**　　　مؤلف: مشتاق احمد قریشی

ضخامت: ۲۴۶ صفحات　　قیمت: ۱۵۰ روپے　　ناشر: نئے افق پبلی کیشنز، احمد چیمبر، بلمبوریا اسٹریٹ آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی

حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ ہماری ملی تاریخ کی ایک روشن اور قابل تقلید شخصیت ہیں۔ آپ ایک عظیم محدث رفیع القدر عالم علوم عربیہ اور متکلمین اسلام کے سرحلقہ اور سرخیل تھے لیکن آپ کی وجۂ شہرت علم فقہ میں آپ کی بے حد و بے انتہا استعداد اور کارنامے ہیں۔ آپ اہل سنت والجماعت میں رائج چاروں فقہی مسالک میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ پیروؤں کے حامل مسلک کے مؤسس اور بانی ہیں۔ علم فقہ میں آپ کی مجددانہ صلاحیتوں کی وجہ سے آپ کو پوری امت کے اتفاق سے امام اعظم کہا جاتا ہے۔

فاضل مصنف و مؤلف ایک پرانے اور منجھے ہوئے لکھاری ہیں۔ ایک عرصہ مختلف ڈائجسٹوں اور مجلوں میں ان کی نگارشات پڑھنے کو ملتی رہیں لیکن پھر اچانک ان کے اشہب قلم نے اپنی جولان گاہ تبدیل کی اور اب وہ مذہبی و تاریخی موضوعات پر داد تحقیق و تصنیف دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

زیر نظر کتاب میں فاضل مؤلف نے حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی حیات و خدمات کو اپنی تحقیق و تالیف کا عنوان بنایا ہے۔ کتاب کی وجہ تالیف کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''امام اعظم ابوحنیفہؒ کی حیات و کارناموں کے بارے میں میرا کچھ لکھنا یا مختلف کتب سے تلخیص کرنا ایسا ہی ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا لیکن وقتی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک کوشش ہے جو اللہ کرے کہ اردو زبان آشنا نوجوانوں کے کسی کام آسکے۔'' (ص ۱۸)

مزید فرماتے ہیں:

> ''کوشش یہی ہے کہ کتاب زیادہ سے زیادہ آسان اور مؤثر انداز میں پیش کی جائے تاکہ قاری بہ آسانی امام اعظم ابوحنیفہؒ کی سیرت اور کام سے واقف ہو سکے۔'' (ص ۱۹)

جہاں تک ہم نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل مصنف اپنی اس کوشش میں کامیاب رہے ہیں۔ واقعتاً کتاب کا اسلوب نہایت سادہ اور زبان بے حد سلیس ہے جو عام نوجوانوں کے لیے استفادہ اور پھر اس کے نتیجے میں ہدایت کے امکانات میں اضافہ کرتی ہے۔

کتاب کی واقعاتی اور تاریخی اعتبار سے صحت بھی قابل اطمینان ہے کیوں کہ کتاب کے قریباً سب ہی مآخذ مکمل قابل اعتماد ہیں اور مزید برآں اس پر مؤقر اور نہایت واجب الاحترام علماء کرام کی تصدیقی اور تائیدی تقریظات بھی لکھی گئی ہیں۔

البتہ ایک چھوٹی سی فروگزاشت جو دورانِ مطالعہ اچانک سامنے آئی۔ فاضل مصنف لکھتے ہیں:

> ''سرسید احمد خان کی جدیدیت نے جب کافی سر اٹھالیا...... تو انھوں نے مئی ۱۸۷۵ء میں علی گڑھ میں ایک درس گاہ کا آغاز کیا جسے جنوری ۱۸۷۷ء میں کالج کا درجہ حاصل ہو گیا۔ اسی جدیدیت کا مقابلہ کرنے کے

لیے ردِّعمل کے طور پر دیوبند کی مسجد چھتّا میں مدرسہ قائم ہوا۔'' (ص ٦٩)

ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل مؤلف کا یہ بیان تاریخی حوالوں کے مطابق کچھ درست نہیں۔ دیوبند کا مدرسہ سرسید کی درس گاہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ہرگز نہیں بنایا گیا اور نہ ہی ردِّعمل کے طور پر وجود میں آیا کیوں کہ ردِّعمل ہمیشہ عمل کے بعد ہوتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ درس گاہ علی گڑھ کے وجود میں آنے سے آٹھ سال پہلے ہی دیوبند کا مدرسہ بن چکا تھا۔ جیسا کہ خود فاضل مؤلف اسی صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں: ''١٨٦٧ء کو دیوبند کی ایک قدیم مسجد چھتّا میں ایک مدرسہ قائم کیا گیا'' امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس غلطی کو یوں درست کرلیا جائے گا کہ: اور پھر سرسید مرحوم نے علمائے دیوبند اور علمائے حق کی اس درس گاہ کے مقابلے اور مخالفت کے لیے اپنا مدرسہ بنایا۔ (تبصرہ: صبیح ہمدانی)

● **چراغِ محمد (سوانح حیات شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ)** مؤلف: حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ
ضخامت: ٦٢٨ صفحات قیمت: درج نہیں ناشر: دارالارشاد، مدینہ مسجد، مدنی روڈ، اٹک شہر

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمتہ اللہ علیہ ماضی قریب کی عظیم روحانی شخصیت، اکابر علماء دیوبند کی علمی وروحانی صفات وروایات کے امین اور حق گو عالم دین تھے۔ علماء حق سے بے پناہ محبت اُن کے خلوص وللہیت کی غماز ہے۔ اُن کی تعلیمی وتبلیغی، تدریسی اور روحانی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ لیکن نئی نسل کو ایسی زندہ جاوید ہستی کے کمالات اور خدمات سے متعارف کرانا بھی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ حضرت مدنی رحمہ اللہ ایک طرف دارالعلوم دیوبند میں حدیث شریف پڑھا رہے ہیں تو دوسری طرف آزادیٔ ہند کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے ہوئے افق سیاست پر آفتاب بن کر چمک رہے ہیں۔ اُن کے سیاسی مؤقف سے بعض لوگوں نے اختلاف بھی کیا جو اُن کا حق تھا۔ لیکن الزام ودشنام اور بہتان وتوہین کو اختلاف نہیں کہا جاسکتا۔ اگرچہ حالات وواقعات نے اُن کے سیاسی مؤقف کو درست ثابت کردیا ہے۔

حضرت مدنی رحمہ اللہ کی شخصیت اور سوانح وافکار پر بہت کچھ لکھا گیا اور لکھا جاتا رہے گا۔ لیکن اب تک موجود سوانحی کتابوں میں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نور اللہ مرقدہٗ کی تالیف ''چراغِ محمد'' سب سے منفرد اور ممتاز ہے۔ حضرت مولانا کو شیخ مدنیؒ سے جو محبت ہے اس کتاب میں اس کا حق ادا کردیا ہے۔ علامہ اقبال مرحوم اور حضرت مدنیؒ کے مابین مسئلہ قومیت پر بحث کے عنوان پر جس طرح حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ نے کلام کیا ہے، وہ حرفِ آخر ہے اور پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم کا حضرت شیخ مدنیؒ کے حوالے سے توبہ نامہ حاصل کتاب ہے۔

حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی دامت برکاتہم نے اس کتاب کو جس خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے، وہ اُن کی محبت وخلوص اور ذوقِ سلیم کا عکسِ جمیل ہے۔ اس پر انھیں خراجِ تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ایک گزارش کروں گا کہ کتابت کی اغلاط کی بہتات، ذہنی اذیت اور کوفت کا باعث ہیں۔ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کا خاص اہتمام کیا جائے۔
(تبصرہ: سید کفیل بخاری)

● **صاحبزادہ طارق محمود رحمہ اللہ**　　مؤلف: محمد اورنگ زیب اعوان

قیمت: درج نہیں　　ملنے کا پتا: مکتبہ لولاک، جامع مسجد، ریلوے کالونی، فیصل آباد

صاحبزادہ طارق محمود رحمہ اللہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما تھے۔ اُن کے والد ماجد مولانا تاج محمود رحمتہ اللہ علیہ طویل عرصہ مجلس احرار اسلام سے وابستہ رہے۔ انھیں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہٗ اور اکابر احرار کی رفاقت کا شرف حاصل رہا۔ وہ احرار اور تحریک ختم نبوت کے پرجوش اور متحرک رہنما اور آغا شورش کاشمیری مرحوم کے خاص دوستوں میں سے تھے۔

صاحبزادہ طارق محمود رحمہ اللہ مولانا تاج محمود کے اکلوتے اور لائق فرزند تھے۔ جرأت وشجاعت اور صحافت وخطابت انھیں ورثہ میں ملی تھی۔ وہ مجلس تحفظ ختم نبوت میں ''احراری خطابت'' کی واحد اور آخری مثال تھے۔ والدِ مرحوم کی وجہ سے اکابرِ احرار کو دیکھا اور سنا تو اُن کی بہت ساری صفات صاحبزادہ مرحوم نے اخذ کیں۔ خطابت اور صحافت میں شورش مرحوم سے بہت متاثر تھے۔ اُن کی تقریر وتحریر میں شورش مرحوم کا رنگ بدرجۂ اتم موجود تھا۔ اپنے والد مرحوم کے انتقال کے بعد اُن کے جاری کردہ ہفت روزہ ''لولاک'' کے ایڈیٹر رہے۔ لکھنے اور بولنے کا کام دمِ آخر تک جاری رکھا۔ چونکہ وہ احراری خون تھے، اس لیے مجلس احرار اسلام اور اس کے اکابر سے بے پناہ محبت کرتے۔ مسجد احرار چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہوتے۔ چیچہ وطنی میں ختم نبوت کانفرنس میں تقریر کی اور ۷ ستمبر ۲۰۰۶ء کو دفتر مجلس احرار اسلام لاہور میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں انھوں نے زندگی کی آخری تقریر کی۔ خانوادۂ امیر شریعت سے بہت عقیدت وارادت اور محبت تھی اور فرماتے:

''یہ میرا مرشد خانہ ہے، میں ان کے حکم کی تعمیل کروں گا، مجھے جب اور جہاں بلائیں گے، بہر صورت پہنچوں گا۔''

بعض ''محبین'' نے انھیں احرار کے جلسوں میں جانے سے روکنے کی پوری کوشش کی مگر انھوں نے ایسی سب کوششیں ناکام بنادیں۔

محمد اورنگ زیب اعوان معترف ہیں کہ صاحبزادہ صاحب مرحوم کے اُن پر بہت احسانات ہیں۔ انھوں نے اپنے محسن کی حیات وخدمات پر یہ کتاب مرتب کی ہے۔ صاحبزادہ صاحب مرحوم کے مختلف شخصیات پر مضامین، مکتوبات اور کتابوں پر تبصرے اس کتاب کی زینت ہیں۔ اور صاحبزادہ صاحب کی وفات پر تعزیتی پیغامات وتاثرات اور منظوم خراجِ تحسین بھی کتاب میں شامل ہیں۔ نیز اُن کی تقاریر کے بعض اقتباسات نے کتاب کی اہمیت دوچند کردی ہے۔ (تبصرہ: سید عطاء المنان بخاری)

● **نوادرات مولانا سعید الدین شیرکوٹی**　　مؤلف: مولانا محمد اورنگ زیب اعوان

قیمت: ۱۵۰ روپے　　ملنے کا پتا: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، نوشہرہ (صوبہ سرحد)

حضرت مولانا سعید الدین شیرکوٹی مدظلہ ہمارے اسلاف کی یادگار ہیں۔ ان کے والد ماجد حضرت مولانا محمد عماد

الدین رحمتہ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند کے فاضل، مدرس اور شیخ الہند مولانا محمود حسن قدس سرہٗ کے شاگردِ رشید تھے۔ آپ کا زمانۂ تعلیم اور حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی اور حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کا زمانۂ تعلیم ایک ہی ہے۔

حضرت مولانا سعید الدین شیرکوٹی آپ کے قابل فخر فرزند ہیں۔ ۱۰؍جون ۱۹۳۱ء کو صوبہ یوپی ضلع بجنور کے قصبہ شیرکوٹ میں پیدا ہوئے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے پندنامہ اور میزان منشعب کی بسم اللہ کرائی اور حضرت مدنی ؒ سے دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا اعزاز علی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا قاری محمد طیب قاسمی، علامہ محمد شریف کشمیری، حضرت مفتی محمد شفیع اور مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک) رحمہم اللہ آپ کے اساتذہ ہیں۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم سے بیعت ہیں۔ ماضی میں مجلس احرار اسلام اور جمعیت علماء اسلام سے وابستہ رہے۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحاریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا۔ علمی وادبی ذوق سے بہرہ ور اور خطابت کے شناور ہیں۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ سے بہت متاثر اور عقیدت مند ہیں۔ خطابت کا جوہر شاہ جی کا فیض ہے۔ طب پڑھی اور ''دواخانہ مفید عام'' قائم کیا۔ طب کے ساتھ ساتھ دینی، علمی، سیاسی اور تبلیغی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ ریڈیو پاکستان پر مستقل تقاریر کیں۔ پینتیس برس تک درسِ قرآن اور درسِ حدیث دیتے رہے۔ خواتین کے لیے باپردہ ہفتہ وار درسِ قرآن جاری رکھا۔ بردالبردۃ (قصیدہ بردہ شریف کا منظوم ترجمہ)، شمامہ شیرکوٹی (ملفوظات)، جرعاتِ کوثر (شعری مجموعہ)، شاعرِ مشرق (اقبال پر تاثرات)، ارشاداتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اچھی باتیں اور مخزنِ بلاغت آپ کی معروف تصانیف ہیں۔ اس وقت ۷۷ برس سے متجاوز ہیں۔ اللہ بھلا کرے مولانا محمد اورنگ زیب اعوان کا جنھوں نے مولانا کے احوال اُن کی زندگی میں جمع کر دیئے۔ مولانا کے سوانح، مولانا کی یادداشتیں، منتخب تقاریر اس کتاب کی زینت ہیں۔ ایک پاکباز آدمی کے پاکیزہ احوال وخیالات پر مشتمل کتاب ہے۔ (تبصرہ: سید عطاء المنان بخاری)

ادارہ　　مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں

اخبار الاحرار

اقتدار کی راہداریوں میں چھپے قادیانی چوہے پاکستان کی بنیادیں کھوکھلی کررہے ہیں: (سید محمد کفیل بخاری)

لاہور (۲۶ رمئی) مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ قادیانی یہود و نصاریٰ کے سیاسی ایجنٹ ہیں۔ قادیانی مذہب کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ان کی پوری تاریخ منافقت، چاپلوسی، اسلام اور مسلمانوں سے غداری سے عبارت ہے۔ ان خیالات کا اظہار سید محمد کفیل بخاری نے انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے زیر اہتمام ایوانِ اقبال لاہور میں منعقدہ عظیم الشان ''انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس'' سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس کی صدارت سابق صدر جناب محمد رفیق تارڑ نے کی اور مہمانِ خصوصی مولانا ڈاکٹر سعید عنایت اللہ تھے۔ کانفرنس سے تمام مکاتبِ فکر اور تمام دینی جماعتوں کے نمائندوں نے خطاب کیا۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے پاکستان کے ایٹمی راز امریکہ کو پہنچائے۔ اس بات کا انکشاف معروف صحافی زاہد ملک نے اپنی کتاب ''اسلامی بم'' میں سابق وزیر خارجہ صاحبزادہ محمد یعقوب کے حوالے سے کیا۔ سید کفیل بخاری نے کہا کہ علامہ اقبال نے قادیانیوں کو اسلام اور وطن کا غدار قرار دیا اور قادیانیت کو یہودیت کا چربہ کہا۔ انھوں نے کہا کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار نہیں، وہ مسلمانوں کے وفادار نہیں ہوسکتے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی پاکستان کی معیشت پر قبضہ کرکے بقول بھٹو مرحوم یہاں وہ مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں جو امریکہ میں یہودیوں کو حاصل ہے۔ سید کفیل بخاری نے خبردار کیا کہ قادیانی پاکستان کے اقتدار پر شب خون مارنا چاہتے ہیں۔ حکمران ہوش کے ناخن لیں اور اقتدار کی راہداریوں میں چھپے ہوئے قادیانی چوہوں کا خاتمہ کرکے پاکستان کو بچائیں۔

قادیانی پاکستان میں عجمی اسرائیل کے قیام کے لیے کوشاں ہیں: (سید محمد کفیل بخاری)

اوکاڑہ (یکم جون) مجلس احرار اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ حکومت قادیانیوں کی جماعتِ احمدیہ کو خلافِ قانون قرار دے۔ قادیانی ملک کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ قادیانیوں نے پاکستان کے دفاعی راز امریکہ کو دیئے۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو غیر محفوظ کرنے کی ناپاک سازش کی اور ڈاکٹر عبدالقدیر کی کردار کشی کی۔ سید محمد کفیل بخاری اوکاڑہ میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام مختلف اجتماعات سے خطاب کررہے تھے۔ جامع مسجد عثمان، جندراکہ اور کوٹ سلطان میں علماء، طلباء، شہریوں اور احرار کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ حکمران قادیانیوں کو نکیل ڈالیں۔ ان کی وطن دشمن سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ حکمرانوں کو یقین کرنا چاہیے کہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار نہیں، وہ مسلمانوں کا وفادار نہیں ہوسکتا۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی، امریکہ اور اسرائیل کے سیاسی بیٹے ہیں۔ وہ پاکستان میں عجمی اسرائیل کے قیام کے لیے کوشاں ہیں۔ قادیانی بھارت کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں۔ وہ پاکستان کے اقتدار پر شب خون مارنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ چناب نگر میں انھوں

نے ایک الگ ریاست قائم کر رکھی ہے جو حکومتی رِٹ کو چیلنج ہے۔ اس لیے قادیانیوں کے تمام دفاتر سربمہر کیے جائیں، پریس اور جرائد و رسائل ضبط کیے جائیں، لٹریچر قبضے میں لیا جائے اور ان کی جماعت کو فوری طور پر خلافِ قانون قرار دیا جائے۔ ان اجتماعات سے مولانا غلام محمود انور، مولانا محمد شفیع، شیخ مظہر سعید اور دیگر رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔

پرویز مشرف قومی مجرم ہیں، انھیں جامعہ حفصہ کی معصوم بیٹیوں کے قتلِ عام، آئین کی پامالی اور عدلیہ کو یرغمال بنانے کی سزا ملنی چاہیے: (سید محمد کفیل بخاری)

لاہور (۲رجون) مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ پرویز مشرف نے ملک کو غیر محفوظ کیا، زرداری انھیں محفوظ راستہ نہ دیں۔ پرویز مشرف قومی مجرم ہیں، انھیں جامعہ حفصہ کی معصوم بیٹیوں کے قتلِ عام، آئین کی پامالی اور عدلیہ کو یرغمال بنانے کی سزا ملنی چاہیے۔ سید کفیل بخاری نے کہا کہ پرویز مشرف نے ملک کی نظریاتی بنیادوں کو مٹانے کی کوشش کی اور امریکہ کو پاکستان میں مداخلت کے لیے فری ہینڈ دیا۔ انھوں نے تہذیب وثقافت کے نام پر بے حیائی، عریانی اور فحاشی کو فروغ دیا اور محبِّ وطن فوج کو بدنام کیا۔ انھوں نے کہا کہ برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے والی قوم کو ساٹھ سال بعد پھر امریکہ کا غلام بنا دیا گیا ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے معاشی اور اقتصادی طور پر ملک کو دیوالیہ کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پرویز مشرف نے قادیانیوں کی مکمل سرپرستی اور حوصلہ افزائی کی اور قادیانی ان کی بغلوں میں پناہ گزین ہیں۔ قادیانیوں نے پاکستان کے دفاع اور سلامتی کو شدید نقصان پہنچایا اور اب تک پہنچا رہے ہیں۔ قادیانی پرویز مشرف کی چھتری کے نیچے ملک میں سیاسی عدم استحکام پیدا کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ ایوانِ صدر قادیانی سازشوں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ صدر پرویز کے معتمد خاص طارق عزیز سکہ بند قادیانی ہیں، جنھوں نے عدلیہ کے بحران میں کلیدی کردار ادا کیا ہے اور وہ اب بھی وطن کے خلاف سازشوں کی تکمیل میں سرگرم ہیں۔

سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ بھٹو مرحوم قادیانیوں کو یہودیوں کا ایجنٹ قرار دیتے تھے۔ پیپلز پارٹی کی حکومت پرویز مشرف کا مواخذہ اور قادیانیوں کا محاسبہ کرے۔ قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دے کر اس پر پابندی عائد کی جائے۔ اگر قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹر چناب نگر میں ان کے دفاتر کی تلاشی لی جائے تو پاکستان کے خلاف قادیانی سازشیں بے نقاب ہو جائیں گی۔ سید کفیل بخاری نے کہا کہ صدر پرویز نوشتۂ دیوار پڑھ لیں۔ وہ جا رہے ہیں، زوال ان کے تعاقب میں ہے اور آمریت زمیں بوس ہونے والی ہے۔ حکومت، پارلیمنٹ کی بالادستی، قانون کی حکمرانی اور عدلیہ کی بحالی کا وعدہ فوراً پورا کرے۔

☆☆☆

بورے والا (۳رجون) دارالعلوم ختم نبوت چیچہ وطنی کے صدر مدرس قاری محمد قاسم اور مولانا منظور احمد کی معیت میں جماعت کے مرکزی نائب ناظم نشریات حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر نے مدرسہ ختم نبوت بورے والا میں پرائمری درجہ (سکول) کے طلباء کی فراغت کی خصوصی تقریب میں شرکت وخطاب کیا۔ جب کہ رات کو حضرت امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری تشریف لائے اور تعلیمی و جماعتی نظم کا جائزہ لیا۔

پرویزمشرف امریکی وکفریہ ایجنڈے کوآگے بڑھانے کے لیے ملکی مفادات کے برعکس اقدامات کے براہِ راست ذمہ دار ہیں۔ (سید عطاء المہیمن بخاری)

چیچہ وطنی (۴؍جون) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ سابق کورکمانڈر راولپنڈی لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جمشید گلزار کیانی کے تازہ انکشافات نے ثابت کر دیا ہے کہ پرویز مشرف خالص امریکی وکفریہ ایجنڈے کو مزید آگے بڑھانے کے لیے ملکی مفادات کے برعکس اقدامات کے براہِ راست ذمہ دار ہیں لاہور سے ملتان جاتے ہوئے چیچہ وطنی احرار میڈیا سنٹر میں خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ کارگل، سانحۂ کراچی، لال مسجد اور گم شدہ افراد کے حوالے سے پرویز مشرف کا بھیانک کردار نئی حکومت سے متقاضی ہے کہ اس پر مقدمہ چلایا جائے اور عبرت کا نشان بنایا جائے۔ انھوں نے کہا کہ جادو سر چڑھ کر بولنے کا وقت قریب آتا جارہا ہے اور جوں جوں جبر واستبداد کے بادل چھٹیں گے حقیقت آشکارا ہوتی چلی جائے گی کہ اقتدار واختیار کے نشے میں بدمست حکمرانوں نے ملک وملت کے ساتھ کیا سلوک کیا اور معصوم طالبات کے خونِ ناحق سے کیسے ہولی کھیلی! مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے اس موقع پر کہا کہ مسلم لیگ (ن) کے رہنما جاوید ہاشمی کا یہ کہنا کہ ''قادیانی جہاد کو ختم کر کے امریکی سامراج کے مقاصد پورے کرنا چاہتے ہیں'' اور کیپٹن (ر) صفدر کا یہ کہنا کہ ''بھلوال کا قادیانی اور جامعہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) کا قاتل اسلامی قانون کی راہ میں رکاوٹ ہے'' بربنائے حقیقت ہے لیکن ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی سمیت تمام سیاسی قوتوں کو بھی فتنۂ قادیانیت کی ملک وملت کے خلاف گھناؤنی سازشوں اور تازہ ترین ریشہ دوانیوں پر گہری نظر رکھ کر ان کا سدباب بھی کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ بہت اچھا ہوا کہ کیپٹن (ر) صفدر کو بھلوال کا قادیانی یاد آ گیا اُنہیں دوالمیال (چکوال) کے علاوہ لاہور کے ڈاکٹرز ہسپتال والے قادیانی کو بھی یاد رکھنا چاہیے اور قادیانیوں کے نئے سیاسی سیٹ میں خطرناک حد تک بڑھتے ہوئے اثر ونفوذ پر اندر کی آنکھ سے نظر رکھ کر قوم کو آگاہ بھی کرنا چاہیے۔

بریگیڈیئر (ر) نیاز اور دوسرے قادیانی صدر پرویز کی حمایت میں سرگرم ہیں: (عبداللطیف خالد چیمہ)

جھنگ (۴؍جون) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور (ن) لیگ سمیت تمام سیاسی جماعتوں کو بھی قادیانیوں کی اسلام ووطن دشمن سرگرمیوں کا ادراک کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔ بھٹو مرحوم نے لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اور وہ اس پر فخر بھی کیا کرتے تھے۔ پیپلز پارٹی کو بھٹو مرحوم کے اس تاریخی فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے ہچکچانا نہیں چاہیے کہ یہ امت کا چودہ سو سالہ متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہے۔ وہ مجلس احرارِ اسلام جھنگ کی طرف سے ایک مقامی ریسٹورنٹ میں ''استقبالیہ تقریب'' سے خطاب کر رہے تھے۔ جامع مسجد احرار چناب نگر کے خطیب مولانا محمد مغیرہ، جامعہ محمودیہ جھنگ کے شیخ الحدیث مولانا مفتی عبدالرحیم، مولانا ظہور احمد سالک، قاری محمد اصغر عثمانی اور عمر دراز نے بھی خطاب کیا جبکہ صدارت بزرگ احرار رہنما مولانا عبدالغفار سیال نے کی۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان پر پابندیوں کے پیچھے قادیانی عنصر بھی موجود ہے جبکہ قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام نے ۱۹۸۴ء میں پاکستان کے ایٹمی راز امریکہ کو حق الخدمت کے طور پر پیش کئے تھے جس کا تذکرہ

سابق بیوروکریٹ اور ممتاز صحافی زاہد ملک نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔انھوں نے کہا کہ بریگیڈئر (ر) نیاز اور کئی دوسرے قادیانی صدر پرویز مشرف کی حمایت میں آج بھی بڑے سرگرم ہیں۔انھوں نے کہا کہ ''قادیانی صد سالہ خلافت'' دراصل امت مسلمہ کے خلاف سازشوں اور فتنہ انگیزیوں کی تاریخ ہے جو حقیقت بن کر سامنے آچکی ہے اور دنیا میں پوری قوت صرف کرنے کے باوجود مسلمانوں کے کسی طبقے یا کسی حصے نے قادیانیوں کو اسلام یا مسلمانوں کا حصہ تسلیم نہیں کیا۔انھوں نے کہا کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) کی شہید ہونے والی عزت مآب بہنوں اور بیٹیوں کا مقدس خون سر چڑھ کر بول رہا ہے اور ظالم وسفاک قاتل ضرور اپنے انجامِ بد کو پہنچ کر رہیں گے۔انھوں نے کہا کہ مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان فتنہ اِنکارِ ختم نبوت اور فتنہ انکارِ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے پہنچایا ہے۔نوجوان نسل کو قدیم وجدید فتنوں سے خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ مجلس احرارِ اسلام حکومت الٰہیہ کی داعی ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور احرار لازم وملزوم ہیں۔انھوں نے کہا کہ جھنگ کے علماء کرام اور رہنماؤں سے ہمیں بڑی توقعات ہیں کہ وہ چنیوٹ اور چناب نگر میں تحریک ختم نبوت کے کام کی سرپرستی فرماتے رہیں گے۔انھوں نے کہا کہ ضلع جھنگ کی سرکاری انتظامیہ کو چناب نگر سمیت ضلع بھر میں امتناع قادیانیت ایکٹ پر عمل درآمد کی صورتحال بہتر بنانی چاہیے اور جشن صد سالہ خلافت کے حوالے سے قادیانیوں کی تازہ شرانگیز کارروائیوں کا فوری نوٹس لینا چاہیے۔شیخ الحدیث مولانا مفتی عبدالرحیم اور مولانا ظہور احمد سالک نے کہا کہ مجلس احرارِ اسلام کی فتنہ ارتداد مرزائیہ کے سدباب کے لیے پون صدی سے زائد عرصے پر محیط خدمات ہمارا دینی وقومی اثاثہ ہے۔انھوں نے کہا کہ ہم مجلس احرارِ اسلام کی قیادت کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور مکمل تعاون کا یقین بھی دلاتے ہیں۔قاری محمد اصغر عثمانی نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ موجودہ سیاسی بحران میں دینی حلقے قادیانی ریشہ دوانیوں پر گہری نظر رکھیں۔انھوں نے مطالبہ کیا کہ جھنگ میں قادیانی ارتدادی تبلیغ کے اڈے کو قانوناً بند کرایا جائے۔تقریب میں ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ ڈی پی او جھنگ کی طرف سے پابندی کے باوجود ۲۸ رمئی کو چناب نگر میں ''جشن صد سالہ'' خلافت کے حوالے سے ہونے والی سرگرمیوں اور خلاف ورزی کا فوراً نوٹس لیا جائے۔

حالات کچھ بھی ہوں، تحفظ ختم نبوت کا کام جاری رکھیں: (عبداللطیف خالد چیمہ)

فیصل آباد (رپورٹ: اشرف علی احرار) پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں قادیانی ارتدادی سرگرمیاں عروج پر پہنچی ہوئی تھیں۔قادیانی سٹوڈنٹس نے دو طالبات کو مرتد کر لیا تھا۔کالج کے مسلم طلباء خصوصاً اسلامی جمعیت طلبہ نے ان سرگرمیوں کا نوٹس لیا لیکن متعلقہ اتھارٹی نے کوئی توجہ نہ دی۔کالج کے طلباء نے ختم نبوت کے موضوع پر اشتہار شائع کیے۔ مرزائی طلباء نے اشتہارات کو پھاڑ کر بے حرمتی کے مرتکب ہوئے۔۵ر جون کو طلباء نے ردّعمل کا اظہار کیا اور بھرپور مظاہرہ کیا۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر اصغر علی رندھاوا نے ۱۵ طالبات اور ۸ طلبا جو قادیانی تھے۔کالج قواعد کے مطابق ان کو کالج سے خارج کر دیا اور نوٹیفیکیشن پر آویزاں کر دیا گیا۔یہ بات اخبارات میں چلتی رہی۔۶ر جون کو مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ جناب عبداللطیف خالد چیمہ فیصل آباد تشریف لائے اور مسجد عظمتِ اسلام شاداب کالونی میں نمازِ جمعۃ المبارک کے اجتماع کے موقع پر اس مسئلہ پر بھرپور احتجاج کیا۔بعد ازاں جماعت کے مرکزی نائب امیر جناب صوفی غلام رسول نیازی کی زیرِ صدارت

اور جناب قاری حفظ الرحمٰن صدیقی کی زیرنگرانی اراکین ومعاونین کے ایک اجلاس میں اس بابت احبابِ جماعت کو خصوصی ہدایات جاری کیں۔انھوں نے کہا کہ ساتھی اس مسئلہ پر جملہ معلومات حاصل کر کے بیداری پیدا کریں اور اللہ کا نام لے کر کام کا آغاز کریں۔انھوں نے کہا کہ کام اسی کو سمجھتے ہیں کہ جب حالات سازگار نہ ہوں تو بھی کام کیا جائے۔عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے کام میں اللہ تعالیٰ کی برکت ہی اتنی رکھی ہے کہ تھوڑی سے حرکت سے بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔چنانچہ بھائی عمر فاروق اور راقم الحروف نے صاحبزادہ مبشر محمود (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرحوم رہنما صاحبزادہ طارق محمود رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند) سمیت شہر کے دیگر حضرات سے ملاقات کر کے اس ضروری مسئلہ کی بابت توجہ مبذول کرائی اور عرض کی کہ آپ حضرات ہمت کر کے سکوت کو توڑیں۔مجلس احرار اسلام کے کارکن آپ کے خادم بن کر کام کریں گے۔چنانچہ الحمدللہ یہ کوششیں بارآور ہوئیں اور شہر کی جامع مسجد کچہری بازار، مسجد محمودیہ ریلوے اسٹیشن میں متعدد اجلاس ہوئے اور پریس کانفرنس بھی ہوئی۔کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو تشکیل دے کر فعال کیا گیا۔مجلس احرار اسلام کے کارکن محترم صوفی غلام رسول نیازی کی قیادت میں سرگرم عمل ہیں۔بھائی محمد فاروق احرار اور راقم فیصل آباد کی مذہبی شخصیات سے رابطے میں ہیں۔مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالرشید انصاری، مولانا محمد ضیاء، صاحبزادہ مبشر محمود کے علاوہ پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ اور ان کے فرزند سید محمد زکریا قائدانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ فیصل آباد ۱۹۷۴ء کے بعد اس مسئلے پر ان شاءاللہ تعالیٰ پھر ایک متحرک کردار ادا کرے گا۔

قادیانیوں کو چاہیے کہ موجودہ سال کو ''شکست وندامت'' کے طور پر منائیں:(عبداللطیف خالد چیمہ)

چیچہ وطنی (۶رجون) تحریک ختم نبوت کے رہنما اور مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ پرویز مشرف کے دورِ اقتدار میں حکومت نے قادیانیت نوازی کے نئے ریکارڈ قائم کیے۔اب پرویز مشرف کو کمزور ہوتے دیکھ کہ قادیانی اور بعض لادین اور وطن دشمن قوتیں ایسے حالات پیدا کر رہی ہیں کہ ملک میں اشتعال پیدا ہو اور افراتفری بڑھے۔وہ دورۂ فیصل آباد کے موقع پر مسجد عظمتِ اسلام شاداب کالونی میں ایک اجتماع اور اشرف علی احرار کی رہائش گاہ پر احرار کارکنوں کے تربیتی اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔اس موقع پر مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب امیر صوفی غلام رسول نیازی، قاری حفظ الرحمٰن صدیقی اور دیگر حضرات بھی موجود تھے۔عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ نئی مخلوط سیاسی حکومت کو اس بات پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ قادیانی نئے سیاسی سیٹ اپ کے لیے مسائل کھڑے کر کے حکومت کو ناکام کرنا چاہتے ہیں۔اس کے لیے تسلسل کے ساتھ قادیانی بعض مقتدر شخصیات کے ایماء پر ایسی سرگرمیوں کو پروموٹ کر رہے ہیں، جن سے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ سنگین صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔انھوں نے کہا کہ قائد آباد میں قادیانی وحید احمد کے ہاتھوں ۱۱ سالہ معصوم بچے عبدالرحمٰن کی شہادت ''قادیانی صد سالہ خلافت'' کے جشن پر پابندیوں کے باوجود چناب نگر سمیت متعدد مقامات پر غیر قانونی اجتماعات اور قادیانی اِرتدادی سرگرمیاں اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی مسلسل خلاف ورزی اِس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ قادیانی کسی طے شدہ خطرناک منصوبے کے تحت ملک میں حالات خراب کرنا چاہتے ہیں اور بعض لابیاں دستور کی اسلامی دفعات اور خصوصاً تحفظِ ختمِ نبوت اور تحفظِ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ قادیانیوں کو چاہیے کہ موجودہ سال کو'' شکست وندامت'' کے طور پر منائیں، کیونکہ خلافت کے نام پر پوری ایک صدی میں زور لگانے کے باوجود دنیا کے کسی خطے کے کسی مسلمان طبقے نے قادیانیوں کو اپنا حصہ تسلیم نہیں کیا۔

عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) کے رہنما جاوید ہاشمی کا یہ کہنا کہ'' قادیانی جہاد کو ختم کر کے امریکی سامراج کے مقاصد پورے کرنا چاہتے ہیں'' اور کیپٹن (ر) صفدر کا یہ کہنا کہ'' بھلوال کا قادیانی اور جامعہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) کا قاتل اسلامی قانون کی راہ میں رکاوٹ ہے'' بر بنائے حقیقت ہے لیکن ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی سمیت تمام سیاسی قوتوں کو بھی فتنۂ قادیانیت کی ملک وملت کے خلاف گھناؤنی سازشوں اور تازہ ترین ریشہ دوانیوں پر گہری نظر رکھ کر ان کا سد باب بھی کرنا چاہیے۔انھوں نے کہا کہ بہت اچھاہوا کہ کیپٹن (ر) صفدر کو بھلوال کا قادیانی یاد آ گیا اُنہیں دوالمیال (چکوال) کے علاوہ لاہور کے ڈاکٹرز ہسپتال والے قادیانی کو بھی یاد رکھنا چاہیے اور قادیانیوں کے نئے سیاسی سیٹ میں خطرناک حد تک بڑھتے ہوئے اثر ونفوذ پر اندر کی آنکھ سے نظر رکھ کہ قوم کو آگاہ بھی کرنا چاہیے۔انھوں نے پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں قادیانی کفر وارتداد کی تبلیغ اور گمراہی پھیلانے والی طالبات اور طلباء کے کالج سے اخراج کے انتظامی فیصلے کو سراہا اور سرکاری انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ ذمہ دار قادیانیوں کے خلاف امتناع قادیانیت ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ایک قرارداد کے ذریعے (NFC) نیشنل فرٹیلائزر کالج فیصل آباد میں کالج انتظامیہ کی طرف سے قادیانی طلباء کا مسلم طلباء سے میس الگ کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ تعلیمی اداروں میں بڑھتی ہوئی قادیانی اِرتدادی سرگرمیوں کا سد باب کیا جائے اور ایک قرارداد میں ایک قادیانی ٹور آپریٹر کو حج کوٹہ الاٹ کرنے کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی اور ایسے اسلامی عبادات وشعائر کی توہین کے مترادف قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی کمپنی سے حج کوٹہ واپس لیا جائے۔

قادیانیت کا پرچار کرنے والے طلبہ کو گرفتار کیا جائے: مجلس احرار اسلام کراچی

کراچی (۷رجون) پنجاب میڈیکل کالج میں قادیانیت کا پرچار کرنے والے شرپسند طلبہ کو امتناع قادیانیت ایکٹ کے تحت گرفتار کیا جائے۔تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام کراچی کے رہنماؤں نے کراچی کی مختلف مساجد میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد کے پنجاب میڈیکل کالج میں قادیانیت کے پرچار کرنے والے قادیانیوں کو آئین اور قانون کی بے حرمتی کرنے اور مسلمانوں میں ارتدادی سرگرمیوں کو فوراً روکا جائے۔مولانا عبدالغفور مظفر گڑھی، مفتی فضل اللہ الحمادی، مفتی عطاء الرحمٰن قریشی، مفتی جمال عتیق، ابومحمد عثمان احرار اور مولانا عبدالشکور بہاولپوری نے کہا ہے کہ پنجاب میڈیکل کالج کی تعلیمی سرگرمیوں کو متاثر کر کے دیگر طلبہ کا تعلیمی سال ضائع کرنا ظلم ہے۔مجرموں پر توہین رسالت کا مقدمہ قائم کیا جائے۔

دینی قوتوں کو متحد ہو کر جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے: مجلس احرار اسلام کراچی

کراچی (۱۱رمئی) تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام کراچی کے رہنماؤں مفتی فضل اللہ الحمادی اور مولانا احتشام الحق احرار نے معزول چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کی بحالی، عدلیہ کی آزادی اور امریکی غلامی سے ملک اور قوم کو نجات دلانے کے لیے دینی قوتوں کو متحد ہو کر جدوجہد کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ قومی مفاہمتی آرڈیننس سے مستفید ہونے والی سیاسی اور سرکاری وزراء اور بیوروکریٹس اور سترہویں ترمیم کو آئین کا حصہ بنانے والی ایم ایم اے

پرویز مشرف کی حمایت کے لیے سرگرم عمل دکھائی دے رہی ہے۔ مجلس احرار لال مسجد کے معصوم طلبہ و طالبات کے قاتلوں، لاپتا افراد کے اغواء میں ملوث افراد کا احتساب اور قومی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے والے عناصر کو قانون کی عدالت میں کھڑا کرنے کے لیے جدو جہد کرنے والے وکلا تحریک کی بھرپور حمایت کرتی ہے۔

تحریک طلباء اسلام ملتان کے عہدیداران کا انتخاب:

مسجد ختم نبوت دار بنی ہاشم ملتان میں تحریک طلباء اسلام ملتان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں عہدیداران کا انتخاب کیا گیا۔

امیر: علی مردان قریشی ناظم اعلیٰ: حافظ اخلاق احمد ناظم نشریات: سید عطاء المنان بخاری

مجلس شوریٰ: سید صبیح الحسن ہمدانی، محمد الیاس، محمد فرحان الحق، حمود الرحمٰن، نعمان سنجرانی، سلیمان یمنی، حافظ عبدالباسط، سلیمان جیلانی

پرویزی حکومت اور پرویزی نظام اپنے انجام بد کو پہنچے گا: (شبانِ احرار اسلام چیچہ وطنی)

چیچہ وطنی (۸ر جون) شبان احرار اسلام چیچہ وطنی کا ایک اجلاس قاری محمد سدید صدر شبان احرار کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تحریک طلباء اسلام کے ناظم نشریات محمد عمیر چیمہ، شبان احرار کے جنرل سیکرٹری محمد قاسم چیمہ اور ناظم نشریات حافظ محمد جمیل انور نے خطاب کیا مقررین نے کہا کہ ہماری منزل تعلیمی اداروں میں لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کا خاتمہ اور اسلامی نظام تعلیم رائج کرنا ہے۔ محمد عمیر چیمہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی جماعت کا وجود ہی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی اور اہانت پر مبنی ہے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کو مسلمان کسی صورت میں بر داشت نہیں کر سکتے۔ انھوں نے کہا کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) پر ظلم و سفا کی کی اِنتہا کرنے والے یاد رکھیں کہ ظلم کی تاریک رات ختم ہونے والی ہے، پرویزی حکومت اور پرویزی نظام اپنے انجام بد کو پہنچ کر رہے گا۔ محمد قاسم چیمہ نے کہا کہ پرویز مشرف کی حکومت اور اس کی پالیسیوں کی وجہ سے ملک کی نظریاتی سرحدوں کو نا قابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور فوج جیسے ادارے کو بھی بدنام کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آٹے اور بجلی کے بحران نے عوام کا جینا دوبھر کر دیا ہے اور اس کے ذمہ دار وہی ہیں، جنھوں نے جامعہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) کی بجلی اور پانی بند کر کے کیمیائی ہتھیار استعمال کر کے مقدس خون سے ہولی کھیلی۔ حافظ محمد جمیل انور نے کہا کہ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں قادیانیت کا پرچار کرنے والے قادیانی طلباء اور طالبات کے کالج سے اخراج کا فیصلہ انتہائی قابل تحسین ہے۔ تاہم ضروری ہے کہ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کی روح سے ان کے خلاف فوری کار روائی عمل میں لائی جائے۔ ایک قرارداد میں قائد آباد (ضلع خوشاب) کے چک نمبر ۳۹/۴۰ تھانہ گنجیال میں وحید احمد نامی قادیانی کے ہاتھوں گیارہ سالہ معصوم بچے عبدالرحمٰن کی شہادت کے المناک واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی۔ ایک اور قرارداد میں پابندی کے باوجود ۲۸ رمئی کو چناب نگر میں قادیانیوں کی طرف سے ''جشن صد سالہ خلافت'' کے نام سے سرگرمیوں میں ملوث قادیانیوں کے خلاف قانون کے مطابق فوری کارروائی کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ اجلاس میں محمد فرحان، عبدالرحمان، محمد طلحہ، محمد منور، احمد تیمور، احمد شوکت، محمد صیام امین، محمد زوہیب مجاہد، موحد عبداللہ، محمد عبادہ، محمد مغیرہ، محمد طیب اور دیگر نے شرکت کی۔

مجلس احرار اسلام کی طرف سے انڈونیشیا میں قادیانی سرگرمیوں پر پابندی کا خیر مقدم

کسووال (۱۰ر جون) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری نے انڈونیشیا میں حکومت کی جانب سے قادیانی سرگرمیوں پر پابندی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ انڈونیشیا کی سرکاری کابینہ نے قادیانیوں کو اپنے عقیدے کی تشہیر اور سرگرمیوں سے روک کر عالمگیر سطح پر عقیدۂ ختم نبوت کی تحریک کی آبیاری کی ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامی ممالک قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دیں۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب امیر پروفیسر خالد شبیر احمد، عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری، اور جامع مسجد احرار چناب نگر کے خطیب مولانا محمد مغیرہ نے کہا ہے کہ قادیانیوں کی انڈونیشیا میں بڑھتی ہوئی اِرتدادی اور اشتعال انگیز کارروائیاں اِنتہائی قابلِ مذمت ہیں اور مسلمانوں کے حقوق کا استحصال بھی۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ قادیانی فتنہ دُنیا میں کفر و ارتداد کو اسلام کے لبادے میں چھپا کر پھیلا رہا ہے، ہم اس گمراہی اور زندقہ کو بے نقاب کر کے رہیں گے۔ انھوں نے کہا کہ انڈونیشیا میں اِس حساس مسئلہ پر بیداری اِس بات کی علامت ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان قادیانی فتنۂ کے سدباب کے لیے منظّم ہو رہے ہیں اور تحفظ ختم نبوت کے مسئلہ پر پوری دنیا میں بیداری پیدا ہو رہی ہے انھوں نے مسلم فورم انڈونیشیا کے رہنما عبدالرحمٰن اور دیگر کو اس کامیابی پر مبارک باد پیش کی ہے۔

ہندوستان میں قادیانی اجتماعات پر پابندی کا خیر مقدم کرتے ہیں: (قاری محمد یوسف احرار)

کسووال (۱۰ر جون) وزیرِ اعلی آندھرا پردیش ڈاکٹر وائی ایس راج شیکھر ریڈی نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ حیدر آباد دکن انڈیا میں قادیانیوں کو کسی بھی عام مقام پر جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات قاری محمد یوسف احرار نے روزنامہ ''اردو نیوز'' جدہ میں شائع شدہ خبر کے حوالے سے بتایا کہ کل ہند مجلسِ اتحاد المسلمین کے رکنِ پارلیمنٹ بیرسٹر اسدالدین اویسی کی قیادت میں ایک وفد نے وزیرِ اعلی کی رہائش پر ملاقات کی۔ وفد نے وزیرِ اعلی کو بتایا کہ عالمِ اسلام کے متفقہ فیصلہ کے تحت قادیانی جو خود کو احمدی کہتے ہیں اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں۔ اب یہ صد سالہ جشن کے نام پر ۱۵ر جون سے جلسہ کرنا چاہتے ہیں وزیرِ اعلی کو یہ بھی بتایا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کے دوران ملک سے غداری کی تھی۔ وزیرِ اعلی ڈاکٹر راج شیکھر ریڈی نے کمشنر سٹی پولیس حیدر آباد دکن کو فون پر ہدایت دی کہ قادیانیوں کو کسی بھی عام مقام پر جلسہ کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور ان کے جو تشہیری پوسٹر چسپاں ہیں، انھیں فوری طور پر اتار دیا جائے۔ وفد نے وزیرِ اعلیٰ کے احکام کا خیر مقدم کیا۔ تمام مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء و قائدین کی جانب سے مشترکہ طور پر وزیرِ اعلی سے نمائندگی کا عام مسلمانوں کی جانب سے زبردست خیر مقدم کیا گیا ہے دریں اثناء مجلسِ احرارِ اسلام اور تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت کے مرکزی رہنماؤں حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر اور مرزا یاسر عبدالقیوم نے کہا کہ دنیا کے ہر حصے میں قادیانیوں کی اصل حقیقت آشکارا ہوتی چلی جا رہی ہے اور ''قادیانی صد سالہ خلافت'' کے نام پر قادیانی جماعت کو ہر جگہ منہ کی کھانی پڑ رہی ہے۔

گورنر پنجاب سلمان تاثیر کی قادیانیت نوازی کی مذمت

لاہور (۱۱ر جون) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری اور سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے ۲۳ قادیانی طلبہ و طالبات کے اخراج کے فیصلے کو سراہتے ہوئے اسے قانون

کے مطابق قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ گورنر پنجاب سلمان تاثیر اس فیصلے کو اقتدار کے نشے میں ختم کروانا چاہتے ہیں جو عقیدۂ ختم نبوت سے صریحاً غداری اور بدترین قادیانیت نوازی کے مترادف ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ تحریک ختم نبوت اور دینی جماعتیں اس سرکاری فیصلے کو کسی صورت قبول نہیں کریں گی۔

ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مسلمانوں کی تاریخ کامیابیوں سے بھرپور ہے: (قاری محمد یوسف احرار)

لاہور (۱۱رجون) مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات قاری محمد یوسف احرار نے کہا ہے کہ قادیانیوں کی سوسالہ جدوجہد مسلسل ناکامیوں سے عبارت ہے جب کہ الحمدللہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مسلمانوں کی تاریخ کامیابیوں سے بھرپور ہے۔ انڈونیشیا میں حکومت کی جانب سے قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں پر پابندی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انھوں نے اپنے ایک اخباری بیان میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا یہ کھلا معجزہ ہے کہ منکرین ختم نبوت کہیں بھی کامیابی سے ہمکنار نہ ہوسکے۔ قادیانیوں نے جشن صدسالہ کے نام سے تقاریب منعقد کرنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کے بروقت تعاقب پر اکثر جگہ منہ کی کھائی، ان کا جشن ماتم میں بدل گیا اور جشن منانے کا اعلان مکمل ناکامی سے دوچار ہوا۔ احرار رہنما نے کہا کہ انڈونیشیا میں وہاں کی عوام کی بھرپور تحریک کے نتیجہ میں حکومتِ وقت نے قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں پر پابندی لگادی۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ پوری امت مسلمہ قادیانی فتنہ کے تعاقب کے لیے بیدار ہے اور ان کی سرکوبی کے لیے منظّم ہے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی ٹولہ اپنے اس کفر کو اسلام کے نام پر پھیلا رہا ہے مگر وہ ناکام ہوں گے اور اپنی اس کفریہ گمراہی اور ارتداد میں بے نقاب ہوکر رہیں گے۔ احرار رہنما نے پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد قادیانی طلبہ وطالبات کی ارتدادی سرگرمیوں کے نتیجہ میں کالج انتظامیہ کی طرف سے ان کو نکالنے کے جرأت مندانہ اقدام کو سراہا اور پرنسپل اور ڈائریکٹر کالج کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ قاری محمد یوسف احرار نے گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے اس بیان کی بھرپور مذمت کی، جس میں گورنر نے فیصل آباد کے قادیانی طلبہ کے اخراج کے خلاف نوٹس لیا۔ احرار رہنما نے کہا کہ گورنر پنجاب نے اس طرح اپنے اس قدام سے قادیانیت نوازی کا ثبوت فراہم کیا۔ مگر واضح رہے کہ قادیانی اور قادیانی نواز ہر جگہ ناکام ہوں گے۔

بے گناہ پاکستانیوں کا قتل امریکہ کی کھلی جارحیت ہے اور اس گھناؤنے فعل کا ذمہ دار صرف پرویز مشرف ہے۔ (سید عطاء المہیمن بخاری)

ملتان (۱۳رجون) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ وکلاء کی جدوجہد کامیابی سے ہم کنار ہوگی۔ حکومت پرویز مشرف کا احتساب اور مواخذہ کرے۔ پرویز قومی مجرم ہے۔ انھوں نے اقتدار پر شب خون مارا، انصاف کا قتل کیا، عدلیہ کو مفلوج کیا اور پاکستان کو امریکہ کا غلام بنایا۔ وہ آج دارِ بنی ہاشم میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام وکلاء کی حمایت میں اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام لانگ مارچ کی مکمل حمایت کرتی ہے۔ احرار کارکن لانگ مارچ میں شریک ہیں۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ براہِ راست پاکستان کے سرحدی علاقوں پر بمباری کر رہا ہے۔ بے گناہ پاکستانیوں کا قتل امریکہ کی کھلی جارحیت ہے اور اس گھناؤنے فعل کا ذمہ دار صرف پرویز مشرف ہے۔ انھوں نے کہا کہ آئینی پیکیج مبہم ہے۔ ججوں کو انتظامی حکم کے تحت فوراً بحال کیا جائے۔ پارلیمنٹ سے سپریم کورٹ کے انتیس

ججوں کی تعداد کا فیصلہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہے۔ کسی ملک کی سپریم کورٹ میں اتنے جج نہیں۔ حکومت کی نیت ٹھیک نہیں۔ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ ایک بجٹ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا کیا ہے اور ایک حکومت نے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اسراف نہ کرو لیکن ہمارے حکمرانوں نے قومی خزانے کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔ ایک سرکاری دورے پر نو کروڑ روپے خرچ کیے گئے۔ ہمارے کسی پڑوسی ملک میں فوجی حکومت نہیں لیکن پاکستان میں چند جرنیلوں نے حکومت پر قبضہ کر کے ہماری بہادر اور محبِّ وطن فوج کو بدنام کیا۔ پرویز مشرف کا احتساب سولہ کروڑ عوام کا مطالبہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

> ''انصاف نہیں کرو گے تو قتل و غارت گری ہوگی۔ ناپ تول میں کمی کرو گے تو اللہ رزق تنگ کر دے گا۔ زنا عام ہوگا تو اموات بھی زیادہ ہو جائیں گی، جو قوم چالیس برس سود میں مبتلا رہے گی تو اللہ اس پر بھوک اور قحط نازل کر دیں گے۔''

سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ پرویز مشرف نے ان تمام جرائم کو تحفظ اور فروغ دیا اور پوری قوم کو عذاب میں مبتلا کر دیا۔ قوم اللہ سے معافی مانگے اور پرویزی نظام کے خلاف بغاوت کر کے عذاب سے نجات حاصل کرے۔

مصر میں حکومت نے قادیانی ٹی وی چینل MTA پر پابندی لگادی

چیچہ وطنی (۱۳؍جون) مصر سے آمدہ اطلاعات کے مطابق انٹرنیشنل قادیانی ٹی وی چینل (M-T-A) جس کی بیس برطانیہ میں ہے کہ عربی چینل پر مصر نے پابندی لگا دی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق مصر کی حکومت نے قادیانی جماعت (جماعتِ احمدیہ) کی عربی نشریات جو (M-T-A-3) چینل کے ذریعے نشر کی جاتی تھیں، ان کو مصر میں ممنوع قرار دے کر بند کر دیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق (M-T-A) مسلمانوں اور اسلام کے خلاف منفی اور نفرت پر مبنی پروپیگنڈہ کر رہا تھا۔ علاوہ ازیں جدہ سے شائع ہونے والے ایک اردو روزنامہ (اردو نیوز) میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق وزیرِ اعلیٰ آندھرا پردیش ڈاکٹر وائی ایس راج شیکھر ریڈی نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ حیدرآباد دکن انڈیا میں قادیانیوں کو کسی بھی عام مقام پر جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ''اردو نیوز'' جدہ میں شائع شدہ خبر کے حوالے سے بتایا کہ کل ہند مجلسِ اتحاد المسلمین کے رکنِ پارلیمنٹ بیرسٹر اسد الدین اویسی کی قیادت میں ایک وفد نے وزیراعلیٰ کی رہائش پر ملاقات کی۔ وفد نے وزیراعلیٰ کو بتایا کہ عالمِ اسلام کے متفقہ فیصلہ کے تحت قادیانی جو خود کو احمدی کہتے ہیں، اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں۔ اب یہ صد سالہ جشن کے نام پر ۱۵؍جون سے جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ وزیراعلیٰ کو یہ بھی بتایا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کے دوران ملک سے غداری کی تھی۔ وزیراعلیٰ ڈاکٹر راج شیکھر ریڈی نے کمشنر سٹی پولیس حیدرآباد دکن کو فون پر ہدایت دی کہ قادیانیوں کو کسی بھی عام مقام پر جلسہ کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور ان کے جو تشہیری پوسٹر چسپاں ہیں، انھیں فوری طور پر اتار دیا جائے۔ وفد نے وزیراعلیٰ کی احکام کا خیر مقدم کیا۔ تمام مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء و قائدین کی جانب سے مشترکہ طور پر وزیراعلیٰ سے نمائندگی کا عام مسلمانوں کی جانب سے زبردست خیر مقدم کیا گیا ہے۔ دریں اثناء مجلسِ احرارِ اسلام اور تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت کے مرکزی رہنماؤں حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر اور مرزا یاسر عبدالقیوم نے کہا کہ دنیا کے ہر حصے میں قادیانیوں

کی اصل حقیقت آشکارا ہوتی چلی جارہی ہے اور'' قادیانی صد سالہ خلافت'' کے نام پر قادیانی جماعت کو ہر جگہ منہ کی کھانی پڑ رہی ہے۔ مجلسِ احرارِ اسلام تحریک تحفظ ختم نبوت اور دیگر دینی جماعتوں نے مذکورہ فیصلوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی سطح پر تحریک ختم نبوت کا کام منظم ہو رہا ہے اور وہ دن دور نہیں، جب ان شاءاللہ تعالیٰ فتنہ ارتداد اپنے منطقی انجام پر پہنچ کر رہے گا۔

انٹرنیشنل اسلامک میڈیا فورم کا قیام

لاہور (۱۵؍جون) جناب حافظ عبیدالرحمٰن قریشی فکری ونظریاتی اعتبار سے ایک متحرک اور مخلص کارکن ہیں۔ ایک عرصہ سے شارجہ میں مقیم ہیں اور وہاں جمعیت علماء اسلام متحدہ عرب امارات کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہیں۔ گزشتہ دنوں پاکستان تشریف لائے تو انھوں نے مختلف دینی رسائل وجرائد کے مدیران اہل قلم اور دانشوروں سے ملاقات کی اور عصرِ حاضر میں اسلام کے خلاف مغربی میڈیا کی یلغار اور جھوٹے پروپیگنڈے کا جواب دینے کی ضرورت کا احساس دلایا۔ ۱۵؍جون ۲۰۰۸ءکو لاہور میں ایک تاسیسی اجلاس منعقد ہوا اور ایک رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ ۲۵؍جون کو الشریعہ اکیڈمی گوجرانوالہ میں منعقد ہوا۔ ممتاز دانشور، کالم نگار، شیخ الحدیث مولانا زاہدالراشدی مدظلہ کی سرپرستی میں انٹرنیشنل اسلامک میڈیا فورم سرگرم عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ حافظ عبیدالرحمٰن قریشی کی مخلصانہ کوششوں کو کامیاب فرمائے۔ (ادارہ)

گورنر پنجاب قادیانیوں کی حمایت بند کریں: (عبداللطیف خالد چیمہ)

فیصل آباد (۱۵؍جون) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ گورنر پنجاب سلمان تاثیر کو پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے نکالے جانے والے قادیانی سٹوڈنٹس کی بے جا حمایت کر کے مُنکرین ختم نبوت کی یک طرفہ جانبداری ترک کر دینی چاہیے۔ پیپلز پارٹی کو اسلامیانِ پاکستان کے عقیدے اور خود پیپلز پارٹی کے بانی مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے قادیانیوں کے حوالے سے فیصلے سے انحراف نہیں کرنا چاہیے۔ انھوں نے ایک بیان میں کہا مسلمان طالبات کو مرتد بنانے، عقیدۂ ختم نبوت کی توہین کرنے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی اعلانیہ خلاف ورزی کے الزام میں پرنسپل پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد نے ۱۵ طالبات اور ۸ طلباء کو کالج قواعد کے مطابق کالج سے نکال دیا اور اس کا نوٹیفیکیشن بھی جاری ہو گیا۔ بعدازاں انکوائری کمیٹی بنا کر اس فیصلہ کو سبوتاژ کرنے کی اعلیٰ سطحی کوششیں شروع ہوگئیں۔ انھوں نے کہا کہ ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حکومت اور محکمہ تعلیم اِس فتنۂ اِرتداد مرزائیہ کے قلع قمع کے لیے اپنا قانونی کردار ادا کرے اور مرزائیت کی سرپرستی چھوڑ دے۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں تحفظِ ختمِ نبوت کے حوالے سے موجودہ صورتحال پر روزنامہ ''نوائے وقت'' کے مثبت کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ ''نوائے وقت'' نے تحریکِ ختمِ نبوت کی ترجمانی کا حق ادا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، باقی اخبارات کو بھی ''نوائے وقت'' کے اس کردار کی تقلید کرنی چاہیے۔ علاوہ ازیں مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر صوفی غلام رسول نیازی، قاری حفظ الرحمٰن صدیقی، اشرف علی احرار، عزیزالرحمٰن احرار اور دیگر رہنماؤں نے کہا کہ گورنر پنجاب کے ملکیتی اردو اور انگریزی اخبارات میں اسلام اور وطن کے خلاف اور قادیانیوں کے حق میں مضامین چھاپے جارہے ہیں اور اِن اخبارات میں مُلحد اور قادیانی اور قادیانی نواز عملہ بھرتی کیا گیا ہے۔ گورنر پنجاب کے ملکیتی اردو اخبار کا چیف ایڈیٹر قادیانیوں کی مکمل سرپرستی کر رہا ہے اور یہی ٹیم پنجاب میڈیکل کالج

فیصل آباد سے نکالے جانے والے طلباء کے اخراج کے فیصلے کو واپس کروانا چاہتی ہے ادھر تحریک طلباء اسلام، ختم نبوت سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی اور شبانِ احرار نے بھی حکومت کو انتباہ کیا ہے کہ وہ منکرینِ ختم نبوت کی سرپرستی ترک کردے ورنہ ہولناک کشیدگی جنم لے گی۔ طلباء تنظیموں نے تحفظِ ختم نبوت، طلباء اتحاد فیصل آباد کے مطالبات کی مکمل تائید وحمایت کا اعلان بھی کیا ہے۔

قادیانیوں نے پاکستان کے دفاعی راز امریکہ کو دے کر ملک کو غیر محفوظ کرنے کی ناپاک سازش کی

(محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی)

جلال پور پیروالا (۲۰؍ جون، رپورٹ: محمد مروان فاروقی) مجلس احرار اسلام تحصیل جلال پور پیروالا کے رہنما محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی نے جامعہ فاروقیہ صوت القرآن جلال پور پیروالا میں خطبہ جمعۃ المبارک کے موقع پر فرمایا کہ مجلس احرار اسلام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام عام ہو جائے۔ انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمارا خالق اور مالک ہے۔ جس نے انسان کو اشرف المخلوقات کا شرف بخشا ہے۔ اب یہ انسان کی ذمہ داری اور فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے رب کی حقیقی بندگی کرے اور اس کے احکامات اور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائے۔ انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اور مال کی کوئی حیثیت نہیں ہے، یہ دنیا فانی ہے اور مال و دولت عارضی ہے جب کہ انسان کے اچھے اعمال ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ساری کامیابی اپنے دین میں رکھی ہے جس قوم نے بھی اللہ تعالیٰ کے دین کو چھوڑا ہے، وہ ناکامی سے دوچار ہوئی ہے۔ انھوں نے حکام بالا سے پُرزور مطالبہ کیا کہ جماعت احمدیہ کو خلافِ قانون قرار دے۔ قادیانی ملک کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ پاکستان کے دفاعی راز، امریکہ کو دیئے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو غیر محفوظ کرنے کی ناپاک سازش کی اور ڈاکٹر عبدالقدیر کی کردار کشی کی۔ حکمرانوں کو یقین کرنا چاہیے کہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں جو رحمتِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار نہیں، وہ مسلمانوں کا وفادار نہیں ہو سکتا۔

گورنر پنجاب قادیانیت کی حمایت سے باز آجائیں: سید صبیح الحسن ہمدانی

ملتان (۲۴؍ جون) تحریک طلباء اسلام کے مرکزی کنونیر سید صبیح الحسن ہمدانی نے کہا ہے کہ اسلام ہمارا دین اور حکومتِ الٰہیہ کا قیام ہمارا ہدف ہے۔ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے نکالے گئے قادیانی طلباء کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ گورنر پنجاب قادیانیوں کی حمایت سے باز آجائیں۔ تعلیمی اداروں میں قادیانیوں کی سرگرمیاں آئین کے خلاف ہیں۔ قادیانیوں کو شرانگیزی سے روکا جائے۔ انھوں نے ان خیالات کا اظہار تحریک طلباء اسلام کے زیر اہتمام دارِ بنی ہاشم میں منعقدہ چار روزہ تربیتی کنونشن میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یہ کنونشن ۲۰ تا ۲۳ جون جاری رہا۔ کنونشن میں تاریخ احرار، محاسبۂ قادیانیت، موجودہ حالات میں طلباء کی ذمہ داریاں، تعلیمی اداروں میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں اور تحریک کے اغراض ومقاصد پر تفصیلی لیکچرز ہوئے۔ سید صبیح الحسن ہمدانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مقصد طلباء کو اعتقادی فکری اور عملی طور پر سچا مسلمان بنانا اور مستقبل میں وطن عزیز کو محبِّ وطن اور مخلص قیادت فراہم کرنا ہے۔ مسلمانوں میں دینی شعور بیدار کرنا اور اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت وفرماں برداری کرنے والا معاشرہ تشکیل دینا ہمارا نصب العین ہے۔ تحفظ ناموسِ رسالت اور تحفظ ناموسِ آل واصحاب وازواجِ رسول ہماری اساس ہے۔

انھوں نے کہا کہ تحریک طلباء اسلام ایک خالص دینی تنظیم ہے اور ہماری جدوجہد کا محور طلباء کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے مشن سے آشنا کرنا اور اُن کو عملی طور پر ایک سچا اور محبِّ وطن مسلمان بنانا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارا نظامِ تعلیم ناقص اور معاشرے کو تعصّبات سے دوچار کرنے والا ہے۔ جس نے نوجوانوں میں اعتقادی، اخلاقی، سماجی اور خاندانی نظام کی سرحدوں اور قدروں کو منہدم کر دیا ہے۔

کنونشن سے تحریک کے مقامی امیر علی مردان قریشی، سید عطاء المنان بخاری، قاری عبدالباسط، محمد طیب معاویہ، محمد سلیمان یمنی، حافظ اخلاق احمد، حمود الرحمٰن، فرحان الحق حقانی، عمیر قمر، معاویہ راشد اور دیگر طلباء رہنماؤں نے خطاب کیا۔ کنونشن کے اختتام پر مجلس عاملہ کے اجلاس میں تنظیمی امور پر غور وفکر کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی رہنما پنجاب کے مختلف شہروں کا دورہ کر کے تحریک کے کام کو مضبوط اور منظّم کریں گے۔ طلباء کے تعلیمی مسائل کا جائزہ لے کر ان کے حل کے لیے کوشش کی جائے گی۔

مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام استعماری طاقتوں کا سب سے بڑا جھوٹ ہے: مولانا منیب الرحمٰن عثمانی

ملتان (۲۶؍جون) دیو بند بھارت سے آئے ہوئے ممتاز عالم دین مولانا منیب الرحمٰن عثمانی نے کہا ہے کہ مسلمان اسلاف کی راہ چھوڑ کر اپنا راستہ بھول گئے ہیں۔ جدیدیت اور جدید ثقافت کی چمک نے ہم سے ہمارا شاندار ماضی اور علمی ورثہ چھین لیا ہے۔ صرف جدید علوم کو ہی علم قرار دینے سے مسلمان علومِ نبوت کے نور سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انھوں نے دارِ بنی ہاشم میں تحریک طلباء اسلام ملتان کے زیر اہتمام اپنے اعزاز میں دیے گئے عشائیے میں کیا۔ مولانا منیب الرحمٰن تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما علامہ شبیر احمد عثمانی کے پوتے ہیں اور ان دنوں بعض علمی موضوعات پر تحقیقات کے سلسلے میں پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے تھے۔ انھوں نے مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم کا کتب خانہ دیکھا، مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری اور سید محمد کفیل بخاری سے ملاقات کی۔ تحریکِ آزادی کے عظیم رہنما امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بھی حاضری دی۔

مولانا منیب الرحمٰن عثمانی نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ اپنا قیمتی وقت حصولِ علم پر صرف کریں اور پھر عملی دنیا میں آکر علم کی روشنی پھیلائیں اور اپنے ملک وقوم کی صحیح خدمت ورہنمائی کریں۔ انھوں نے کہا کہ بھارت کے مسلمان پاکستان کے لیے نہایت مخلصانہ جذبات رکھتے ہیں اور پاکستانیوں سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ بھارت کے علماء نے اپنے ملک کے آئین کی حدود میں رہتے ہوئے مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کی ہے۔ مسلمانوں کو اسلام اور اپنے وطن کا وفادار بن کر رہنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ اسلام امن وآشتی کا دین ہے۔ مسلمانوں پر دہشت گردی اور شدت پسندی کا الزام استعماری طاقتوں کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں اور زیادہ شدت کے ساتھ امن، محبت اور مساوات کے لیے محنت کرنی چاہیے۔ عشائیہ میں مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، سید محمد کفیل بخاری، تحریک طلباء اسلام ملتان کے امیر علی مردان قریشی، سید عطاء المنان بخاری، محمد الیاس، محمد فرحان الحق، محمد سلیمان یمنی، اخلاق احمد، نعمان احمد سنجرانی اور دیگر طلباء نے شرکت کی۔ مولانا منیب الرحمٰن اپنے دورۂ پاکستان کے آخری مرحلے میں ملتان سے دہلی روانہ ہو گئے۔

بھارت: حیدر آباد دکن میں ۲۲ قادیانیوں کا قبولِ اسلام

حیدر آباد دکن (نیوز رپورٹ) بھارتی شہر حیدر آباد دکن میں ۲۲ قادیانیوں نے اسلام قبول کرلیا۔ مولانا رحمت اللہ شریف، سابق امیر حلقہ آسام کے مطابق موضع کا سرلا پہاڑ، اروا پلی منڈل، ضلع نل گنڈہ میں بعد نمازِ جمعہ ۲۲ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا جن میں دس مرد، پانچ خواتین اور سات بچے شامل ہیں۔ نمائندہ منصف سوریا پیٹ کے مطابق اس موقع پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ سے مفتی عبدالغنی نے خطاب کرتے ہوئے نومسلموں کو مبارک باد دی اور کہا کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ ان کے فریب سے چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ قادیانی، غریبی و مفلسی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر غریب دیہی مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں۔ قادیانی سرگرمیوں کے سدِ باب کے لیے ہر مسلمان کو آگے آنے کی ضرورت ہے۔ مفتی عبدالغنی نے کہا کہ سرلہ پہاڑ اروپلی ضلع نل گنڈہ قادیانیوں کی ناپاک سرگرمیوں کا اڈہ ہے جہاں علماء کی کاوشوں کے باعث کئی قادیانی مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں لیکن آج حافظ عبدالواحد اور دیگر کاوشوں سے اس علاقہ کے ۲۲ قادیانی مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔

(ہفت روزہ ''غزوہ'' ۱۵ تا ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ)

چنیوٹ: قادیانی خاتون کا مولانا مشتاق احمد کے ہاتھ پر قبولِ اسلام

چنیوٹ (نمائندہ اسلام) قادیانی خاتون مسماۃ نصرت شبانہ دختر رانا فضل الٰہی سکنہ محلّہ دارالسدر چناب نگر تحصیل چنیوٹ نے ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ میں پہنچ کر مولانا مشتاق احمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا ہے۔ اس موقع پر اس نے اپنے باطل مذہب کے چھوڑنے کی وجوہات بتاتے ہوئے کہا کہ ضمیر نے مجھے کئی دن سے جھنجھوڑ رکھا تھا کہ نجات کا اصل راستہ ہی اسلام ہے۔ اس موقع پر مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم کے صاحبزادے مولانا محمد ثناء اللہ چنیوٹی نے مسماۃ نصرت شبانہ کے لیے شفاعت دین کی دعا کی۔ (روزنامہ ''اسلام'' لاہور، ۲۴ جون ۲۰۰۸ء)

چیچہ وطنی میں قادیانی مربی ارتدادی اجتماع کے الزام میں گرفتار

چیچہ وطنی (پ ر) چیچہ وطنی کے نواحی چک نمبر ۳۹/۱۲ ایل میں قادیانیوں کی طرف سے ''جشن صد سالہ'' کے عنوان سے ارتدادی اجتماع منعقد کرنے کے الزام میں قادیانی مربی مشتاق احمد ولد عبدالکریم کی گرفتاری اور تھانہ صدر چیچہ وطنی میں زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ نمبر ۲۰۰۸/۱۶۸ درج کرنے پر مجلس احرار اسلام، تحریک تحفظ ختم نبوت اور دیگر جماعتوں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ مختلف رہنماؤں نے الزام عائد کیا ہے کہ قادیانی علاقے کے امن کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ایس ایچ او تھانہ صدر چیچہ وطنی نے مقدمہ درج کر کے قانون کے تقاضے پورے کیے ہیں۔ علاوہ ازیں مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ چک نمبر ۳/ ۵۸ تھانہ صدر کمالیہ (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) میں قادیانیوں کی غیر قانونی تبلیغی وارتدادی سرگرمیوں اور مساجد کی شکل پر تعمیر شدہ قادیانی عبادت گاہیں حتیٰ کہ ایک عبادت گاہ میں اسپیکر پر اذان دینے جیسی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے اور قانون کے تقاضے پورے کیے جائیں۔

ادارہ

مسافرانِ آخرت

★ حضرت میاں سراج احمد دین پوری مدظلہ کو صدمہ:

معروف روحانی شخصیت حضرت میاں سراج احمد دین پوری مدظلہ کی اہلیہ محترمہ اور خانقاہ دین پور شریف کے چشم و چراغ حضرت میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم کی والدہ ماجدہ ۱۳/مئی ۲۰۰۸ء کو انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ انتہائی عابدہ اور زاہدہ خاتون تھیں۔ ان کی نمازِ جنازہ اُن کے فرزند حضرت میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ نے پڑھائی اور دین پور شریف کے معروف قبرستان میں آسودۂ خاک ہوئیں۔ حق تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اُن کے درجات بلند فرمائے اور حسنات قبول فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔ (آمین)

★ مولانا سید عبدالوہاب شاہ صاحب رحمہ اللہ:

دارالعلوم حاصل پور (ضلع بہاول پور) کے بانی و مہتمم مولانا سید عبدالوہاب شاہ صاحب نقشبندی سلسلے کے معروف بزرگ تھے۔ آپ سے بلا مبالغہ سیکڑوں لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ ان کے عقائد و اعمال کی اصلاح ہوئی اور دین کے کام میں مشغول ہوگئے۔ پہلی بیعت حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ سے تھی۔ اُن کے انتقال کے بعد حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندی رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے۔ ۱۳/مئی ۲۰۰۸ء کو ایک تبلیغی سفر میں ٹریفک کے حادثے میں اپنے تین ساتھیوں سمیت شہید ہوگئے۔ اللہ کا ایک صالح بندہ اللہ کے راستے میں سفر کرتا ہوا اللہ کے پاس چلا گیا۔ اللہ جل شانہ اُن کی مغفرت فرمائے اور ترقیٔ درجات کے انعام سے نوازے۔ (آمین)

★ مولانا عبدالمجید انور رحمہ اللہ:

جامعہ رشیدیہ اور جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال کے سابق شیخ الحدیث مرکزی جامع مسجد راچڈیل (برطانیہ) کے خطیب استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالمجید انور ۱۱/جون ۲۰۰۸ء بروز بدھ ساہیوال میں انتقال فرما گئے۔ وہ گزشتہ کئی ماہ سے علیل تھے اور ساہیوال میں مقیم تھے۔ عبداللطیف خالد چیمہ اور قاری محمد قاسم نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ نمازِ جنازہ میں دور و نزدیک سے علماء و صلحا اور مدارس عربیہ کے متعلقین اور حضرت مرحوم کے شاگردوں کی بہت بڑی تعداد شریک ہوئی۔ قائدِ احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری حضرت مرحوم کے شاگردوں میں ہیں۔ حضرت پیر جی ۱۷/جون کو چیچہ وطنی سے قاری محمد قاسم کے ہمراہ حضرت مرحوم کی تعزیت کے لیے ساہیوال تشریف لے گئے۔

★ حاجی رشید احمد رحمہ اللہ:

رائے پوری سلسلہ کے ممتاز بزرگ حضرت مولانا فضل احمد رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے، حضرت مولانا مقبول احمد رحمہ اللہ کے فرزند اور مجاہدِ احرار، شہید ناموسِ صحابہ (رضی اللہ عنہم) حضرت پیر جی عبدالعلیم شہید رحمہ اللہ کے برادرِ نسبتی ہمارے بہت ہی مہربان اور ہم فکر بزرگ مدرسہ رحیمیہ اسلامیہ چک نمبر ۳۳۵، گ ب، ٹوبہ ٹیک سنگھ کے منتظم حاجی رشید احمد

صاحب ۱۵؍ جون بروز اتوار انتقال فرما گئے ۔ مرحوم کافی عرصے سے علیل تھے۔ مرحوم جہاد فی سبیل اللہ کی معاونت اور دفاع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک ممتاز و منفرد مقام کے حامل تھے اور نہایت علمی اور روحانی خاندان سے تعلق تھا۔ مرحوم کے دادا مولانا فضل احمد رحمہ اللہ حضرت مولانا حافظ صالح محمد رحمہ اللہ کے ماموں زاد تھے، جبکہ حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری رحمہ اللہ (گیارہ چک والے) اور حضرت پیر جی عبداللطیف رائے پوری رحمہ اللہ مولانا صالح محمد کے فرزند تھے۔ ان کے پسماندگان میں بیوہ، دو بیٹے مولانا محمد اور محمد معاویہ اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ مجلس احرار اسلام کے ناظم اعلیٰ عبداللطیف خالد چیمہ، قاری محمد قاسم، مولانا منظور احمد اور حافظ حبیب اللہ رشیدی نے ۱۶؍ جون پیر کو مرحوم کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ نمازِ جنازہ میں علاقہ بھر سے علماء کرام، دینی مدارس کے اساتذہ وطلبہ اور عوام کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے ۱۸؍ جون کو چک نمبر ۳۳۵ گ ب، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں حاجی رشید احمد رحمہ اللہ کے بیٹوں سے تعزیت کی۔

★ مجلس احرار اسلام چک نمبر ۱۰۰ گڑھا موڑ (ضلع وہاڑی) کے کارکن حافظ محمد امین کے بھائی محمد ارشاد مرحوم، انتقال: مئی ۲۰۰۸ء

★ ہمارے قدیم مہربان بابا نذر دین مرحوم (چک نمبر ۱۰۲، گڑھا موڑ، میلسی) انتقال: ۲۹؍ اپریل ۲۰۰۸ء

★ حافظ عبدالعزیز مرحوم (چک نمبر ۱۰۲، گڑھا موڑ، میلسی) انتقال: ۴؍ مئی ۲۰۰۸ء

★ ماسٹر نثار احمد مرحوم، مجلس احرار اسلام کلور کوٹ (ضلع بھکر) کے مخلص کارکن، انتقال: ۲۶؍ مئی ۲۰۰۸ء

★ حافظ حبیب الرحمٰن سنجرانی مرحوم: مجلس احرار اسلام ملتان کے مخلص کارکن عزیز الرحمٰن سنجرانی کے بھائی انتقال: ۳۱؍ مئی ۲۰۰۸ء

★ خاکسار تحریک ملتان کے رہنما اللہ دتہ مرحوم کی اہلیہ مرحومہ اور محمد اشرف، محمد ارشد، اللہ وارث اور محمد افضل کی والدہ مرحومہ، انتقال: ۵؍ جون ۲۰۰۸ء

★ حاجی شاہ محمد خان بابڑ (ڈیرہ اسماعیل خان) انتقال: ۱۹؍ مئی ۲۰۰۸ء

★ والد مرحوم، محمد اشرف بجلی والا (چک ۱۰۰ گڑھا موڑ) ★ مجلس احرار اسلام گڑھا موڑ (میلسی) کے رہنما قاری گوہر علی کی سالی مرحومہ (چک ۸۸)

★ محمد الطاف چغتائی مرحوم: مجلس احرار اسلام ملتان کے مخلص کارکن جناب محمد بشیر چغتائی کے چھوٹے بھائی، انتقال: ۲۰؍ جون ۲۰۰۸ء

★ مجلس احرار اسلام کمالیہ کے ناظم محمد طیب کے قریبی عزیز ماسٹر محمد احمد مرحوم (۵؍ جون) اور اعجاز حسین مرحوم (۷؍ جون)

★ کمالیہ میں ہمارے رفیق فکر ماسٹر لطف اللہ درانی کی والدہ محترمہ، انتقال: ۸؍ جون، جناب عبداللطیف خالد چیمہ تعزیت کے لیے اُن کے گھر تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔ (آمین) قارئین سے ایصالِ ثواب کے اہتمام اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

دعائے صحت

★ عبدالکریم قمر (کمالیہ) کے چھوٹے بھائی سیف الدین ایک ٹریفک حادثے میں شدید زخمی ہوگئے ۔ قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری ۱۸؍ جون کو عیادت کے لیے کمالیہ تشریف لے گئے۔

قارئین سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

سرپرست: حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب
شیخ الحدیث: حضرت مولانا محمد عبد اللہ رائے پوری
خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری
بانی ادارہ: حضرت مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی
تلمیذ حضرت شیخ مدنی
صدر اعظم: حضرت مولانا قاری لطف اللہ شہید
تلمیذ حضرت شیخ الاسلام

39 واں سالانہ جلسہ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال

جمعۃ المبارک 18 جولائی 2008 بمطابق 13 رجب 1429

ختم صحیح بخاری شریف اور رشیدیہ کنونشن

زیر صدارت: پیر طریقت حضرت مولانا عبد الجلیل صاحب مدظلہ

الحمد للہ! 20 سال کی مدت مدیدہ اور محنت کے بعد تکمیل بخاری کی سعادت جامعہ کے حصہ میں آرہی ہے، یہ سب اللہ کا فضل اور حضرات اکابرین کی توجہات و دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اس نعمت عظمیٰ کے حصول پر ہم اللہ کے سامنے سجدۂ شکر بجالاتے ہیں۔ اس خاص موقع پر ۱۹۴۸ء سے ۲۰۰۸ء تک تعلیم حاصل کرنیوالے حضرات کیلئے "رشیدیہ کنونشن" کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ شریک ہونیوالے سابقین رشیدیہ سے گذارش ہے کہ اپنی آمد کے متعلق مہتمم / ناظم جامعہ کو جلد از جلد مطلع فرمائیں تاکہ ان کے شایان شان انتظام ہوسکے۔

متمنی شرکت: متعلقین جامعہ وعلماء ساہیوال

خواتین کیلئے باپردہ انتظام ہوگا

پروگرام ان شاء اللہ

مورخہ 18 جولائی 2008 بروز جمعہ

تلاوت، حمد ونعت .... 11 بجے دن
خطبہ جمعہ وجماعت .... 1:15 بجے
تبلیغی و اصلاحی بیان .... 1:30 بجے
آخری سبق بخاری شریف ...... بعد نماز مغرب
اختتامی دعا .... بعد نماز عشاء
رشیدیہ کنونشن (فضلاء و متعلقین جامعہ) بعد نماز عشاء

جامعہ رشیدیہ غلہ منڈی ساہیوال

ایک نظر و صد فکر ۱۴۲۹ھ

1. تعداد عملہ ———— 45
2. تعداد طلبہ وطالبات ———— 1500
3. تعداد مقیم طلبہ وطالبات ———— 600

جن کے قیام وطعام، علاج معالجہ، درسی کتب اور دیگر بنیادی ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے

- خرچ طعام یومیہ 7000 ———— 2,10,000 ماہانہ
- ماہانہ اخراجات ———— 5,00,000

مسجد راشدات کی تعمیر میں دل کھول کر امداد فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ تخمینہ: دو کروڑ روپے
جامعہ کا کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2832 حبیب بینک غلہ منڈی ساہیوال جزاک اللہ احسن الجزاء

المعلن: کلیم اللہ رشیدی مہتمم، قاری سعید بن شہید ناظم جامعہ رشیدیہ غلہ منڈی ساہیوال
موبائل: 0321-6929172 جامعہ 1: 040-4465558 جامعہ 2 (دار الافتاء): 040-4224579 ای میل: jamiarashidia@yahoo.com

خوشنویس: شاہد جاوید 0321-6950058
پرنٹنگ شاپ ...

جنت میں گھر بنائیے

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام
چیچہ وطنی کے زیر اہتمام

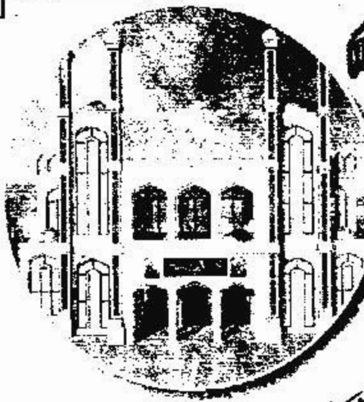

مرکزی مسجد عثمانیہ

تقریباً دو کنال رقبے پر مشتمل مسجد اور ملحقات تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں اور بجلی کی وائرنگ کا کچھ کام ابھی باقی ہے۔ 45x60 کے مسجد کے ہال میں مستقبل میں ائرکنڈیشنڈ کے بڑے یونٹ لگانے کے لیے ابھی سے حسب ضرورت زمین دوز وائرنگ کا اہتمام کرلیا گیا ہے۔ اب تک تقریباً ساٹھ لاکھ روپے سے زائد خرچ ہو چکا ہے جبکہ رنگ روغن، بالائی حصے کے دروازے، ہال کے لکڑی کے مین دروازے، منبر و محراب کے کام سمیت متعدد متفرق کام ابھی باقی ہیں۔ جن کے لیے کم از کم تیس لاکھ روپے کا تخمینہ ہے جبکہ ائرکنڈیشنڈ کا خرچہ اس کے علاوہ ہے۔

مرکزی مسجد عثمانیہ مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کا یکے بعد دیگرے تیسرا مرکز ہے۔ جو ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں اپنی شناخت اور نظریاتی و فکری کام خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے منفرد کردار ادا کرے گا۔ مسجد عثمانیہ کی تکمیل کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ چیچہ وطنی میں چوتھے مرکز احرار **"مسجد ختم نبوت اور ختم نبوت سنٹر"** رحمان سٹی ہاؤسنگ سکیم اوکانوالہ روڈ چیچہ وطنی کی تعمیر کا آغاز کیا جائے گا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے: ایں سعادت بزورِ بازو نیست

جملہ احباب و معاونین سے درخواست ہے کہ دعا اور تعاون جاری رکھیں

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر: 2324-9 نیشنل بینک جامع مسجد بازار چیچہ وطنی
اکاؤنٹ بنام: مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی

منجانب انجمن مرکزی مسجد عثمانیہ (رجسٹرڈ) ای بلاک لوانکم ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی 0300-6939453

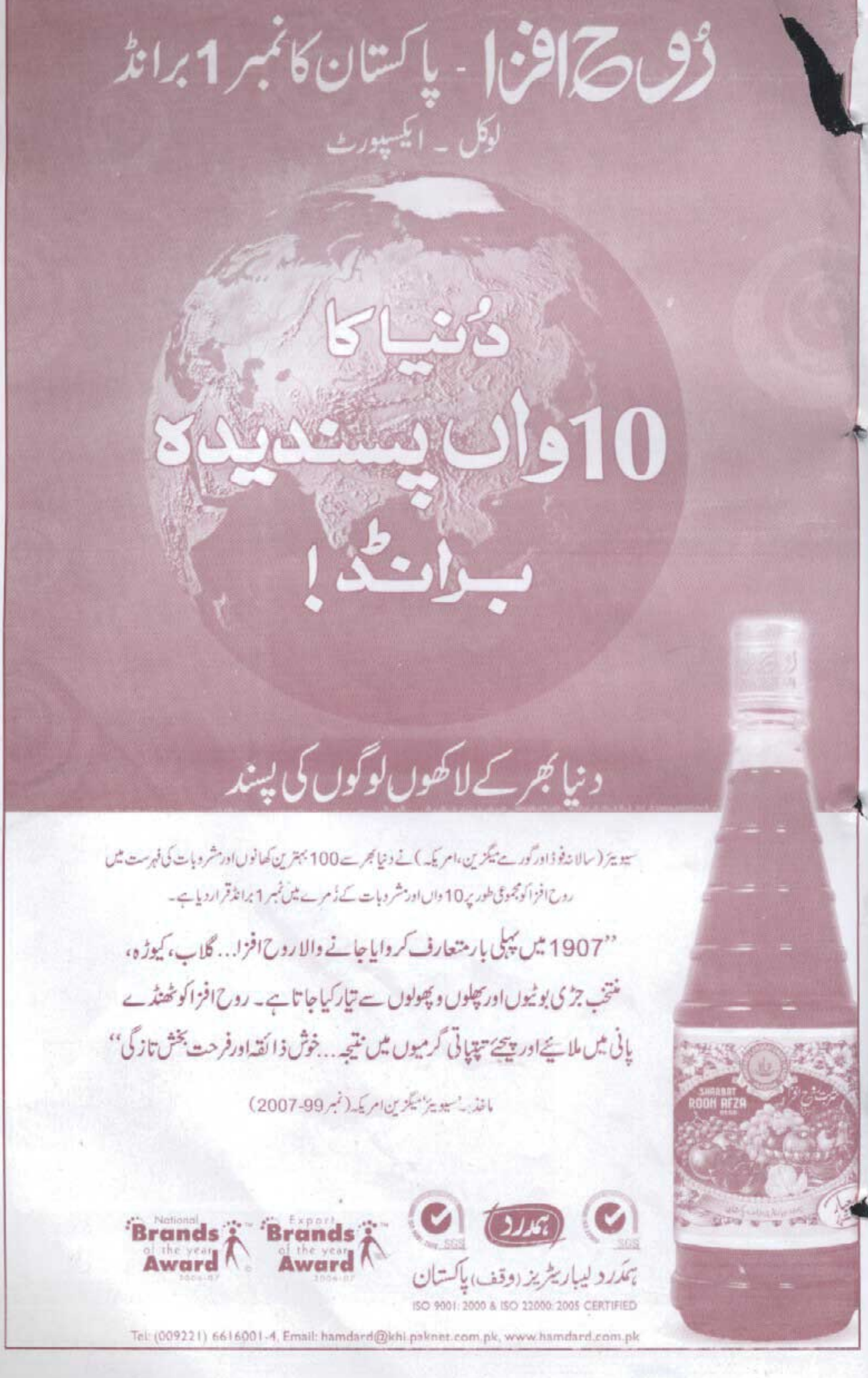

رُوح افزا - پاکستان کا نمبر 1 برانڈ
لوکل ـ ایکسپورٹ
دُنیا کا
10واں پسندیدہ
برانڈ!
دنیا بھر کے لاکھوں لوگوں کی پسند
سیویر (سالانہ فوڈ اور گورمے میگزین، امریکہ) نے دنیا بھر سے 100 بہترین کھانوں اور مشروبات کی فہرست میں
روح افزا کو مجموعی طور پر 10 واں اور مشروبات کے زمرے میں نمبر 1 برانڈ قرار دیا ہے۔
"1907 میں پہلی بار متعارف کروایا جانے والا روح افزا... گلاب، کیوڑہ،
منتخب جڑی بوٹیوں اور پھلوں و پھولوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ روح افزا کو ٹھنڈے
پانی میں ملایئے اور پیجئے تپتپاتی گرمیوں میں نتیجہ... خوش ذائقہ اور فرحت بخش تازگی"
ماخذ: "سیویر" میگزین امریکہ (نمبر 99-2007)
National Brands of the year Award
Export Brands of the year Award
SGS
SGS
ہمدرد
ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان
ISO 9001: 2000 & ISO 22000: 2005 CERTIFIED
Tel: (009221) 6616001-4, Email: hamdard@khi.paknet.com.pk, www.hamdard.com.pk
SHARBAT ROOH AFZA

بیاد مجدد بنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ——— امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ بستانِ عائشہ

کی تعمیر شروع ہے

بانی
سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ
قائم شدہ
1989

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

مخیر حضرات

نقد رقوم، اینٹیں، سیمنٹ
سریا، بجری اور دیگر سامانِ تعمیر
دے کر جامعہ کے ساتھ
تعاون
فرمائیں

فی کمرہ لاگت
3,00,000
(تین لاکھ روپے)

تخمینہ
30,00,000
(تیس لاکھ روپے)

- ★ 1989ء میں دارِ بنی ہاشم کے رہائشی مکان میں ایک معلّمہ سے بچیوں کی دینی تعلیم کا آغاز کیا گیا۔
- ★ مدرسہ میں شعبہ حفظ و ناظرہ، ترجمۂ قرآن و تفسیر اور فقہ کی تعلیم جاری ہے

نوٹ

اپنے عطیات، زکوٰۃ و صدقات جلد از جلد عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں تا کہ جامعہ کا تعلیمی سلسلہ بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہ سکے۔ (جزاکم اللہ خیر)

ترسیلِ زر
بذریعہ بینک: چیک یا ڈرافٹ بنام سید محمد کفیل بخاری مدرسہ معمورہ
کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-3017 یو بی ایل کچہری روڈ ملتان
بذریعہ آن لائن: 2-3017-010 بینک کوڈ: 0165

رابطہ
061 - 4511961
0300-6326621

الداعی الی الخیر ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری مہتمم جامعہ بستانِ عائشہ ملتان

Designed by 0321-6358191